ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

الحمد للہ الذی اذ اذاقنا طعم الایمان فاز بہ المؤمنون ٭ وسقانا شرابا من عین یشرب بہا المقربون ٭ والصلوات علی من انعم اللہ علینا بہ اطعمۃ الجنان ٭ وفرنا بہ نعیم الجنۃ فی قرب الرحمن ٭ والہ الذین انعم اللہ علینا بہم بالرحمۃ والغفران واصحابہ الذین افاضوا علینا موائد الاحسان ٭ ——— اما بعد

... محمد مسیح الدین خان فقد صنف العالم النبیل والفاضل الجلیل [illegible]

[illegible] الآفاقی الدہلوی المسمی بہادر محبوب نواز الدولہ [illegible]

مسیح الاستقام
فی فضائل اعراس سید الانام
و اولیاء الکرام

لقد تشمت بطبع ہذا الکتاب بامر المصنف

فی مطبع البرہانیہ ۹ سنہ ۱۳ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید
الانبیاء والمرسلین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم
وبارک وسلم اما بعد العبد الراجی من فضل الملک المنان خادم الشرع
الشریف المدعو بہ محمد مسیح الدین خان مفتی اول عفی عنہ ابن حضرت محمد وجیہ الدین
خان علیہ الرحمۃ والغفران ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ سب
علما حنفیہ اور صلحا اور اکابر اولیا خلفاً عن سلف عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور اعراس بزرگان دین اولیاء اللہ کا کرتے چلے آئے
اور اکابر صلحاء اور علماء اور مشائخین جو مرجع وقت اور اہل مقدرت
تھے طعام اعراس کو تبرک جانتے چنانچہ زمانہ عنقریب مین مولانا عبد العلی
صاحب بحر العلوم ملک العلما اور شاہ عبد العزیز صاحب اور قاضی رضا علیخان
کہ مرجع خلایق تھے اور ہر شخص اونکے قول و فعل سے استدلال کرتا ہے
دعوت اعراس مین جاتے اور ہمارے شہر مین مولوی شجاع الدین صاحب
علیہ الرحمۃ اور مولوی حیدر صاحب مغفور مبرور سے آجتک تقاریب
دعوت اعراس اونکے خاندان مین جاری ہے اور کبار مشائخین اس بلدہ کے

جو علم ظاہر سے قطع نظر علوم باطن مین بہرۂ تام رکھتے تھے مثل خاندان حضرت سید شاہ موسیٰ قادری علیہ الرحمہ اور خاندان حضرت سید شاہ عبد القادر الحسینی قدس سرہ اور خاندان حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ یہہ سب تقریب اعراس کرتے ہین اور بڑے بڑے صلحاء اور علماء اور امرا اپنی سعادت سمجھکر تقریب اعراس مین آتے رہے اور حضور پرنور اور اراکین سلطنت قدیم الایام سے تقریب نیازات کرتے چلے آئے اور اونکی دعوت مین کبار علماء اور صلحاء اور مشائخین اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت سب بلا انکار و بے تامل آتے رہے ایسا ہی اس شہر مین علی سے ادنیٰ تک اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک اپنی حسب مقدرت عرس شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس اولیاء اللہ کا کرتا ہے اور ہر ایک کی دعوت مین غنی غیر غنی صلحاء علماء سے بلا تامل آتے ہین خصوصاً بہ باعث کثرت خیرات و نیازات کے یہہ بلدہ شہرۂ آفاق ہے اور بباعث برکت نیازات و دعاء مسلمین کے قیام ریاست ہے حضور آصف جاہ بہادر سے آج تک ہر کوئی رئیس اولیاء اللہ سے عقیدت تامہ رکھتے چلے آئے اور ہر امورات سنگین و صعب مین استمداد اولیاء اللہ سے کرتے رہے اور تائید و استمداد اولیاء اللہ سے بڑے بڑے امور مالاینحل حل ہوئے حضور ناصر الدولہ غفران منزل اکثر میر نور الصاحب علیہ الرحمہ سے جو سالک و مجذوب تھے عقیدت رکھتے اور کوئی مشکل صعب درپیش ہوتی اونسے استمداد کرتے اور تائید چاہتے بہت سے مشکلات حضرت کی تائید سے حل ہوتے چنانچہ بعض معتبرین کے زبانی مسموع ہوا کہ ایک وقت حضور غفران منزل کو امور ریاست مین ایک نہایت امر صعب پیش ہوا کہ اوسکا حل

نہایت دشوار معلوم ہوتا تہا حضور غفرانمنزل نے کسی اپنے عمائد کے ہمراہ ایک کشتے دیکر حضرت میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک بہیجے اوس کشتی مین غفرانمنزل نے اپنی دستار سرکی بندہی ہوی اور شمشیر دہوپ رکہی ہوی تہی اور جو شخص کہ اونکو کشتی کے ہمراہ گئے تہے تخلیہ مین بلاکے کہ کسیکو اس سے اطلاع نہووے اور خفیہ اونکو فرمائے کہ تم اس کشتی کو حضرت میر نوابصاحب قبلہ کے روبرو رکہکر دست بستہ میرے طرف سے عرض کرو کہ حضرت یہہ عزت اور ریاست آپکی ہی عنایت فرمائی ہوی ہے موافق ارشاد بندگانعالی غفرانمنزل کے انہون نے وہ کشتی ہمراہ لیکر میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے پاس چلے جبکہ حضرت میر نوابصاحب کے پاس وہ کشتی لیکر پہنچے اونہون نے ابہی کچھہ پیام بندگان عالی کا ہنوز میر نوابصاحب کو پہنچائے نہین تہے کہ حضرت دور سے جب وہ کشتی کو دیکہے خودبخود فرمائے کہ وہ کشتی کو سامنے لاؤ اسواسطے کہ اوسمین ناصرالدولہ نے اپنی دہوپ اور دستار رکہکر ہمارے پاس بہیجے ہین اور ہمارے پاس یہہ پیام کئے ہین پہر وہ کشتی کشادہ ہوکر حضرت کے روبرو رکہے گئے حضرت شمشیر دہوپ پر اور دستار پر اپنا ہات پہیرکر فرمائے کہ جاکہو تیری ریاست تجہے مبارک ہے پہر وہ کشتی بندگانعالی غفرانمنزل کے نزدیک آئی اور یہہ ارشاد حضرت بندگان عالی نے سنکے نہایت خوش ہوکر وہ دستار اپنے سر پر رکہے اور دہوپ اپنے ہات مین لئے پس جو امر صعب کہ درپیش تہا مثل کافور کانلم یکن تہا اور ایک وقت بندگانعالی غفرانمنزل کو کوئی ایک اور امر صعب پیش ہوا بندگانعالی نے

سواری کا حکم دیئے اور درگاہ مین حضرت سید احمد پیادہ جو قریب آصف نگر
کے ہے تشریف لاکر حضرتکی زیارت کئے اور حضرت سے استمداد اپنے
امور مین کیئے اوسیوقت ایک پہول حضرتکی مزار شریف سے روبرو حضور
غفرانمنزل کے آکر گرا حضور کے قلب پر حضرتکے جانب سے کیا تسکین اور کیا
اشارہ دیا گیا واللہ اعلم حضور نے اوس پہول کو اوٹھاکر اپنی دستار پر رکہے اور فرما
کہ حضرتکی عنایت میرے حال پر ہوگئی اور بہت خوشحال ہوکر ویساہی پہول رکہا
ہوا دستار مین مراجعت فرمائے اور دیوڑہی مین داخل ہوے اور حصول
مقصود بندگان عالی کا ہوا حضور غفران منزل نے بہت سے اعراس
اولیاء اللہ کے جاری فرمائے چنانچہ حضرت سید احمد پاپیادہ اور حضرت
شاہ یوسف صاحب شریف صاحب علیہم الرحمہ والرضوان اور راجا لہ شاہ صاحب اور
حضرت احمد علی شاہ دولہ قدس سرہما کا عرس جاری کیا ہوا حضور غفرانمنزل
کا ہے اور حضور مغفرت مکان افضل الدولہ مرحوم و مغفور عقیدت اولیاء اللہ
مین منتشی خاندان آصفیہ تہے مرامر مین جو بات مشکل اور صعب درپیش
ہوتی نیازات اولیاء اللہ کے کرتے اور بہ تائید اولیاء اللہ کے وہ
امور صعب آسانیسے مبدل ہوتے چونکہ اعراس اولیاء اللہ باعث خوشنودی
اور تائیدات ارواح طیبہ اولیاء اللہ ہے اور ایک توجہ سے اولیاء اللہ کے
وہ برامد کار ہوتا ہے جو ہماری سو برس کی عبادت خالص سے نہوسکے جیسا کہ
مولانا روم مثنوی شریف مین فرماتے ہین سہ یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد
سالہ طاعت بیریا گر کسے خواہد نشیند با خدا گو نشیند در حضور اولیا پس
بنظر خیر خواہی مسلمین کے یہہ رسالہ فضائل عرس مین لکہا گیا اور نام
اس رسالہ کا مسیح الاستقام فی فضائل عرس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام رکہا گیا

اور رسالہ کو تین فصل پر اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا فصل اول بیان مین
فضائل مولود شریف اور اعراس آنحضرت اور اولیاء اللہ مین فصل دوم بیان
وجہ تعیین اعراس مین فصل سوم بیان مین فواید مولود اور اعراس کے خاتمہ
در باب اصل مذہب کے ثابت اور ذکر علامات وہابیونکے بطور اختصار فصل اول
ذکر فضائل اعراس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
و اولیاء اللہ صلوٰۃ دائمۃ متکررۃ ماتکررت الدہور والایام بسم اللہ
الرحمن الرحیم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما حق تعالی اس آیہ کریمہ مین اظہار شان
اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرماتا ہے کہ ارشاد الہی
ہے کہ ہمارے حبیب کی شان اور مرتبہ ہمارے پاس ایسا ہے کہ
ہم اور ہمارے فرشتے ہمارے حبیب پر رحمت کاملہ نازل کرتے ہین
اور تربیت امت مرحومہ کو کرتا ہے کہ ای ہمارے حبیب کی امت تم بھی
ہمارے حبیب پر درود بھیجنے مین مصروف اور مشغول رہو اس آیت کریمہ
سے مفاد اور مقصود یہی درود بھیجنے کا معلوم ہوا کہ فایدہ درود بھیجنے کا واسطے
طلب رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تاکہ حضرت کی رضا
مندی کے حاصل ہونے مین استحقاق شفاعت حضرت کا امت مرحومہ کو زیادہ
تر ہووے نہ اسواسطے کہ معاذ اللہ کچھ حضرتکو ہمارے درود پہنچنیکی
احتیاج ہے اسواسطے کہ جب خود حق سبحانہ تعالی اپنی رحمت نازل کرنیمین
حضرتکے جانب متوجہ ہے پس بندونکی دعا نزول رحمت کی کہ معنی درود
ہے حضرت کو کیا احتیاج ہے پس حضرت کے واسطے ہر آن نزول
رحمت الہی اور ترقیات مراتب حق تعالی کے جانب سے عنایت

ہین حضرت کا تو بڑا مرتبہ ہے حال امت مرحومہ کا حضرت کے بیان کیا
جاتا ہے عقد الثمین سے فضایل بلد الامین میں لکہا ہے قال المرجانی
سمعت والدی رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت ابا عبد اللہ
الدلاصی یقول سمعت الشیخ عبد اللہ الدبسی یقول کشف
لی عن اہل المعلی فقلت لہم اتجدون نفعا بما یہدی الیکم
من قراءۃ ونحوہا قالوا لیس نحن محتاجین الی ذلک
فقلت لہم ما منکم احد واقف الحال قالوا ما تقف حال احد
فی ہذا المکان ترجمہ کہا مرجانی نے کہ مین نے اپنے والد سے سنا کہ وہ
کہتے تہے کہ مین نے ابو عبد اللہ دلاصی سے سنا ہون وہ کہتے ہین کہ مجہے اہل
معلی کا حال کشف ہوا پس مین نے اہل معلی سے کہا کہ جو تمہارے پاس ہدیہ از قسم
قراءۃ قرآن وغیرہ ہیجے جاتا ہے کچہ اس سے تمکو نفع حاصل ہوتا ہے انہون
نے کہے کہ ہم اسکے کچہ محتاج نہین ہین پہر مین اونسے کہا کہ کوی تم مین ایسا ہی ہے
کہ جسکا ایک حال ہے اور اوسکو ترقی نہین اونہون نے کہا کہ اس مقام
مین کوی ایسا نہین کہ واقف الحال ہو یعنے اوسکو ترقی نہو جبکہ امت
مرحومہ مین جو اولیاء اللہ ہین اونکو صدقہ اور ایصال ثواب سے
کچہ پروا نہین حضرت تو سید الامت بلکہ سید الانبیاء ہین حضرت کو کیا
حاجت ہے بلکہ حضرت ہر وقت رحمت الہی مین مستغرق ہین اور
رحمت الہی حضرت کو کافی اور وافی ہے پس امت مرحومہ کو چاہئے کہ
خواہ حضرت پر درود عرض کرین خواہ ایصال ثواب از قسم نیاز
وغیرہ کرین کمال آداب اور خشوع اور خضوع سے کرین اور یہہ تصور
اور یقین کرین کہ اگر درود یا ایصال ثواب ہمارا حضرتکی جناب مین

مقبول ہووے اور حضرتکی خوشنودی اور رضامندی ہمارے حال پر سرفراز
ہووے باعث سعادت اور فلاح ونجاح دارین ہمارا ہے سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ع منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس ازو کہ بہ خدمت گذاشتت ۱۲ اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ
خوشنودی حضرتکی کچھہ منحصر ایصال ثواب پر ہی نہین بلکہ حضرتکی اولاد امجاد کے
ساتھہ رہ ورسم رکھنا بہی بڑا خوشنودی حضرتکا باعث ہے اسواسطے کہ
خود حق تعالی فرماتا ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربی اب خیال کیا جاوے کہ اگر محض ہدایا حضرت کو گذراننا بس
اور کافی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوبت حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو کیون تخصیص کرتے اور پہر وضہ دوسرے ازواج
مطہرات کا درباب عدم تخصیص ہدایا نوبت صدیقہ مین کیون نہ مقبول
ہوتا اور خلفاء راشدین اہل بیت اور ازواج مطہرات نکے واسطے بلکہ
واسطے انصار اور مہاجرین کے جو جان نثار حضرت کے تہے قدر بیش قرار
وجہ کفاف کیون مقرر کرتے بلکہ خدمت گذاری اہل بیت اور ازواج مطہرات
اور مہاجرین وانصار کے واسطے خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تہی چنانچہ ارشاد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہے
من اصل قرابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احب
الی من اصل قرابتی اسیواسطے ارشاد نبوی ہوا کہ جو شخص
کہ بعد اذان کے دعاء اللہم رب ہذہ الدعوۃ الخ کہ اسمین واسطے
عطاء مقام محمود کے حضرت کے واسطے دعا ہے پڑہے اوسکے
واسطے میری شفاعت حلال ہے اور احادیث مین

وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر شریف کی زیارت
کرے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہے پس یہہ امور حضور
واسطے استرضاء نبوی کے ترتیب ہوئے دیکھا جاوے کہ دنیا مین
عادت سلاطین کی ہے کہ جب کوئی شخص سلطان کے حق مین دعا کرتا
رہے اور اوسکو سلام کرنا عادت اپنی اختیار کرے اور نذر گذرانتا
جاوے ہر چند کہ سلطان اوسکی دعا یا سلام یا نذر سے مستغنی اور بے پروا
ہے مگر عادت سلاطین کی جاری ہے کہ یہ تفضلات شاہانہ سلطان اوسکے
طرف نظر شفقت اور رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ
نے فرمائی ہین ع دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ ٭ سوم ہر آئینہ برو
کند بہ لطف نگاہ ٭ اسی باعث سے درود و سلام عرض کرنا عین عبادت
الہی نماز مین ہمپر حکم ہوا تا کہ نماز ہماری کہ سراسر پر از نقصانات ہے حضور کی
شفاعت اور سرفرازی سے مقبول جناب الٰہی ہووے اور زیارت
کو حضور کے حاضر ہونیکا بھی اسیواسطے ارشاد ہوا کہ سرفرازی اور عنایت
حضور کی ہمپر سرفراز رہے اور کیون نہ ہم بندے حضور کی رضاجوی کرین
اور طالب رضائے نبوی رہین کہ حق تعالی طالب رضای آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین قول حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ ھَوَاکَ
یعنی حضرت صدیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے
کہ مین نہین دیکھتی ہون آپکے پروردگار کو مگر آپکی خواہش کیطرف جلدی
کرتا ہے اور حدیث قدسی ہے کُلُّ شَیْئٍ یَطْلُبُ رِضَائی وانا اطلب
رضاک یا حبیبی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ

موافق شروط علماء ظاہر کے اسناد اس حدیث کے نہین ہے مگر مضمون اس حدیث
کا صحیح ہے اسواسطے کہ حدیث مشکوٰۃ انا حبیب اللہ حضرت نے
فرمایے ہین اور معنی حبیب اللہ کی علماء نے یہی فرمایے ہین کہ حق تعالیٰ
طالب رضاے آنحضرت ہے الحاصل رضاجوئی آنحضرت کی ہم
پر کئی وجوہ سے ضروری ہوئی اول یہہ کہ ہم جسکے بندہ ہین وہ خود رضا
جوے حضرت ہے دوم یہہ کہ ہمارے پروردگار نے خود رضاجوئی حضرت
کی ہمکو تعلیم فرمایا جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا تیسرا یہہ کہ ہر شخص چاہتا ہے
کہ خدا ہمسے راضی رہے اور رضامندی خدا کی بے رضامندی آپکے
ممکن نہین چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ دیکھنا چاہیے ہرچند کوئی آدمی لا الہ الا اللہ لاکہ بار
کہے محمد الرسول اللہ نکہے وہ کافر دوزخی ہے چوتہا امر یہہ ہے کہ ہر شخص
اپنے منافع چاہتا ہے پس سعادت دارین اور منافع کونین آپکی عنایت
اور شفاعت پر منوط اور منحصر ہین پس ان وجوہات سے ہمپر واجب
ہے کہ ہم ہمیشہ رضاجوئی اور استرضا مین حضرت کے ہمہ تن مصروف
رہین اور اس محبوب الٰہی کی محبت مین اپنے جان و مال کو نثار کرین
سوط الرحمن مین تفسیر عزیزی متعلق سورہ الم نشرح سے نقل کرتے
ہین محبوب تا زینی ما جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلی الٰہی بدن اورا آشیانہ
خود ساختہ وطور مثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی
دروجلوہ گرشدہ صید دلہا بہ جاذبہ محبت می کشد ہزاران ہزار عاشق
حسن ازلی دیوانہ وار از بے توقع منفعت و استفاذہ کمالی از وو در
دست بجاذبہ کمند او دیدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند شوقیہ

لمعہ از جمال او بندا نیمرتبہ ازان مراتب است کہ ہیچکس را از بشر دست نداده مگر بطفیل این محبوب مقبول برخے از اولیاء امت را شمۂ از ان محبوبیت نصیب شده و مسجود خلایق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہما انتہا پانچوان وجہ یہ ہے کہ حضرتکی شفقت اور رحمت اپنی سب امت پر کس طورسے مبذول ہے کہ ابتدا تولد شریف سے وصال تک آپکو اپنی امت کی فکر رہی اور آپ اپنی امت کے واسطے بہبودی اور شفاعت چاہتے رہے اور عالم برزخ مین بھی جیسے آپ تشریف فرما ہین اپنی امت کے واسطے شفاعت فرماتے ہین اور قیامت مین بھی اپنی امت کے واسطے شفاعت اپنی امتکی اختیار فرماوینگے دیکھا چاہئی کہ دنیا مین حضرت نے واسطے ہدایت اور ایمان اپنی امت مرحومہ کے کس کس طور سے سعی فرمائے ہین اور کس طور کی فکر ہدایت اور رعایت امت آپکے قلب مبارک مین تھے یہانتک کہ ارشاد الٰہی ہوا لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین یعنے حق تعالے حضرتکو فرماتا ہے کہ شاید اپنے تئین آپ ہلاک کرلوگے بسبب اونکے ایمان نہ لانیکے اور حدیث مین وارد ہے لکن تصابونا مثلی یعنے میری امت کو اپنے انجام اور مآل کی فکر نہین جیسا کہ مجھے اونکے انجام اور مآل کار کی فکر اور مصیبت ہے دیکھئی کسقدر شفقت اور مرحمت آپکی امت مرحومہ پر ہے حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ جو کوئی مال چھوڑ کر مرے وہ اوسکے وارثونکے واسطے ہے اور جو کوئی قرض اور وارثونکو مفلس چھوڑ مرے ادائی قرض اور پرورش اونکے میرے ذمہ ہے پرورش امت کا حضرتکو کسقدر خیال تھا کہ اغنیا اور فقرا امت پر باجمیع

عنایت آپکی شامل حال تھی اسواسطے آپنے حکم زکوٰۃ اور صدقات نفل اور
صلۂ رحمی اور ضیافت مسلمین اور اطعام طعام کا فرمائے تاکہ زکوٰۃ سے
فقراء کو اور ضیافت سے اغنیا کو اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی سے سب
فقراء اور اغنیا کو عموماً آرام اور راحت ہو اس باب میں جو احادیث وارد
ہیں عرض کئے جاتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یقول اعبدوا الرحمٰن واطعموا الطعام وافشوا السلام
وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام وقال ابوہریرۃ
رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ انی اذا رأیتک
طابت نفسی فانبئنی عن کل شیٔ قال کل شیٔ خلق من الماء
فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بشیٔ اذا عملتہ دخلت
الجنۃ قال اطعم الطعام وافش السلام وصل الارحام
تدخل الجنۃ بسلام ہ وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول خیارکم من اطعم الطعام وکان صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ
باللیل والناس نیام ہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ عز وجل یباہی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام
من عبیدہ ہ وکان علی رضی اللہ عنہ یقول لان اجمع
نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی
من ان اشتری رقبۃ واعتقہا ہ وکان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما
انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع

سا الحیوۃ تدکن الملح ومن سقی مسلما شربۃ من الماء حیث یوجد الماء
فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء
فکانما احیی نفسا کذا فی کشف الغمہ لقطب الشعرانی رحمہ اللہ علیہ ترجمہ
حدیث اول کا عبادت کرو تم حق تعالی کی اور کہلاؤ تم کہانے کو اور شایع کرو تم
سلام کو اور نماز پڑہو رات کو درحالیکہ آدمی سوتے ہووین ترجمہ حدیث ثانی کہے
ابوہریرہ نے عرض کیا مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جو وقت آپکو دیکھتا
ہون خوش ہوتا ہون پس مجہے خبر دیجیے ہر شئے سے حضرت نے فرمایا کہ ہر
شئے پیدا کی گئی ہے پانی سے پہر عرض کیا مین یا رسول اللہ مجہے خبر دیجیے اوس
کام سے کہ جب مین وہ کام کرون جنت مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ کہانا
کہلا اور سلام شایع کر اور صلہ رحمی کر جنت مین سلامتی سے داخل ہوگے ترجمہ تیسری حدیث
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے کہ جو کہانا کہلاوے
ترجمہ چوتہی حدیث کا مٹانے والی گناہو کی کہلانا کہانیکا اور شایع کرنا سلام کا اور
نماز راتکے وقتین جو سب سوتے ہون ترجمہ پانچوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فرماتے تہے کہ حق تعالی اپنے فرشتونکے روبرو فخر کرتا ہے اون لوگون
سے جو اوسکے بندون کو کہانا کہلاتے ہین ترجمہ چہٹی حدیث کا اور تہے علی رضی اللہ تعالی
عنہ کہ فرماتے تہے کہ مین اپنے بہائیون کو ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کرون خوشتر
ہے میرے نزدیک اس بات سے کہ ایک غلام خرید کرون اور آزاد کرون ترجمہ ساتوین
حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے جو شخص کہ آگ کسیکو دیوے
پس جسقدر کہ اوس آگ سے کہانا پکا ہے اوسکا ثواب اوس شخص کو
حاصل ہے اور جو شخص نمک دیا پس جسقدر نمک سے کہانا درست ہوا سب
کہانیکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہوئے و جو شخص کسیکو پانی پلاوے اور جائے کہ پانی

میسر آتا ہے پس گویا کہ اوسنے غلام آزاد کیا اگر کوئی شخص پانی پلاوے اوس جا سے کہ وہان پانی نہین ملتا ہے تو گویا کہ اوسنے ایک جان کو زندہ کیا مسلم مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ فی ید زانیۃ قال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی قال اللہم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف بہا عن زناہا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن سرقتہ ترجمہ حدیث روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے کہا کہ مین آجکی رات خیرات کرونگا پس نکالا اوسنے اپنی خیراتکو اور رکھا اوسکو ایک زن فاحشہ کے ہات مین پس صبحکو لوگ بیان کرتے کہ آج شبکو ایک زن فاحشہ پر خیرات کی گئی اوس شخص نے کہا کہ ای پروردگار تیرا احمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ پر ہوئی پھر اوسنے ارادہ خیرات کا کیا اور خیرات کو غنی کے ہاتھ مین رکھا پس صبحکو لوگونمین ذکر ہوا کہ خیرات غنی کو گئی اوس شخص نے کہا کہ اے حق تعالے تیرا احمد ہے کہ خیرات میری غنی کو ہوئی پھر اوسنے خیرات کا ارادہ کیا اور خیرات کو سارق کے ہاتھ

مین رکھا صبح لوگون مین ذکر ہوا کہ خیرات سارق کو ہوی پھر اوس شخص نے کہا کہ اے پروردگار تیرا احمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ اور غنی اور سارق پر ہوی پھر اوس شخص کے خواب مین ایک مرد آیا اور کہا کہ تیری خیرات قبول ہوی لیکن زن فاحشہ پس شاید اپنے فعل سے باز رہے اور لیکن غنی پس شاید کہ وہ عبرت اختیار کرے اور وہ بھی خیرات کرے اور لیکن سارق پس شاید کہ وہ سرقہ سے باز رہے امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین فیہ ثبوت الثواب فی الصدقۃ وان کان الاخذ فاسقا وغنیا ففی کل کبد حری اجر هذا فی الصدقۃ التطوع واما الزکوٰۃ فلا یجزی دفعها الی غنی ترجمہ اس حدیث مین ثبوت ثواب ہے خیرات کا اگرچہ لینے والا فاسق یا غنی ہو پس ہر جگر یعنے جاندار مین ثواب ہے باب ضیافت مشکوٰۃ المصابیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ طعام من الشفرۃ الی سنام البعیر ترجمہ یعنے نیکی پہنچنے والی ہی طرف اوس مکان کے جسمین کھانا کھایا جاتا ہے چھری سے طرف کوہان شتر کے یعنے کوہان شتر نہایت نرم ہوتا ہے کہ اوسمین چھری جلد کام کرتی ہے اوس سے بھی نیکی جلد پہنچتی ہے جس مکانمین کہ کھانا کھایا جاتا ہے دوسری حدیث ابی سعد الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل المومن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم یرجع الی اخیتہ وان المومن یسہو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم

الاتقیاء وادلوا امرہ وفسکم المومنین ترجمہ حال مومن کا اور حال ایمان
دار کا مانند حال گھوڑیکے ہے اپنے رسیون اور طویلہ مین کہ جولان کرتا ہے
پھر پلٹتا ہے اپنے طویلہ اور رسیونمین اور تحقیق کہ مومن سہو اور خطا کرتا ہے
پھر ایمانکے طرف پلٹتا ہے پس کھلاو تم اپنے کھانیکو متقیونکو اور دیو تم عطا
مومنین کو اس حدیث مین کھلانا متقیونکو اور عطا مومنین کو حسکم سوا اور
مومنین یا متقین مین تخصیص فقرا نہین ہوی تیسری حدیث مشکات مین
یہہ ہے عن ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام
فما بعد ذالک فھو صدقۃ ترجمہ مروی ہے ابی شریح الکعبی
سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان
اللہ اور حشر کے ساتھ لاتا ہے پس وہ اپنے مہمانکی خاطرداری کرے
تحایف اور خوش اخلاقی سے ایک رات اور ایک دن اور ضیافت تین
دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے دیکھا چاہئی کہ حضرت نے خاطرداری
اور ضیافت کیواسطے کسقدر تاکید بلیغ فرمائے اور فرق درمیان غنی اور
فقیر کے نہین فرمائے بلکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد اس
حدیث کا اغنیاء مین اسواسطے کہ ضیافت واسطے اغنیاء کے ستونی ہے
عقد ثمین مین کتاب روضۃ العلما اندولسی سے یہہ حدیث نقل کرتے
مین عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم من سقا مومنا شربۃ ماء فکانما احی سبعین
سبعین نبیا قیل کیف یا رسول اللہ قال وذالک لانہ خرج

سبعون نبی من بنی اسرائیل فی المفازہ و معہم قربۃ من ماء فناموا جمیعا فجاءت فارۃ و عرضت القربۃ فسال ماءہا فاستیقظوا فماتوا عطشا ترجمہ انس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مومن کو پانی پلاوے پس گویا کہ وہ شخص ستر نبی کو زندہ کیا کہا گیا کس طور سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا حضرت نے اور پھر بات اسواسطے ہے کہ ستر نبی بنی اسرائیل سے صحرا مین نکلے اور اونکے ساتھ ایک مشک پانیکی تھی پس وہ سبکے سب سو رہے پس ایک چوہا آیا اور مشک کو کتر السپ پانی اوسکا بہگیا پھر وہ بیدار ہوے اور پیاسے انتقال کئے پس ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت اغنیاء اور صدقات فقرا اور صلہ رحمی اور پلانا پانیکا اور مواسات مسلمین اور انفاق مال فی حب اللہ وحب رسولہ سب باعث خوشنودئی خدا اور رسول ہے اور سب مین اجر ہے اس باعث سے مشایخ کرام رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کہ مجمع علوم ظاہر و باطن اور مئادب بآداب رسول اکرم اور متخلق بہ اخلاق حق ذوالمنن مین طریقہ عرس سید الانام اور اولیاء کرام جاری فرمائے کہ اسمین ہر قسم کے ثواب اور اجر کے امور ہوتے ہین اور اسمین ہر طور سے رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ کی ہوتی ہے چنانچہ ولی اللہ صاحب اپنے والد کا حال لکھتے ہین کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہر سال کیا کرتے تھے ایک سال بوقت عرس مبارک حضرت کے مجھے کچھہ میسر نہ آیا سواے نخود بریان کے کہ انہون نے بہ روز عرس شریف حضرت کے

نحو دبریان کو تقسیم کئے پھر اوسی شبکو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوے اور وہی نحو دبریان حضرتکے
روبرو تھے اور اعتراض اس مین پھر امر ثڑا اور ربط قلبی کا ساتھ حضرتکے
ظاہر ہوتا ہے کہ بذل مال حضرت کی خوشنودی مین ہوتا تھے اور عزیز
کرنیوالے مشرب ایمان کامل اور مورد اس حدیث کے ہوتے ہین
لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من مالہ وولدہ والناس
اجمعین ترجمہ نہین مومن کامل ہوگا کوئی شخص تم مین یہان تک کہ
مین اوسکے نزدیک اوسکے مال اور فرزند اور تمام آدمیون سے دوست
زیادہ ہون اسواسطے کہ جب بذل مال حضرتکی محبت مین ہوا
پس متحقق ہوا کہ حضرتکی محبت اوس شخص کے دل مین مال سے
زاید ہے اور جبکہ حضرت کی محبت اوسکے دلمین قرار پکڑی انشاء
اللہ تعالی حضرت کی معیت اوس شخص کو نصیب ہے اگرچہ وہ اعمال
مین ناقص ہو اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص حضرت
کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت قیامت کب ہے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ تو نے قیامتکے واسطے کیا اسباب مہیا کیا اوسنے
عرض کیا کہ حضرت میرے پاس کوئی ایسے اعمال صالحہ نہین ہین کہ مین
اونپر اعتماد اور بھروسا کرون سوائے اس امر کے کہ مین اللہ اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہون پس حضرت کا ارشاد ہوا کہ المرء مع من
احب یعنی ہر شخص اونکے ساتھ ہوگا جکو وہ دوست رکھا پس وہ مرد
یہ حضرت کا ارشاد سنکر بہت خوش ہوے اور کہے کہ مین حضرت
صلعم کے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہونگا اگرچہ اونکے

اعمال کو نہین ہو نچا جانا جائیے کہ محبت نبوی ربط قلبی آنحضرت کا نام
ہے اور اتباع سنت منجملہ آثار اسین ربط قلبی کے ہے اگر کسیکو حضرت
کے ساتھ ربط قلبی حاصل ہو وہ شخص فائز المطلوب ہے ہرچند آثار
اوسکے جو اتباع سنت اور اعمال صالحہ ہے ظاہر مین کم نمایان ہون دیکھا
جاہئے کہ حضرت نے اون شخص سے اعمال صالحہ سکے سوال فرمائے
کہ کیا اعمال تیری پاس ہین انہون نے کوئی اعمال صالحہ اپنا سوے
محبت نبوی کے نہین بتایا پس اس سے ظاہر ہوا کہ حب نبوی ماورا
اس اعمال صالحہ کے ہے کہ بدولت اوسکے بشارت معیت نبوی
صلعم اونکو سرفراز ہے بخلاف فریق ضالہ وہابیہ کے کہ اونکو زبانی
دعوی اتباع سنت ہے اور آثار حب نبوی کے اونسے کوی ظاہر
نہین بلکہ خلاف اوسکا کہ تنقیص شان اور بے ادبی حضرتکے جناب
مین کرتے ہین اور دعوت مین نیاز مبارک حضرتکے نہین جاتے
اور حیلہ یہہ درپیش کرتے ہین کہ یہہ حق فقیرونکا ہے ہم لوگ
اغنیا ہین ہمکو کھانا نیاز شریف کا حرام ہے اور آپ ایک حبہ بھی
حضرتکی محبت مین صرف نہین کرتے بہلا اغنیا نہین تو فقرا کو بھی اطعام
طعام حضرتکے نام مبارک سے نہین کرتے اور صورت حال اونکا
متکلم باین کلام ہے کہ من نکردم شما حذر بکنید یعنے ہم بھی اس کام
کو نہین کرتے اور تم بھی اس کام سے حذر کرو اور بانکار نسو مقولہ
اونکا یہہ ہے کہ طعام نیاز کا کھانا کھانا غنی پر یا جو کہ کسب پر طاقت
رکھے ناجائز اور حرام ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ فقرا اونکو بھی عموما
طعام فاتحہ کھانا جائز نہین بلکہ وہ فقرا جو مریض ہون یا بسبب پیری کے

کسب پر طاقت نرکہین اونکو کھانا طعام نیاز کا جائز ہے اور دلیل اسپر
یہ حدیث بیان کرتے ہین کہ سعد بن عبادہ حضرتؐ کی خدمت مین عرض
کرگئے کہ میری مان وفات پائی پس کونسا صدقہ افضل ہے حضرت
نے فرمایا کہ پانی کا صدقہ افضل ہے پس باولی کھودی گئی اور اشتہار
ہوا کہ یہ سعد بن عبادہ کے مانکے جانب سے ہے اس سے معلوم ہوا
کہ جو بات کہ ایصال ثواب میت کے واسطے کیا جاوے وہ صدقہ
ہے اور صدقات کا کھانا غنی اور صاحب قوت کو جائز نہین اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے لا یحل الصدقۃ لغنی ولا لذی
مرۃ سوی یعنی صدقہ لینا غنی اور صاحب قوت اور تندرست کو جائز
نہین ہے اس جاے مین اونکی بڑی غلطی ہے اسواسطے کہ تتبع کتب
احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے زمانہ سے آجتک ظاہر الفاظ اس
حدیث پر عمل نہین ہوا دیکھا چاہئے کہ حضرت اموال زکوٰۃ مسلمین کو
محض فقرا وپر تقسیم فرماتے تھے اور فقرا مین مریض اور بیطاقت کو
تخصیص نہین فرماتے ایسا ہی صحابہ اور تابعین سے آجتک اور نہ
کوئی علماء حنفیہ کتاب زکوٰۃ مین اسطور کی تخصیص کی بلکہ ایک
حدیث مین تو استثنا بعض اغنیاء کا بھی وارد ہے جیسا کہ کشف الغمہ
مین وارد ہے کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعطی الغازی
وابن السبیل من الصدقۃ وان کانا غنیین ویقول
لا تحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ وابن السبیل
ترجمہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجاہد اور مسافر کو زکوٰۃ
دیتے اگرچہ وہ غنی ہون اور فرماتے کہ حلال نہین ہے زکوٰۃ

واسطے غنی کی مگر راہ خدا مین اور مسافر کو میزان شعرانی مین تحریر ہے
کہ من ذالک قول ابی حنیفہ و مالک شرح انہ یجوز دفع الزکواۃ
الی من یقدر علی الکسب بصحتہ و قوتہ ترجمہ یعنی اسی باب
سے ہے قول ابی حنیفہ اور مالک رح کا تحقیق کہ جایز ہے زکواۃ دینا
اوس شخص کو وہ کہ قادر ہے کسب پر بسبب قوت کے اور صحت کے
پس تعجب ہے قول بعضے علماء وقت سے کہ بعضے فتوے پر دیکھا گیا
جمیع الصدقات من المفروضات و الکفارات و التطوعات
لا یحل للاغنیاء و للقوی المکتسب و الھدیہ والھبۃ بخلافہ
کذا فی الطحاوی عند ابی حنیفہ و ابی یوسف و محمد
رحمھم اللہ ترجمہ جمیع صدقات فرض اور کفارات اور تطوعات
سے حلال نہین واسطے اغنیاء کے اور واسطے صاحب قوت کے
کسب والیکے اور ہدیہ اور ہبہ بخلاف اوسکے ہے ایسا ہی بیچ طحاوی
کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے اور تشریح
مقام یہہ ہے کہ صدقات مفروضات اور تطوع کا اغنیاء اور بنی
ہاشم پر حرام ہونا برابر ایک قول امام اور صاحبین کے
البتہ صحیح ہے کہ یہہ طحاوی مین تحریر ہے ہر چند کہ قول امام اور
صاحبین اور عند امام اور صاحبین مین فرق ہے کہ طحاوی مین
لفظ عند نہین بلکہ لفظ قول ہے چنانچہ عبارت طحاوی کی تحریر کیئے
جاتی ہے و ذالک اما رأینا غیر بنی ہاشم من الاغنیاء و الفقراء
فی الصدقات المفروضات و التطوع سواء من حرم
علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ صدقۃ غیر مفروضۃ

فلما حرم علی بنی ہاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیہم اخذ الصدقات غیر المفروضات فہذا ہو النظر فی ہذا الباب وہو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ
پس دیکھنا چاہئے کہ طحاوی میں صدقات تطوعات کا لینا اغنیاء کو عند امام وصاحبین کہاں ہے بلکہ قول امام وصاحبین ہے خیر ہے مقتضی ما مضی الخبر فیما وقع اب ہمکو بحث اور گفتگو اس بات میں ہے کہ قوی اور مکتسب کو صدقات مفروضات اور تطوعات کا لینا طحاوی میں نظر نہیں آیا بلکہ جو لوگ کہ فقیر مکتسب کو صدقات لینا جائز کہتے ہیں اونکو امام طحاوی نے شد و مد رد کئے ہیں بلکہ اسکو غلط لکھے ہیں عبارت طحاوی کی نقل کئے جاتی ہے فذہب قوم الی ان الصدقۃ لا تحل لذی مرۃ سوی وجعلوہ فیہا کالغنی واحتجوا بہذہ الآثار وخالفہم فی ذالک آخرون فقالوا کل فقیر من قوی وزمن فالصدقۃ لہ حلال وذہبوا فی تاویل ہذہ الآثار المتقدمۃ الی ان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ای انہا لا تحل لہ کما تحل للفقیر الزمن الذی لا یقدر علی غیرہا فیاخذہا علی الضرورۃ وعلی الحاجۃ من جمیع الجہات الیہا فلیس مثلہ ذو المرۃ السوی القادر علی اکتساب غیرہا فی حلہا لہ لان الزمن الفقیر یحل لہ من قبل الزمانۃ ومن قبل عدم قدرۃ علی غیرہا وذو المرۃ السوی انما تحل لہ من جہۃ الفقیر حاجۃ وان کان جمیعا قد یحل لہما اخذہا فان الافضل

لذی المرۃ السوی انہ کما والاکل من الاکتساب بالعمل ابی یکیا
جاہئے کہ اس عبارت سے صاف وصریح ظاہر ہے کہ جو لوگ صاحب
قوت کو صدقات لینا جائز کہتے ہین تو وہ لوگ حدیث لاتحل الصدقۃ
لذی مرۃ سوی کی یہہ توجیہہ کرتے ہین کہ فقیر لنجہ کو بہمہ وجوہ یعنے
بوجہ لنج ہونیکے اور بوجہ فقیر ہونیکے جائز ہے تو فقیر قوی کو بیک وجہ یعنے
بوجہہ فقیری کے جائز ہے ہرچند کہ مطلق جواز مین فقیر لونجہ اور فقیر قوی شریک
ہین مگر فقیر لونجہ کو بطریق اولویت اور افضلیت کے جائز ہے اور فقیر
قوی کو بطریق غیر اولویت کے جائز ہے پھر دیکھیے امام طحاوی من بعد
کیا فرماتے ہین وقد یغلط من ہذا انتقال لا یحل اولا یکون
کذا علی انہ غیر متکامل الاسباب التی بہا یحل ذالک
المعنی وان کان ذالک المعنی قد یحل بما دون تکامل
تلک الاسباب من ذالک ما روی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال لیس المسکین الذی
بالطواف ولا بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ
واللقمتان ولکن المسکین الذی لایسأل ولا یفطن
بہ فیتصدق علیہ فلم یکن المسکین الذی یسأل خارجا
من اسباب المسکنۃ واحکامہا حتی لا تحل لہ اخذ
الصدقۃ وحتی انہ یجزی من اعطاہ منہا شیئا مما اعطا
من ذالک ولکن ذالک علی انہ لیس بمسکین متکامل
اسباب المسکنۃ فکذالک قولہ لا تحل الصدقۃ لذی
مرۃ سوی انہا لا تحل لہ من جمیع الاسباب التی بہا

تحل الصدقة فهذا ان کان قد تحل له ببعض تلک الاسباب مستغنیا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ بعضی لوگ اس مقام مین غلطی کرتے
ہین اور کہا جاتا ہے کہ صاحب قوت تندرست کو صدقہ لینا جایز نہین
ہے اور ایسا نہین ہے بلکہ معنی یہہ ہین کہ فقیر قوی مین اسباب
کاملہ صدقہ لینے کے جمع نہین ہین ہرچند کہ صدقہ لینا بغیر کامل ہونے
اسباب حلت صدقہ کے بھی جایز ہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہین ہے جو گھومتا پھرے اور نہ اوسکو
ایک یا دو کھجور یا لقمین گردش دلاوین بلکہ مسکین وہ ہے کہ سوال
نکرے اور اوسکے حال کو بھی لوگ نہ جانین پس جو مسکین کہ در
بدر گھومے اور سوال کرے وہ اسباب اور احکام مسکنت سے
خارج ہے تاکہ اونکو صدقہ لینا جایز نہو یا اونکو جو صدقہ دیوین سو صدقہ
دینے والونکو صدقہ دینا کافی نہو بلکہ ارشاد حضرت کا یہہ ہے کہ
جو مسکین کہ گھومتا پھرے وہ مسکین کامل اسباب مسکنت نہین
پس ایسا ہی ہے ارشاد حضرت کا جو لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی
مرة سوی ہے یعنے صدقہ لینا قوی تندرست کو جمیع اسباب
مسکنت کے ساتھ نہین ہے اگرچہ صدقہ بعضے اسباب مسکنت
یعنی محض فقیری کے ساتھ بھی جایز ہے من بعد جو احادیث کہ استدلال
وہ لوگونکی ہے جو کہتے ہین فقیر قوی کو صدقہ لینا جایز نہین بیان
کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ امام طحاوی اپنے اسانید متصلہ سے عدی
بن الخیار سے روایت کرتے ہین عدی ابن الخیار کہتے ہین حدثنی

رجلان من قومی انهما اتیا النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو
یقسم الصدقة فسالاه منها فرفع البصر وخفضه فراهما جلدین
قویین فقال ان شئتما فعلت ولا حق فیها لغنی ولا لقوی
مکتسب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم کے پاس دو شخص
حاضر ہوے اوس حالت مین کہ حضرت تقسیم صدقہ فرماتے
تھے پس وہ دو شخص اوس صدقہ سے سوال کرئے پس حضرت
نے اونکو زیر و بالا ملاحظہ فرماے کہ وہ دو شخص صاحب طاقت
اور قوی ہین پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم چاہو تو مین کرتا ہون یعنے
صدقہ مین سے تمکو دیتا ہون اور حال یہ ہے کہ صدقہ مین حق
غنی کا اور صاحب قوت کا جو کسب کرتا ہے نہین ہے پھر امام
طحاوی جواب اون لوگونکا جو فقیر قوی کو دینا جایز کہتے ہین ادا
کرتے ہین ای ان غنا کما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا
حق لکما فیها وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغنا کما فمباح
لی اعطائکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما
تعلمان من حقیقة امورکما فی الغنی معنی حدیث کے
یہ ہین کہ اگر تم غنی ہو تو تمہارا حق صدقات مین نہین ہے اگر تم
لینا چاہتے ہو تو مین تمکو دیتا ہون کہ اسواسطے مین تمہارے
غنی ہونیکو نہین جانتا ہون پس مجھے تمہارا دینا جایز ہے مگر تم
لوگون کو اپنا غنی ہونا معلوم ہے تو لینا جایز نہین پھر امام طحاوی
اپنے جانب سے فیصلہ فرماتے ہین وہ اہل مذہب اولی کو جو
فقیر قوی کو دینا ناجایز کہتے ہین اوسکو رد کرتے ہین وهذا

اولی ما حملت علیہ ھذہ الآثار لانہا ان حملت علی ما
حملہا علیہ اہل المقالۃ الاولی ضادت سواہما قد روی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی امام
طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ معنی حدیث کے جو ذکر ہوے اولیت
رکھتے ہین کہ حمل کیا جاوین اون احادیث کے معانی مین اسواسطے
کہ اگر اہل مذہب اول جو معنے حدیث کے حمل کئے یعنے حرام ہونا
صدقہ کا فقیر قوی پر جو اور روایتین جو حضرت سے مروی ہین اونکے
یہہ احادیث مخالف ہوجاوینگے پھر امام طحاوی نے کئین احادیث
ردمین اہل مقالہ اولی کے جو فقیر قوی کو صدقہ لینا ناجایز کہتے ہین
لائے اور خلاصہ سب جواب امام طحاوی کا یہہ ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فقرا اقویا کو اور صحیح البدن کو صدقہ
دینے سے انکار نہین فرمائے اور فقراء اقویاء کو بھی صدقہ دئے
اور جہان حضرت نے انکار فرمائے ہین تو اصل غرض حضرت
کی اور انکار حضرت کا باعث غنی ہونیکے تھا نہ باعث قوی
اور صحیح ہونیکے پھر سہ بارہ امام طحاوی بطریق فیصلہ اور رد اہل
مقالہ اولی جو قایل بعدم جواز اخذ صدقات بہ فقیر قوی ہین فرماتے ہین
وکان اولی الاشیاء بنا فی الاثار التی وینا ہا عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی الفصل الاول
من قولہ لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی لئلا یخرج
معناہا من الایۃ المحکمۃ ولا من الاحادیث الاخر التی
روینا ویکون معنی ذالک معنے واحد الیصدق بعضہ بعضا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ وہ جو ہمنے حدیث کے معنے بیان کیا
یہی معنے کرنا اون احادیث کے جو فصل اول مین مذکور ہین قول
سے حضرت کے جو لاتحل الصدقۃ کے معنے ہے تا کہ نہ خارج ہو جاوین
معنے حدیث کے آیت محکمہ قرآنی سے اور نہ دوسری احادیث
سے جو ہمنے روایت کیا اور ہوجاوین معنے سبکے ایکہی معنے کہ ایک
کو ایک تصدیق کرین یعنے جو آیت قرآنی ہے کہ انما الصدقات
للفقراء والمساکین والعاملین علیہا حق تعالے نے صدقات
فقراء اور مساکین وغیرہ کو دینے کا ارشاد فرمایا اور یہہ نہین فرمایا
کہ للفقراء والمساکین المرضی یعنے جو فقیر اور مسکین بیمار ہین اونکو
زکواۃ دی جاوے نہ قوی اور صحیح کو اور حضرت نے بہی صحیح
اقویاء فقراء کو صدقات عنایت فرمایا اگر حدیث مذکورہ در فصل اول
جو لاتحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ہے اپنے ظاہر معنے پر رکھا جاوے
اور اسکی تاویل حسب صدر نکیا جاوے یعنے حکم حرمت اخذ صدقات
فقیر قوی صحیح پر کیا جاوے تو یہہ حکم مخالف آیت قرآنی کے اور
اس احادیث کے ہونا لازم آتا ہے کہ جن احادیث مین یہہ وارد
ہوا کہ حضرت نے فقیر صحیح قوی کو صدقات عنایت فرمایا ہے پھر امام
طحاوی نے بہت احادیث اور آثار مسئلہ جواز اخذ صدقات
فقیر قوی کی روایت کر کے اوس سے استنباط مسئلہ مذکورہ کئے
اور جواب اون لوگونکا دئے جو فقیر قوی پر حرمت اخذ صدقات
کے قایل ہین بالاخر یہہ لکھے ہین وھذا المعنے الذی حملنا علیہ
وجوہ ھذہ الاثار وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

یعنے یہہ تاویل احادیث درباب جواز اخذ صدقات فقیر قوی کے
جو احادیث سے کہ بیمین آئیے ہی قول امام اور صاحبین کا ہے
مین بعد امام طحاوی نے جو سوالات اس مذہب اور اوسکے متعلقات
پہہو نے تھے وہ سوالات کرکے اوسکے جوابات ادا کئے اور اوسپر
ختم باب ذی المرۃ السوی الفقیر ہل یحل لہ الصدقۃ کا فرمائے خیال
کیا جاوے کہ مجیب فتوی نے جو فقیر قوی صحیح کا عدم جواز اخذ
صدقات فتوے مین لکھکر داخلہ طحاوی کا دئیے تو ہر چند کہ قول ا
ایک قوم کا طحاوی مین مذکور ہے مگر یہہ مذہب نامرضی طحاوی ہے
اور طحاوی نے اس مذہب کو رد کیا اور خلاف اوسکا یعنے جواز اخذ
صدقات فقیر صحیح کو لکھا ہے پس ایسا داخلہ دینا مفید مدعا مجیب کو نہیں
ہے جیسا کہ اکثر اقوال قرآن مین نقل ہین کہ قرآن اون اقوال کا
رد کیا پس اگر ویسے اقوال کا جو کوئی شخص دعوی کرکے کذا فی القرآن
کہے پس ویسا داخلہ قرآن کا کیا اوسکو مفید مدعا ہے اور دوسرا یہہ
ہے کہ مجیب صاحب نے کہے ہین کہ امام اور صاحبین کا یہہ مذہب ہے
پس طحاویمین خلاف اوسکا ہے یعنے امام اور صاحبین کے نزدیک
جواز اخذ صدقات فقیر قوی کو طحاوی نے ذکر کیا کتاب فتح المبین
مین صحیح ترمذی سے منقول ہے واذا کان الرجل قویا محتاجا
ولم یکن عندہ شئی فتصدق علیہ اجزیٔ من المتصدق
عند اہل العلم و وجہ ہذا الحدیث عند بعض اہل
العلم المسئلۃ ترجمہ اور جسوقت مرد قوی اور محتاج ہو اور اوسکے
نزدیک کچھہ چیز نہو اور اوسکے اوپر صدقہ کیا جاوے کفایت

کرتا ہے صدقہ دینے والیکو اہل علم کے نزدیک لمعات مین شرح اس حدیث لایحل الصدقۃ لغنی الخ کی یہہ لکھتے ہین کہ اس حدیث کو بعضے علما منسوخ کہتے ہین یا مراد لایحل سے لاینبغی ہے یعنے بتقدیر عدم نسخ لفظ لایحل جو اس حدیث مین وارد ہے اپنے معنی حقیقی جو عدم حلت ہین مستعمل نہین بلکہ اس مقام پر معنے اوسکے عدم اولویت کے ہین یعنے صدقہ لینا غنی کو اولی نہین اگر لیوے تو جایز ہے حرام نہین محدثین کو اس حدیث مین ایسے توجیہات کے اسواسطے احتیاج اور ضرورت پڑی کہ اس باب مین احادیث مختلف وارد ہین مشکواۃ مین ترمذی اور نسای وغیرہ سے بروایت عبد اللہ بن مسعود وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے نزدیک بچاس درہم ہون اوسکو سوال کرنا حلال نہین اور دوسری حدیث عطا سے روایت ہے کہ جس شخص کے نزدیک چالیس درہم ہون اوسکو سوال حلال نہین بنا بر حدیث اول کے جسکے نزدیک بچاس درہم سے کم ہون اور بنا بر حدیث دوم کے جسکے نزدیک کم چالیس درہم سے ہون اوسکو سوال جایز ہے پس صدقہ لینا بے سوال بطریق اولے اور ایک مقام پر شیخ عبد الحق سے حاشیہ مشکواۃ مین منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے اصحابکے پاس یہہ حکم ہے کہ جس شخص کے نزدیک دو سو درہم ہون وہ سوال نکرے اور ایک حدیث مرسل موافق مذہب امام کے نقل کیئے ہین کہ یہہ حدیث ناسخ اون تمام احادیث کی جو اس باب مین وارد ہین پس موافق مذہب حنیفہ کے جسکے نزدیک دو سو درہم

سے کم ہون اوسکو صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا بھی جایز ہے صدقہ نفل بطریق
اولی فتاوی غرایب مین مرقوم ہے وروی ابو عصمۃ عن
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ یجوز دفع الزکواۃ الی الہاشمی
فی زماننا وانما کان لایجوز فی ذالک الوقت ویجوز
النفل بالاجماع وکذا یجوز النفل للغنی من لایحل لہ
الصدقۃ یعنے روایت کیا ابو عصمہ ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ جایز ہے دینا زکواۃ کا ہاشمی کو ہمارے زمانہ مین کہ سوا سے
اوسکے نہین ہے کہ اوسوقت مین جایز نہین تھا اور ایسا ہی جایز ہے
صدقہ نفل اوس غنی کو کہ اوسکے واسطے صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا
حلال نہین اور فتاوے سراجیہ مین مرقوم ہے لو تصدق
علی غنیین جاز فی روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ
وہو قولہما ترجمہ اگر صدقہ کرے دو غنی پر جایز ہے ایک روایت
مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور وہی ہے قول صاحبین کا یعنے
ہبہ دو شخصون پر بسبب مشاع ہونیکے جایز نہین بخلاف صدقہ نفل
کے کہ اگر دو غنی پر کرے جایز ہے صاحب مائۃ مسائل بحر الرائق
سے نقل کرتے ہین وقید بالزکوۃ لان النفل یجوز للغنی کما
لہاشمی والصدقات المفروضۃ والواجبۃ والنذر
وصدقۃ الفطر لایجوز صرفہا للغنی لعموم قولہ علیہ السلام
لاتحل الصدقۃ لغنی ترجمہ پس اس روایات سے صاف صریح
ظاہر ہوا کہ مراد صدقہ سے کہ حدیث لایحل الصدقۃ لغنی الخ
مین مذکور ہے صدقہ فرض یعنے زکواۃ ہے غنی کو لینا حلال نہین نہ

صدقہ نفل اور در مختار مین تحریر ہے ان طالب العلم یجوز لہ اخذ الزکوٰۃ ولو غنیا اذا فرغ نفسہ لافادۃ العلم واستفادتہ لعجزہ عن الکسب والحاجتہ داعیۃ الیٰ ما لابد منہ یعنی طالب العلم کو زکوٰۃ لینا جایز ہے اگرچہ وہ غنی ہو جسوقت کہ وہ اپنے تئین خالی کیا واسطے سکہانے علم کے اور سیکہنے اوسکے واسطے عاجز ہونے اوسکے کسب سے اور حاجت چاہتے ہے ضروریات کو پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ معلمین اور مدرسین اور طالب علمونکو زکوات لینا باوجود غنی ہونیکے جایز ہے پس صدقات نوافل اور طعام نیازات اونکو کیونکر نہ جایز ہوگا اور وجہ اوسکی یہہ ہے کہ معاش مدرسین کی جو ہوتی ہے یا تو سرکار سے مقرر ہوتی ہے یا بطور چندہ کے مسلمان جمع کرکے دیتے ہین یا کوئی امیر اونکو مشاہرہ دیتا ہے اگر سرکار سے اونکو مشاہرہ ملتا ہے وہ بیت المال مصرف زکواۃ ہے اگر بطریق چندہ ہے یا کوئی امیر انکو مشاہرہ دیتا ہے تو یہہ خیرات اور صدقات نوافل سے ہے پس مدرسین اور معلمین کو صدقات باوجود غنی ہونیکے مفروضہ اور صدقات نوافل سب کچھہ جایز ہے اور اوسکو وہ لوگ بخوشی قبول فرماتے ہین پہر طعام فاتحہ اونکو جایز کیون نہ ہوا تھا ان مگر فاتحہ مین کھانا ہوتا ہے نقدی نہین ہوتی شعر وللناس فیما یعشقون مذاہب مظاہر حق مین شرح حدیث لاتحل الصدقۃ لغنی الخ کی لکھتے ہین کہ مراد صدقہ سے اس حدیث مین زکواۃ ہے اور غنی کے تین قسم ہین ایک وہ غنی کہ زکوات اوسپر واجب ہو دوسرا وہ

که صدقه فطر اور قربانی اوسپر آوے نه زکوات سوم وه که سوال اوسپر حرام هووے نه صدقه جس شخص کے پاس قوت یکروزه هے زکوات لینا عمل بظاهر اس حدیث سے ممنوع هے اور نزدیک حنفیه کے عمل اون احادیث پر هے که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم صحابه کرام کو باآنکه صاحب قوت اور کسب قادر تھے مگر صاحب نصاب نهین تھے تا رحلت شریف زکواة عنایت فرماتے رهے پس حدیث لاتحل الصدقه ان احادیث سے منسوخ هے یا ماول اب حدیث سعد بن عباده کا حال بیان کیا جاتا هے که انهون نے اپنے والده مرحومه کے جانب سے براه صدقه باولی کهدا ے که آیا وه باولی کا پانی خاص فقیرون کا هی حق تها یا اغنیاء بهی اوسمین شامل تھے تخصیص فقرا کی حدیث سے مفهوم نهین اور الی الآن بهی یهی عادت جاری هے که جو کوئی لله باولی کهداتے هین تخصیص فقرا کی نهین کرتے بلکه فقرا اور اغنیاء سب اوس سے مستفیض هوتے هین علی الخصوص جو باولی یا حوض تحت مسجد هوتے هین سب اسی قبیل کے صدقات هین اور سبوچه وغیره مین پانی مسجد یا آبدار خانو مین رهتا هے یه سب ازقبیل صدقات هوتا هے پس اس قسم کے اغنیاء اغلبکه ایسے پانی سے استعمال وضو وغیره فرماتے هون یهان کچھ اقوال علماء سلف درباب طعام نیازات بیان کئے جاتے هین سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین مرقوم هے که شاه عبد العزیز صاحب جواب فتوے مین لکھے هین اگر فاتحه بنام بزرگے داده شود اغنیاء را خوردن دران جایز است

مولوی عبدالحکیم صاحب دہلوی کتاب جمال الملت والدین فی رد وہابیین مین لکھتے ہین ہمارے وقت کے علماء بالاتفاق لکھتے ہین کہ فاتحہ کے دو طریق ہین پہلا یہ کہ کہانے پینے سے فارغ ہوکر آیات قرآنی پڑہین جناب باریمین التماس کرین کہ خدا اسکھانیکا اجر فلانی میت کو پہونچا یہی عادت بزرگان حرمین شریفین مین ہے زادہما اللہ شرفا وتعظیما دوسرے یہ طریق ہے کہ آیات قرآنی پڑہین اور اتھا جناب کبریائی الٰہی مین کرین کہ الٰہی اس قرائت کا ثواب اور اس کہانیکا اجر فلانی میت کو پہنچا ایسے فاتحہ کا کہانا غنی اور فقیر سب کو جایز ہے اور اجر میت کو پہونچتا ہے انتہی ماثبتہ مسایل مین تحریر ہے شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در جامع البرکات مے نویسند طعامیکہ بہ نیت تصدق بہ فقرا از اموات بہ پزند جز فقیر را روا نبود چہ تصدق بر فقرا مے باشد وہمہ بہ مر اغنیا را آنچہ بہ نیت ضیافت مسلمین تیار کنند ہر کہ باشد غنی باشد خواہ فقیر چنانچہ در اعراس مشایخ در دیار ما متعارفست عام باشد فقرا و اغنیا را لا بد بد آنچہ فقرا و محتاجان خورند مورث ثواب خواہد بود وآنچہ غیر فقرا خورند خیر موجب عقاب نخواہد بود انتہی جاننا چاہیے کہ کلام شیخ جو مورث عقاب نخواہد بود ہے مقابل اور رد مین کلام اون لوگوں کے ہے جو کہ طعام فاتحہ اغنیا کو حرام اور زیادت در سمجھتے ہین نہ یہ معنی ہین کہ اغنیا کا کہانا بالکل ثواب نہووے جیسا ارشاد الٰہی ہوا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا یعنے

صفا اور مروہ عبادت گاہون الٰہی سے ہے جو شخص کہ حج کری یا عمرہ لاوے اوسپر گناہ نہین ہے کہ سعی صفا مروہ کرے پس اسکے یہہ معنی نہین ہین کہ سعی صفا مروہ مین کچھ ثواب نہین ہے بلکہ یہہ ارکان حج وعمرہ ہے بلکہ یہہ ارشاد اسواسطے ہوا کہ قبل اسلام صفا اور مروہ پر بتونکی پرستش ہوتی تھی جبکہ اسلام آیا مسلمانون نے سعی صفا اور مروہ بباعث عادت سابقہ کے مکروہ اور گناہ جانے اس باعث سے حق تعالےٰ نے اوسکی نفی کیا اور فرمایا کہ سعی صفا اور مروہ عبادت ہے اور گناہ نہین اور کتاب فتح الحق مین شرح برزخ سے منقول ہے ویکرہ لاھلہ اتخاذ الطعام للاقرباء وللاغنیاء الی ثلاثۃ ایام ویکرہ لھم اکلہ اما بعد ثلاثۃ ایام لایکرہ اتخاذ الطعام لمن مات لہ میت لالنزوحبر ولا علی سبیل الضیافۃ ولا یکرہ الاکل غیرالاغنی ولاللفقیر مل علی اللہ اوبیرسبل الیہ ترجمہ اور مکروہ ہے تیار کرنا کھانے کا واسطے اقربا اور اغنیاء کے تین دن تک اور مکروہ ہے اونکو کھانا اوسکا لیکن بعد تین دن کے مکروہ نہین تیار کرنا کھانے کا اوس شخص کو کہ جسکا کوئی مرا ہے نہ واسطے میت کے اور نہ علی سبیل ضیافت کے اور مکروہ نہین کھانا اوسکا نہ واسطے غنی کے نہ واسطے فقیر کے کہ دعوت اوس کھانیکی کیا جاوے یا اونکو بھیجا جاوے شاہ محی الدین دہلوی نے فصل الخطاب مین زاد الاخرۃ سے نقل کئے ہین اہل مصیبت را اتخاذ طعام براے فقرا تا سہ روز وخوردن اغنیان ازان مکروہ نیست اما ترتیب طعام براے اقرباء واغنیاء و

خوردن ایشان آنرا تا سه روز ایام مصیبت مکروہ است و بعد انقضاے سہ روز
عام ازین کہ براے ارواح موتی باشد یا بر سبیل ضیافت و ہمچنین در
خوردن آن غنی و فقیر برابر است کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان
فرستادہ شود مکروہ نبود چہ در تصدق باغنیاء نیز ثواب است الا ما
کم از ثواب تصدق بہ فقراء کذا فی شرح البرزخ و املا لی الفاخرہ
زیراکہ صدقہ موتی از قسم صدقات واجبہ نیست کہ مخصوص فقراء باشد
و سواے ایشان بدیگرے حلال نبود بل از تطوعات است کہ تصرف
آن بدیگران ہم جایز باشد اور دوسرے مقام پر باب طعام اعراس
مین لکھے ہین طرفہ اینست کہ مفرطان باین خیال خام در اجابت
دعوت چنین طعام بر بحر العلوم و سند العلماء و سید واعظ و مولوی
صفوی و دیگر علماء کم تظنون الخیر بلعنہ میزنند طعن بر ین علماء گذشتہ ناشی
از جہل مسایل دینی و مشر در کمال شوخی و بے ادبیست تعزیر بے
ادبی در مقدمہ شانزدہم حوالہ قلم گردیدہ است انتہی مراد صاحب
کتابکی بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی صاحب اور سند العلماء
سے شاہ عبد العزیز صاحب اور سید واعظ سے مراد مولوی سید
محمد علی مصطفے آبادی اور مولوی صفوی سے مراد قاضی ارتضا علی
رحمہ اللہ علیہم ہین پس اس تحریر سے صاف واضح ہوا کہ یہہ علماء
عظام سب طعام اعراس کھاتے اور دعوت قبول فرماتے
باوجہ دیکہ یہہ سب متمول اور ذی مقدرت تھے کتاب غنیمۃ
المستملی شرح منیۃ المصلی سے صاحب فتح الحق نقل کرتے
ہین ما رواہ الامام احمد بسند صحیح وابوداؤد عن عاصم بن کلیب

عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرائیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم وهو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع
من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ
داعی امرءۃ فجاء وجیئ بالطعام فوضع القوم فاکلوا و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملوک لقمۃ فی فیہ
ثم قال انی اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اهلها
فارسلت المرءۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت
الی البقیع اشتری شاۃ فلم اجد فارسلت بها
الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل الی بثمنها
فلم یجد فارسلت بها الی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اطعمیہ الاسارے فهذا یدل علی
اباحۃ صنع اهل المیت الطعام والدعوۃ الیہ کتاب
فتح الحق مین تحریر ہے مولانا قاضی الملک بدرالدولہ رحمۃ اللہ
علیہ تفسیر فیض الکریم مین شافعیہ کے کتب معتبرہ سے مسائل بیان
کرنیکے بعد فرماتے ہین اون مسائل کی نظیر بیان کرتے اور ہم
لکھتے ہین کہ میت کے نام سے فاتحہ کرنا نہے قربات سے ہوگا
کیا واسطے کہ قرآن شریف کے سورے پڑہکی اونکا ثواب
میت کو بخشنا اور میت کے نام سے فاتحہ کرنیکو عرف مین فاتحہ
کہتے ہین اوسکے ساتھ کبھی شیرنی یا میوہ یا کھانا اپنے حسب حال تیار
کرکے کھلاتے ہین اور بانٹتی ہین اور اموات کے لئے دعا مانگنا

اور اونکے نام سے صدقہ دینا باالاتفاق اہل سنت وجماعت کے مذہب
مین قربات سے ہے جب دعا کرنا اور کہلانا قربات سے ہوا تو اوسکی نذر
بھی صحیح ہوی اوسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کہانا جسکو کھلانیکی یا تقسیم
کرنیکی نیت کریگا تو اوسیکو کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ شخص غنی یا نادر کے
عیال مین ہو اور فاتحہ کا کہانا فقرا اور مساکین کو جو کھلاوے
تو اوسمین اجر ہے سو یہہ بات نہین بلکہ اغنیا کو بھی بطریق صدقہ یا ہدیہ کے
دینیمین اجر ہے اگرچہ فقرا اور مساکین کو کھلانے مین ثواب بڑہکر ہے
انتہی کلام سے قاضی بدر الدولہ کے جو صلحاء وقت سے تھی نمونہ اونکی
صلاحیت کا اونکے خلف مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مرافعہ صدر
سے ظاہر ہے کئی تصریحات ظاہر ہوے اول یہہ کہ طعام فاتحہ کا
کھانا اغنیا اور فقرا کو جایز ہے دوم یہہ ہے کہ طعام فاتحہ کا کھلانا
جن لوگونکو نیت مین ہوا اونہین کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ غنی اور عیال نا
کے ہون پس یہان قبل از تیاری طعام اسما دعوتی اغنیا یا فقرا کے
تجویز کئے جاتے ہین پس لازم ہوا کہ اونہین کو طعام فاتحہ کھلایا جاوے
کہ جنکے کھلانیکی نیت کئے گئی ہے تیسرا یہہ کہ غنی کو بھی کھلانیمین اجر ہے
جیسا کہ اور علماء نے بھی اوسکی تصریح کئے جیسا کہ اوپر گذری پس
ایصال ثواب میت کو غنی کے بھی کھلانے مین متحقق ہے چوتھا یہہ
ہے کہ طعام فاتحہ کی اگر نذر کرین اوسکا ایفا بھی ضرور ہے فللہ درہ
پس اس سے جواب اون اقوال کا ہوا کہ جو بعضے لوگ نذر اولیا کو
حرام کہتے ہیں اور بعضی اطلاق کفر بھی کرتے ہین اور دلیل اونکی یہہ
ہے کہ نذر خاص عبادت الہی ہے غیر کے واسطے حرام یا کفر ہے

یہہ قول اونکا بلا تدقیق ہے اسواسطے کہ عوام الناس کے نزدیک نذر و نیاز کے معنی ایک ہے یعنے عوام الناس نذر اور نیاز مردو بمعنے ایصال ثواب استعمال کرتے ہین بلکہ لوگ لفظ نذر مین اداب خدمت اولیاء اللہ سمجھتے ہین یعنے لفظ نذر عرفاً اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو بادشاہونکو گذرانے جاتی ہے اور بعضی اہل لغت بھی نذر کے یہہ معنی سوائے معنی نذر شرعی کے لکھتے ہین پس اسوقت بین نذر اولیاء مین نہ حرمت ہے اور نہ استعمال لفظ نذر اس جا سے موجب کفر ہے اور نذر شرعی وہ ہے کہ عبادت حق تعالی مثل صدقہ اور صوم یا نماز جو واجب نہو اپنے پر مقرر جیب کرے مگر کوئی شخص اس قسم سے نیت نہین کرتا اور یہہ نہین کہتا کہ صدقہ سے مراد ہماری عبادت اولیاء اللہ ہے بلکہ اس قسم کا گمان کرنا ہے مسلمانکے حق مین سوء ظن ہے کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام اہتمام پر لکھتے ہین کہ اعتقاد امور قلبیہ سے ہے اوسکا علم علم غیب پر موقوف ہے اور ہم اوسکی تجسس کے شرعاً ماموز نہین حدیث ہلا شققت قلبہ اسپر دلیل ہے پس عوام کے حق مین یہہ آپکا سوء ظن ہے بہرحال ہم کہتے ہین معترض صاحب نے عوام کی نذر و نیاز جو فہم کیا کہ عوام کا اعتقاد بہ امید حل مشکلات اور غیر اللہ سو معترض صاحب کی خوش فہمی ہے انتہی صحیح بخاری مین حدیث وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لم اومران انقب عن قلب الناس ولا اشق بطونہم یعنے مجھے حکم نہین ہے کہ مین آدمیونکے قلب مین سوراخ کرون اور نہ یہہ کہ اونکے شکمونکو چیرون شاہ محی الدین ویلوری فصل الخطاب مین لکھے ہین انچہ مولوی دہلوی در

باب دوم صراط مستقیم نقل کر آورد کہ در خوبی نذر و نیاز تشکیک بیست و آنچہ پیش
بزرگان و امراء میبرند را نذر میگویند بمعنی ہدیہ است نہ بمعنی عبادت و امام ربانی
در بعضے مکتوبات خود فرمودہ اند کہ نذر شما رسید درین امر مطاعن طرفین
بر بزرگان از جانبین منجر از دانی و مشعر از امر نفسانی است انتہی عین الحیات
مین تحریر ہے شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین و نذر را اولیاء اللہ برائے
قضاء حوائج معمول و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت ان سپے نہ بردہ اند
و آنرا بر نذر خدا قیاس کردہ حکم بر آوردند کہ اگر نذر بالاستقلال برائے
آن ولی است باطل و اگر برای خدا است و ذکر ولی برائے مصرف
است صحیح است لیکن حقیقت نذر آنست کہ اہداء ثواب الطعام و انفاق
و بذل مال بروح میت کہ امر یست مسنون و از روے احادیث ثابت
ما ورد فی الصحیحین حال ام سعد وغیرہا این نذر مستلزم مے شود
پس حاصل این نذر آنست اف ششت قلمت مثلا اہل عن ثواب
ہذہ النقد الی روح فلان و ذکر ولی برائے تعیین عمل منذور
است نہ برائے مصرف و مصرف این نذر نزد ایشان از اقارب
و ہمطریقان و اشبال فی الکہ ہمین مقصود نذر راست و حکمہ انہ صحیح
یجب الوفاء لانہ معتبرۃ فی الشرع آری اگر آن ولی را حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند این عقیدہ منجر بشرک
و فساد مے گردد لیکن این عقیدہ چیزے دیگر است و نذر چیزے
دیگر انتہی اور فتح الحق مین تحریر ہے و مولوی رفیع الدین صاحب
علیہ الرحمہ در رسالہ نذور مے نگارند و لفظ نذر اینجا مستعمل مے شود
نہ بمعنی شرعی است چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگان مے برند

نذر و نیاز سے گو نیند انتہی علماء مکہ نے جو ابن عبد الوہاب نجدی کے لکھین
ہین بیان کیا جاتا ہے واما ما یقولون هذا نذر النبی فلان اندر الولی
فلیس بنذر شرعی ولا داخل فی النهی ولیس فیه
معنی النذر الشرعی ما یهدی الی الاکابر فیقال نذر لها
وهذا الجاهل لا یعرف معانی الالفاظ ولا یمیز بین المعانی
اللغویة والشرعیة ویتشوق الدین ویخترع انتهی کذا فی
سیف الجبار ترجمہ لیکن لوگ جو کہتے ہین کہ یہ نذر نبی کی اور نذر ولی کی ہے
یہ نذر شرعی نہین اور نہ داخل ہے منع مین اور نہ اسمین معنی نذر شرعی
کے ہین جو چیز کہ بزرگو نکے پاس پہنچی جاتی ہے اوسکو نذر کہتا
ہے پس یہ جاہل معنی الفاظ کو نہین پہچانتا ہے اور تمیز درمیان معانی
لغویہ اور شرعیہ کے نہین کرتا اور دین مین جرأت کرتا ہے اور اختراع
کرتا ہے کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے شاہ ولی اللہ نے انفاس
العارفین مین اپنے والد کے حال مین لکھا ہے حضرت ایشان مے فرمودند
کہ فرما دبیک را مشکلے پیش آمد نذر کرد کہ بار خدایا اگر این مشکل بسر آید
اینقدر مبلغ بحضرت ایشان ہدیہ دہم آن مشکل مندفع شد و آن از خاطر
او رفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب این
امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفتہ فرستادم کہ این بیماری
بسبب عدم وفاء نذر است اگر اسپ خود را میخواہے نذرے کہ در فلان
محل التزام نمودہ بفرستد مے نادم شد و آن نذر فرستاد ہمان ساعت
اسپ او شفا یافت اور بھی وسی کتاب مین ہے این فقیر از یاران کہ
حاضر واقعہ بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشان در قصبہ ڈاسنہ

بزیارت مخدوم اللہ دیہ رفتہ بودند و شب ہنگام بود و دران محل
فرمودند مخدوم ضیافت ما میکنند و میگویند کہ چیزے خوردہ روید
توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاران غالب
آمد آنگاہ زنے برآمد طبق برنج و شیرینی برسر و گفت کہ نذر کردہ
بودم کہ اگر زوج من بیاید ہمان ساعت این طعام پختہ بہ نشینندگان
درگاہ مخدوم اللہ دیہ رسانم درین وقت آمد ایفاء نذر کردم و
آرزو کردم کہ کسے آنجا باشد کہ تناول کند اور یہی اوسی کتاب
مین حضرت میر ابو العلے کے ذکر مین کہ اونکے پیر و نمین سے
تھے لکھا ہے کہ بمزار فایض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی
قدس سرہ متوجہ ہے بودند و ازان جناب دلربائیہا یافتند
و فیضہا گرفتند استماع افتاد کہ خانگیان ایشان بسبب کسلے کہ عارض
میر ابو العلے شدہ بود بان مزار یک روپیہ و یک چادر نیاز
فرستادہ بودند حضرت امیر را ازان اطلاع نبود در روزے
بان مزار متوجہ بودند کہ از درون ندا آمد کہ اینقدر از خانہ شما نیاز
آمدہ است و برائے صحت فرزند شما و خواہش فرزند دیگر کردہ اند
و آن ملتمس مقبول است شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ
مین لکھا ہے یعنی امامت کہ در اولاد امیر علیہ السلام باقی ماندہ
و یکے مر دیگر را وصی آن میساختند ہمین قطبیت ارشاد و نسبت
فیض و لایت بود لہذا التزام این امر کافہ خلایق از ائمہ اطہار صریحی
نشدہ بلکہ یاران چیدہ و مصاحبان برگزیدہ خود را بان فیض خاص
مشرف میساختند و ہر یکے را بقدر استعداد داد باین دولت

سے نواختند اور بعد تھوڑے سے کلام کے لکھا ہے و نیز از ین است کہ حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان مے پرستند و امور تکوینیہ را وابستہ بایشان مے دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نیاز بنام ایشان رائج و معمول گردیدند چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است اور دوسرے مقام پر سیف الجبار مین تحریر ہے مولوی رفیع الدین صاحب نے اسرار المحبت مین لکہا ہے المحبۃ مع الاحیاء الحاضرین نافعۃ عاجلا واجلا واما مع الاموات فنافعۃ فی الآجل بشرط الاہلیۃ والایمان واما فی العاجل فبشرط دوام التوجہ وتخلیۃ القلب عنہ فی الخلوات ودوام ذکرہ وکثرۃ الالتذاذ بالصحبۃ الروحیۃ لہ والبر معہ بارسال الثواب والاحسان الی اہلہ فتلک تنتج انما تفتح باب الولایۃ وتعطی منفعۃ ترجمہ محبت زندون حاضرین کی ساتھ یعنے جو اولیاء اللہ ہین نافع ہے آخرت اور دنیا مین لیکن محبت اون اولیاء اللہ سے جو اس عالم سے پردہ فرماتے ہین پس نافع ہے آخرت مین بشرط اہلیت اور ایمان کے لیکن نفع اونسے دنیا مین پس شرط کیا جاتا ہے دوام توجہ اور خالی کرنا دل کے خلوتون مین اور ہمیشگی ذکر اونکی اور بہت پکارنا اونکو اور صحبت روحی اونکی ساتھ رکہنا اور نیکی کرنا اونکے ساتھ پہونچانا ثواب کے اور احسان کرنا اونکے اہل و عیال کے ساتھ پس یہہ کام بہت فضیلت اور منفعت دیتے ہین عقد ثمین فی فضائل البلد الامین مین جو شیخ احمد بن شیخ محمد الصرادی رحمۃ اللہ سے ہے بیانمین قبر سیدتنا خدیجۃ الکبرٰیؓ کے تحریر ہے قال المرجانی و قبرھا بمکۃ غیر معروف الا ان بعض الصالحین راہ فی المنام او کشف لہ بالقراب

من الشعب عند قبر الفضيل بن عياض وقد وجدت عليها حجر
مكتوب سنة سبعمائة وتسعة وعشرين وبنيت عليه قبة كبيرة
وتابوت خشب وبعض الوزراء بعث بكسوة البدن مزركشة
بالقصب قال القرشي رحمة الله عليه ولا كان ينبغي تعيين
قبرها على الامر المجهول قلت بل تعيينه فيه خير كثير احدهما انه
في كل شهر يعمل لها قراءات عظيمة وسماع حضرة لطيفة ويجتمع
اهل السنة هناك ويقرء الموالد النبوية وتفوح الروائح ويجتمع السو
وتشرق عليهم ببركتها الانوار الالهية وكل ذلك والناس
يجتمعون عند ضريحها المعطر مثل الصدقات و
لظهر الله سبحانه وتعالى عليهم اسرار عظيمة قال وفي
القطب الشعراني سيدي عبد الوهاب رضي الله عنه
اخذ علينا العهود ان لا نتعرض ولا ننكر ابدا على ليالي الاولياء
وموالدهم التي تعمل لهم كل شهر او كل سنة ولقد كنت ارى
سيدي احمد بدوي رضي الله عنه ومعه جريدة خضراء
وهو يدعو الناس من سائر الاقطار الى حضور مولده
والناس خلفه ويمينه وشماله وقال واخبرني شيخي الشيخ محمد
الشناوي رضي الله عنه ان شخصا انكر حضور مولده
فسلب الايمان فلم يكن فيه شعرة تحن الى دين الاسلام
فاستغاث بسيدي احمد البدوي رضي الله عنه فقال
بشرط ان لا تعود فقال نعم فرد عليه ثوب ايمانه ثم قال
وماذا تنكر علينا قال اختلاط الرجال والنساء فقال له سيدي

احد ذالک واقع فی الطواف ولم ینکرہ احد ولم یمنع منہ تم
قال وعزۃ ربی ما عصی احد فی مولدی الا وقاف و
حسنت توبتہ واذا کنت ادعوا الوحوش والسمک فی البحار
من بعضہم انیغر لی اللہ عزوجل عن جمایتہ من یحضر فی
مولدی ففتنہ حینئذ انتہی فایدہ جاننا چاہیے کہ اس دیار مین
جس تقریب اولیاء اللہ کو عرس کہتے ہین اوس تقریب کو عرب مین مو
لود کہتے ہین ترجمہ کہا مرجانی نے اور قبر سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ
عنہا کی مکہ مین مشہور نہین ہے مگر بعضے صالحین نے قبر کو اونکے خواب مین
دیکہا یا اونکو کشف ہوا کہ قبر شریف سیدہ خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا
کی نزدیک شعب کے قریب قبر فضیل بن عیاض کے ہے حجر مکتوب سنہ
ساتھ سو اٹہیس برس بنایا گیا اور بنایا گیا اونکی قبر شریف پر قبہ کبیر
یعنے گنبد بلند اور صندوق چوبی اور بعضے وزراء نے لباس پر تکلف
صندوق قبر شریف کے واسطے بہیجے کہے قرشی رحمۃ اللہ تعالے نے اور
سزاوار نہین تہا تعین قبر خدیجۃ الکبری امر مجہول پر مین کہتا ہون بلکہ تعین
کر نہین خیر کثیر ہے ایک یہہ ہے کہ ہر ماہ مین اونکے واسطے قراءت
عظیمہ کئے جاتے ہین اور چراغہاے لطیف لگائے جاتے ہین اور اہل
مکہ اوسجا سے جمع ہوتے ہین اور قراءت مولد نبوی اوس جلسے کئے
جاتے ہین اور خوشبوی شایع ہوتی ہے اور ظاہر ہوتے ہین برکت
سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اہل مکہ پر انوار الہیہ اور ہر یہہ امر
ہوتا ہے اسوقت ہین کہ لوگ نزدیک قبر شریف اونکے ساتھ خرچ
کرنے صدقات کے جمع ہوتے ہین اور اونپر اسرار عظیمہ ظاہر ہوتے

ہین کہ ہے ولی نعمت ہمارے قطب شعرانی سیدی عبدالوہاب رضی اللہ
عنہ ہم سے عہد لیا گیا ہے اس امر کا کہ ہم انکار اور تعرض نہ کرین
اولیاء اللہ اور موالد یعنے اعراس جو اونکے ہر ماہ یا ہر سال ہوتے ہین
کبھی نکرین اور مین سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ
اونکے پاس ایک سبز شاخ تھی اور وہ تمام اقطار زمین سے اپنے مولود
یعنے عرس مین حاضر ہونے واسطے بلاتے تھے اور لوگ پیچھے اور
داہنے اور بائین طرف اونکے رہتے کہے اہون نے کہ خبر دی مجھے
شیخ الشیخ محمد الشناوی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے سید احمد
بدوی کے عرس مین حاضر ہونیکو انکار کیا پس اوسکا ایمان سلب ہوا
پس ایک بال بھی اوس شخص کا باقی ایسا نہین رہا کہ وہ دین اسلام
کیطرف مائل ہووے پھر اوسنے سید احمد بدوی کے طرف فریاد
کیا اونہون نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ پھر ایسا کام نکرنا اوس شخص نے
کہا کہ ہان پھر نہین کرونگا پس اوس شخص پر لباس ایمان پھیرا گیا
پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے ہم پر انکار
کرتے ہو اوس شخص نے کہا کہ اسواسطے کہ عرس مین عورتین اور مرد
ایک جا ہوتے ہین پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ امر یعنے ایکجا ہونا مردون اور عورتون کا طواف مین بھی ہوتا
ہے اور کوی اوسکو برا نہین سمجھتا اور کوی اوس سے منع نہین
کرتا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے بزرگی
میری پروردگار کی کہ نہین گنہ کیا کوی شخص میرے عرس مین مگر
وہ توبہ کیا اپنے گناہ سے اور توبہ اوسکی مقبول ہوی اور جبکہ

مین جانوران وحشی اور ماہی دریای کو بلاتا ہون اور اونکو ایک سے
دو سہر پیچے نقصان سے نگاہ رکہتا ہون کیا مجہے حق تعالی عاجز کریگا
کہ جو شخص میرے عرس مین حاضر ہووے مین اونکی نگہبانی کردون
اس قسم کا حال سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسموع ہوا کہ ایام سکونت
مدینہ طیبہ کے جو وقت عرس مبارک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہونچا
ایک ساکنین سے مدینہ طیبہ کے یون فرماتے کہ آج وہ روز ہے کہ حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم مدینہ کو ارشاد فرمائے مین لکہا کہ
وہ کیا ہے انہون نے کہا کہ ایک عالم ہین کہ اونکی عادت تہی کہ
بروز عرس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضرت کی زیارت
کو حاضر نہین ہوتے بلکہ بروز دوم حاضر ہوتے اور اونکے تلامیذ
اور اتباع بہی ایسا ہی کرتے ایک سال جب عرس حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کا پہونچا شب عرس شریف مین وہ عالم خواب مین حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوے اور حضرت نے اون عالم
سے پوچہے کہ تم کیون نہین ہمارے عرس مین حاضر ہوتے ہو انہون
نے کہا کہ حضرت بعضے لوگ اس موقع مین آتش بازی جلاتے ہین
حضرت نے اون عالم کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا مرتبہ حق تعالی کے پاس
اتنا بہی نہین ہے کہ ہمارے زائرین کی حق تعالی کے پاس سفارش
کرین اور اونکے گناہین حق تعالی سے معاف کرائین ایسا ہی شہر
ربیع الاول مین تقریب مولود سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی مدینہ طیبہ مین بہت تکلف سے ہوتی ہے اور اسمین سب علمار
او رصلحاء مدینہ طیبہ اور اہل خدمات مثل قاضی اور مفتی اور بادشاہ

وغیرہ اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت جمع رہتے ہین اوس مجلس مین
بیان میلاد مبارک اور حال رضاعت اور احوال معراج مبارک
ہوتا ہے پھر شیرنی یا حضر ماسب اہل مجلس مین تقسیم اور اہل مقدرت
اور غیر اہل مقدرت سب اوس شیرینی کو برکت جان کر لیتے ہین
کہ ہذا برکتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے اور اولیاء اللہ کا بھی عرس مدینہ منورہ مین اسی قسم سے
ہوتا ہے خصوصاً سلطان الاولیاء سید المحبوبین سیدنا غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس بہ تکلف تمام اور بکثرت ہوتا ہے
جانا چاہیے کہ جہان اعراس بزرگان دین کے ہوتے ہین کوئی ایسا
عرس نہین کہ سب فقراء جمین رد ہووین اور اغنیاء کے سوا ے
ایک فقیر بھی نہ کھاوے اور نہ کسیکا ایسا دعوی صحیح ہے کہ ہم
کسی فقیر کو رد نہین کرتے بلکہ سب جا ے اہتمام رہتا ہے اور اپنے
اندازہ طعام کے موافق فقراء اور اغنیاء کو سرکوئی کھلاتا ہے اور
یہہ امر کچھہ ناجایز نہین اور نہ ناخوشی ارواح بزرگونکا موجب ہے
اسواسطے کہ اگر اندازہ طعام کے موافق اہتمام نکیا جاوے تو
بہت سے دعوتی لوگ بہوکے واپس ہوجاوینگے اور کھانا بے
دعوتی لوگ کھالیوین گے پس نہ شرع یہہ کہتی ہے کہ کھانا اپنا سب
فقراء حاضرین کو کھلادو اگرچہ اہل دعوت کو کافی نہو اور نہ بزرگونکی
اوسمین رضامندی ہے کہ اہل دعوت بہوکے پلٹ جاوین اور فقراء
حاضرین سب کھالیوین قد تمت فصل الاول من سبیح
الاستقام فی فضایل عرس سید الانام واولیاء اللہ

الکرام صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ ماتکررت الدہور والایام من تصنیف انیف وتالیف لطیف عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر یعنے حضرت مولانا مولوی مفتی مسیح الدین خان دام اقبالہ مفتی اول بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ عن الفساد ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار فصل دوم بیان مین اصلیت تعین روز وتاریخ فاتحہ وعرس سید الانبیاء در اعراس اولیاء اللہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ سبحانہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی حق تعالی اس آیہ کریمہ مین حال معراج شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ حق تعالی کہ اپنے بندہ خاص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرایا شب مین سیر حضرت کا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اس کریمہ سے ثابت ہے پھر مسجد اقصی سے مقام قاب قوسین تک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے شب معراج مین حضرت کو جو مقام قاب قوسین اور قرب الہی کا عنایت ہوا اس مقام مین حضرت خاص ہین کہ ایسے مقام مین کسی نبی الوالعزم کو شرکت نہین اور اسی مقام سے دوسری آیت مین حق تعالی تصریح فرمایا ورفع بعضہم درجات یعنے حق تعالی بعضے نبی کے درجات کو بلند فرمایا اولیاء امت مرحومہ

بھی بہ تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شمہ اسی مقام سے
فیضاب ہوتے ہین اور شب معراجکی برکات اور انوار اہل باطن
پر ظاہر اور مکشوف ہر سال مین ہوتے ہین اور عادت الٰہی جاری
ہے کہ جس روز کوئی امر عنایات اور تفضلات کا کوئی اپنے بندۂ
خاص پر کرے پھر آثار اوس امر تفضلات الٰہی کے اوس روز و
تاریخ مین ہر سال رہتے ہین اور وہ روز و تاریخ بباعث اوس تفضلات
خاص سے اور ایام پر فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ روز جمعہ اور عاشورہ
کے فضیلت مین حدیث وارد ہے کہ اوسمین توبہ آدم علیہ السلام
کی مقبول ہوی ہے اور نجات کشتی نوح ہوی اور نجات موسیٰ
علیہ السلام کو فرعون سے حاصل ہوی پس ایسے امورات ایک
بار اوسدنمین حاصل ہونیکے باعث سے تا قیام قیامت اوسدنکے
انوار اور برکات باقی ہین اور رہینگے اور باعث ظہور انوار
اور برکات کے شب معراج مین مشایخین شب بیداری فرماتے
ہین ایسا ہی اولیاء اللہ یون تو بہ تبعیت آنحضرت کی ہر شان اور
ہر حال مین ترقیات مقامات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ حدیث مین
وارد ہے الصلواۃ معراج المومنین یعنے صلوات معراج مومنین
ہے یعنے حالت نماز مین مومنین کاملین جو اولیاء اللہ ہین اونکو عروج
روحی مقام قربت الٰہی بہی ہوتا ہے ایسا ہی ہر عبادت فرایض اور
نوافل مین اونکو ترقیات مراتب حاصل ہوتے جاتے ہین جیسا کہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ ہمیشہ ہی کہ بندہ میرا قرب نوافل سے
یہان تک کہ مین اوسکی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہون کہ وہ

میرے ہی ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ دیکھتا ہے بلکہ اونکو ہر آن وہر زمان ترقی حاصل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ محو ذات الٰہی مین رہتے ہین اور صلواۃ دائمی اولیاء اللہ کے نزدیک اسیکا نام ہے اور ترقی تمام اور وصال ملک علام بوجہ اکمل اسوقت مین اونکو حاصل ہے جبکہ اونکی روح پاک اس قالب عنصری سے بجانب عرش معلا عروج فرماتی ہے اور یہی معراج کامل اولیاء اللہ کا ہے جیسا کہ حدیث شریف ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کئے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان ولا تزال یقال لہا ذالک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذالک حتی تنتہی الی السماء التی فیہا اللہ ترجمہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میت کے نزدیک ملایکہ قابض ارواح حاضر ہوتے ہین پس اگر مرد صالح ہو پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ نکل تو اے نفس پاک کہ تھی تو جسد پاک مین نکل تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت کے اور رزق اور پروردگار کے کہ جو تجھپر غضب نہین کیا ہے پس ہمیشہ اسکو یہ بات کہے جائیگی یہانتک کہ وہ نکلے گی پھر اوسکا عروج آسمان تک ہوتا ہے پس آسمان کا دروازہ کشادہ اوسکے واسطے

ہوگا پس پھر کہا جاویگا کہ یہہ کون ہے پس فرشتے اوسکو کہین گے
کہ فلان شخص ہے پس کہا جاویگا مرحبا ہو نفس پاک کو کہ وہ جسد
پاک مین تھا داخل ہو تو محمود اور خوش ہو تو ساتھہ راحت اور رزق
اور پروردگار کے کہ تجہپر غصہ نہین کیا پس ہمیشہ اوسکو ایسا کہا جاویگا
یہان تک کہ پہونچتی ہے روح اوس اسمان پر کہ تجلی خاص حق
تعالی کی ہے ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے
فرمایا اذا خرجت روح المومن تلقاها ملکان یصعدانها
قال حماد فذکر من طیب ریحها و ذکر المسک قال و یقول
اهل السماء روح طیبة جائت من قبل الارض صلی الله
علیک و علی جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم
یقول انطلقوا به الی آخر الاجل ترجمہ جسوقت نکلتی ہے روح
مومن کی ملاقات کرتے ہین اوس روحکو دو فرشتے کہ اوسکو
عروج کرتے ہین کہے حماد راوی حدیث نے کہ ذکر فرمائے
حضرت نے خوشبوئی سے اوسکی اور ذکر فرمائے مشک کو
کہے راوی اور کہتے ہین اسمان والے کہ روح پاک آئی ہے
جانب سے زمین کے رحمت کاملہ نازل کرے اے روح
تجہپر اور تیرے جسد پر کہ تو اوسکو آباد کرتی ہے پہر اوس روحکو
پروردگار کے طرف لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماویگا کہ اوس
روح کو لیجاو مقام قبر اور برزخ مین آخر مدت حشر تک ایضاً
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد اور نسائی روایت کئے ہین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حضر المومن
اتت ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ
مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان
فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضھم بعضاً حتی
یاتو بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ھذہ الریح التجاء
من الارض ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جسوقت کہ وقت موت مومن کا پہونچتا ہے فرشتے رحمت کے اوسکے
نزدیک اطلس سفید لاتے ہین پھر کہتے ہین کہ نکل تو اے روح کہ
توبھی خوش ہے اور پروردگار بھی تجھسے خوش ہے طرف راحت
اور رزق کے اور طرف پروردگار کے جو تجھپر غصہ نہین کیا پھر
نکلتی ہے روح مانند نہایت خوشبوئی مشک کے یہانتک کہ
فرشتے ایک کے بعد ایک اوس روحکو دست بدست لیتے ہین حتے
کہ اوس روحکو آسمانکے دروازونکے پاس لاتے ہین پھر فرشتے
کہتے ہین کہ کیا خوشبوئی ہے کہ تمہارے پاس زمین سے آئی
ہے ایضاً براء ابن عازب سے امام احمد روایت کرتے
ہین ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال
من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان
وجوھھم الشمس معھم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من
حنوط الجنۃ حتی یجلسو منہ مد البصر ثم یجیی ملک الموت
علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتھا النفس الطیبۃ
اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج کما تسیل

القطرۃ من السقاء فیاخذھا فاذا اخذھا لم یدعوھا فی یدہ طرفۃ عین حتی یاخذوھا فیجعلوھا فی ذالک الکفن وفی ذالک الحنوط وتخرج منھا کاطیب نفحۃ مسک وجدت علی وجہ الارض قال فیصعدون بھا فلا یمرون یعنی بھا علی ملاءمن الملائکۃ الا قالوا ماھذا الروح الطیب فیقولون فلان ابن فلان باحسن السماء التی کانو یسمونہ بھا فی الدنیا حتی ینتھوا بھا الی السماء الدنیا فیستفتحون لہ فیفتح لھم فیشیعہ من کل سماء مقربوھا الی السماء التی تلیھا حتی ینتھی بہ الی السماء السابعۃ فیقول اللہ عزوجل اکتبو کتاب عبدی فی علیین واعیدوہ الی الارض فانی فیھا خلقتھم وفیھا اعیدھم ومنھا اخرجھم تارۃ اخری

ترجمہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تحقیق کہ بندہ مومن جسوقت کہ دنیا سے علحدگی مین ہوتا ہے اور متوجہ آخرت ہوتا ہے اوسکے طرف آسمان سے فرشتے روشن صورتوںکے نازل ہوتے ہین کہ چہرہ اونکے مثل آفتاب ہوتے ہین اونکے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبوئی ہوتی ہے یہان تک کہ وہ فرشتے تادرازی نظر بیٹھتی ہین پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اوسکے سر کے نزدیک بیٹھتے ہین اور ملک الموت کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل تو طرف بخشائش اور رضامندی اللہ کے حضرت فرماتے ہین کہ نکلتی ہے روح اوس بندۂ مومن کی اور بہتی ہے جیسا کہ قطرہ مشک سے بہ آسانی اور سہولت نکلتا ہے پھر اوس روحکو ملک الموت لے لیتے ہین پھر جبکہ ملک الموت اوس روحکو لے لیتے ہین وہ فرشتگان نورانی صورت ملک الموتکے

ہاتھ مین ایک لمحہ بھی نہین چھوڑتے ہین کہ ملک الموت کے ہاتھ سے اوس
روحکو لیکر کفن جنت اور بخور جنت مین رکھہ دیتے ہین پھر اوس روح سے
نہایت عمدہ خوشبوئی مشک کی نکلتی ہے پھر حضرت فرماتے
ہین کہ وہ فرشتے اوسکو لیکر آسمانون پر چڑھتے ہین پس کوئی جماعت
فرشتون سے اوس روحکو گذر نہین کرتے مگر وہ جماعت فرشتونکی
کہتی ہے کہ کون یہہ خوشبو روح ہے پھر فرشتگان ہمراہی کہتے
ہین کہ فلان ابن فلان جو اوسکا بہتر نام دنیا مین تھا یہان تک کہ
کہ آسمان اول پر اوس روحکو لیجاتے ہین پس کہلتا ہے دروازہ
آسمان اول کا اوس روحکے واسطے فرشتے چاہتے ہین پھر دروازہ
آسمان کا اوس روحکیواسطے کہولا جاتا ہے پھر جب آسمان اول
پر جاکر دوسرے آسمان پر جانا چاہتے ہین آسمان اول والے
فرشتے آسمان دوم تک اوس روحکو پہونچانے کو ہمراہ آتے
ہین ایسا ہی ایک آسمانسے دوسری آسمان تک فرشتے پہونچانیکو
آتے ہین یہان تک کہ وہ فرشتے ساتوین آسمان پر اوس روح کو
لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی کتاب علیین
مین لکھو کذا فی مشکواۃ المصابیح بشری الکئب بلقاء الحبیب
مین مذکور ہے عن ابن حبان بن الاسود قال الموت
جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ترجمہ مروی ہے ابن حبان
بن الاسود سے انہون نے کہا کہ موت پل ہے کہ وہ دوست کو دوست
کیطرف پہونچاتی واخرج البیھقی عن مجاھد فی قولہ ان الذین
قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان

لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون قال ذالک عند الموت ترجمہ روایت کیا بیہقی نے مجاہد سے نے تفسیر مین قول خواتعالے کی تحقیق کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر استقامت اوسپر کرتے ہین نازل ہوتے ہین اونپر فرشتے یہہ کہ کچھہ خوف اور غم مت کرو اور خوش ہو تم ساتھہ اوس جنت کے کہ تم وعدہ کئے ہو مجاہد نے کہے کہ یہہ قول حق تعالی اونکو بوقت موت کہا جاویگا و اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد عن الآیۃ قال ان لا تخافوا مما تقدمون علیہ عن امر الموت وامر الاخرۃ ولا تحزنوا علی ما خلفھم من الدنیا من ولد واھل ودین فاستخلفکم فی ذالک کلہ ترجمہ روایت کیا ابن حاتم مجاہد سے اس آیت کی تفسیر سے کہے مجاہد نے ارشاد الہی اون لوگونکو ہوتا ہے کہ مت خوف کرو تم اوس چیز سے جو تمکو پیش آنے والی ہے موت اور امر آخرت سے اور مت غمگین ہو اوس چیز پر جو بھی چھوڑ رہے ہے امر دنیا سے اولاد اور اہل سے یا قرض سے کہ مین تمہاری حفاظت اون تمام امورات مین کرونگا انتہالیس جو ان احادیث سے اعزاز اور اکرام ملایکہ کا اور تعریف اور توصیف ملایکہ کی اور بشارتین انواع واقسام سے حاصل ہونا اور قرب الہی کا مرتبہ کمال مومنین جو بعد رحلت کے ثابت ہے وہ مومنین کاملین اولیاء اللہ ہین اونکے طفیل مین عجب نہین ہے کہ ہم گنہ گاران امت بہی اس فضل عمیم مین شامل ہون ؎ شنیدم کہ در روز امید وبیم ؎ بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم ؎ خصوصا قول ابن حبان

کا موت پل ہے کہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے بلکہ دوست
ایسا تصور مثال مین کیا جاوے کہ دنیا مین ایسا کوئی دوست نہوا اور اسکے
وصال مین کسطور لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے مثل دولہ اور
دولہن کے موت مین اولیاء اللہ کو وصال حق حاصل ہوتا ہے
اور موافق اس مضمون کے حدیث بھی وارد ہے ترمذی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین احوال سوال منکر و نکیر کا
جو میت سے ہوتا ہے مذکور ہو کر بعد اوسکے یہہ ہے
ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم
فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب
اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذالک کذا فی المشکوٰۃ
ترجمہ پھر روشنی کیا جاتی ہے میت کیواسطے اوسکی قبر مین پھر کہا جاتا
ہے اوس میت کو کہ سو جا پس کہتا ہے وہ میت کہ مین اپنے اہل
وعیال مین پلٹ کے جاتا ہون تاکہ اونکو اپنے حال سے خبر دون پھر
کہتے ہین وہ دو فرشتگان منکر و نکیر کو کہ سو جا تو مانند سونے دولہن
کے جو نہین بیدار کرتا ہے اوسکو مگر وہ کہ سب اہل سے وہ اوسکے
طرف دوست ہے یعنے دولہ ہے دولہن کو بیدار کرتا ہے کہ وہ
سب اہل واقربا سے دولہن کیطرف دوست زیادہ ہوتا ہے
پس وصال مجازی جو فیما بین دولہ دولہن ہے نمونہ وصال حقیقی
ہے جو فیما بین مومنین واصلین اور حق تعالی کے ہے اسی باعث
سے جو تقریبات اولیاء کے جو سال مین بایام اونکے رحلت کے
ہوتے ہین آ اونکو عرس کہتے ہین کہ معنے عرس کے شادی ہین

اور اس ایام مین خصوصیت برکات اور انوار کے معتقدین اور
مریدین پر مشاہدہ ہوتے ہین اسی سبب سے اولیاء اللہ اپنے مرشدین
کے اعراس مین اہتمام تمام فرماتے رہے کتاب گنج احمدی
جو حضرت شاہ عالم گجراتی قدس سرہ کے احوال مین ہے اوسمین
تحریر ہے کہ حضرت شاہ عالم قدس سرہ احوال مین اپنے جد امجد حضرت
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس سرہٗ کے کچھ کرامات
بیان فرماکر ارشاد فرمائے امشب شب عرس ایشانست مارا
باید کہ ایستادہ خدمت بکنیم پھر مولف کتاب گنج احمدی کہتے ہین و
این خانہ زاد گوید عرس در لغت عروسی کردن است و نیز عرس
فرود آمدن کاروان است در شب وصوفیان کہ روز وفات
مشایخ را عرس نامند بنا بر این است کہ در حدیث آمدہ است
کہ فرشتگان چون در قبر مے آیند و از صاحب قبر سوال ہاے مقرری
میکنند بکرم اللہ تعالی او جواب بصواب میدہد او را میگویند نم کنومۃ
العروس پس مریدان را حسن ظن بلکہ صدق اعتقاد بہ نسبت
مشایخ است بخطاب نم کنومۃ العروس مخاطب شدہ اند و عروس
گویا مہمانی این شادیست مریدان صادق چون مہمانی باخلاص
میکنند ارواح مقدسہ مشایخ در منازل ایشان فرود آید پس از و
را بمشابہت فرود آمدن کاروان در شب عروس نامند ۱۲
کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام لکھتے ہین کہ شیخ احمد بن محمد
الفاروقی نے توضیح الہدی باعمال النقی مین لکھا ہے و عرضت اذا
فی بعض الکتب امر بلما توجہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطعم عنه کل یوم واحدة من امهات المومنین واٰخرهن عائشۃ
رضی اللہ عنہا ثم اطعم ابو بکر الصدیق اکثر اهل المدینۃ و
کان ذالک فی ثانی العشرین شهر ربیع الاول ولعل هذا
هو الاصل فی اتخاذ اکثر الناس هذا الیوم یوم المولود انتهی
ترجمہ اور دیکھا مین نے بعض کتابون مین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
وفات پائے حضرت کے جانب سے ایک ایک امہات المومنین
سے ایک ایک روز کھانا کھلائے کہ سب سے آخر حضرت عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا تھے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
اکثر اہل مدینہ کو کھلائے اور وہ روز بارہوین ربیع الاول تھا
اور شاید یہہ وہی اصل ہے کہ اس دن لوگ یوم المولود یعنی عرس
شریف حضرت کا ٹھراتے ہین ایضاً کتاب مذکور مین منقول ہے
علامہ شیخ ابن حجر مکی نے شرح مین اربعین امام نووی کے
کہا قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہما اللہ تعالی
ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل فی
کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم من الصدقات واصطناع المعروف واظهار
الزینۃ والسرور انتهی ترجمہ کہا ابو شامہ شیخ مصنف
رحمہما اللہ نے اور بہترین اون چیزون کا جو ایجاد کیا گیا وہ
چیز ہے جو کیا جاتا ہے ہر سال مین اوس روز مین جو موافق
ہے روز پیدائش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صدقات وامور خیر سے اور ظاہر کرنا زینت اور خوشی کا

اور ایضاً اوس کتاب مین مسطور ہے اور بھی ابن حجر مکی نے نعمتہ الکبریٰ علی العالم مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے ینبغی ان یتحری الیوم بعینہ فان کان ولد لیلا فیقع الشکر بما یناسب اللیل کالاطعام والقیام وان کان ولد نہارا فیما یناسبہ کالصیام والاولیٰ ان یکون ذالک الیوم من عدد ایام الشہر بعینہ حتی یطابق قصۃ موسیٰ علیہ السلام فی یوم عاشورا ترجمہ چاہیئے کہ حضرت کا شکر ولادت شریف بھی دن ولادت شریف کا بعینہ تلاش کیا جاوے پس اگر حضرت شب کو تولد پائے ہین پس چاہیے کہ وہ عبادت شکریہ ادا کیا جاوین جو مناسب شب کے ہووین جیسا کھانا کھلانا اور نماز ادا کرنا اور حضرت دنکو تولد ہوے ہین تو عبادات شکریہ وہ ادا کئے جاوین جو مناسب دنکے ہووے مثل روزہ کے اور ضرور ہے کہ وہ روز مہینے کی تاریخ بھی وہی اختیار کیا جاوے کہ جس تاریخ مین حضرت تولد پاے ہین تا کہ مطابق ہووے قصہ موسیٰ علیہ السلام کو یوم عاشورا مین یعنے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کو نجات فرعون سے یوم عاشورا ہوی تو موسیٰ علیہ السلام اوسکی خوشی اور شکریہ مین ہر سال یوم عاشورا روزہ رکھتے انتہی ایضاً اوسی کتاب مین تحریر ہے اور شیخ ابن الرصاع نے تذکرۃ المحبین مین لکھا ہے من اداب المحب لہذا النبی الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان یکون معظما لجملتہ میلادہ ولیوم الذی ظہر فیہ فینبغی

لکل شایق ومحب ان یظہر السرور والبشارۃ فی البلد و
صبیحتہا ویمنع الدوا ولادہ مما امکن لہ بحصول برکتہا
ومدخل السرور علیہم ویعلمہم انہ انما جعل ذالک محبتہ
لتلک البلد وسرورہا واعتناء بفضلہا وبیبن انہا
الشرف اللیالی عند اللہ انتہی ترجمہ ادب سے محب
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہے کہ وہ تعظیم کرے شب
میلاد کو حضرت کے اور اوس روز کو جسمین حق تعالی نے حضرت
کو ظاہر کیا پس چاہیے کہ ہر شایق اور محب کو کہ خوشی اور
بشارت ظاہر کرے اوس شب مین اور صبح کو اوس کے
اور نفع پہنچاوے اپنے اہل وعیال کو واسطے حصول برکت
اوس شب کے اور معلوم کرائے اونکو کہ اوسنے یہہ کام
واسطے محبت اور خوشی اوس شبکے اختیار کیا اور واسطے
تعظیم اور تکریم اوس شبکے اون امور کے جانب متوجہ ہو
اور بیان کرے کہ وہ شب سب شبون مین افضل ہے حق تعالی
کے نزدیک انتہی ایضا اوسی کتاب مین ہے اور حافظ جلال
الدین سیوطی نے وظایف الیوم واللیلہ مین فرمایا وعمل
المولد کل سنۃ فی ربیع الاول استبشارا وسرورا
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن محمود انتہی
ترجمہ اور عمل مولود کا ہر سال ربیع الاول مین واسطے خوشی
اور بشارت تولد شریف حضرت کے بہتر اور پسندیدہ ہے انتہی
اوسی کتاب مین ہے اور شیخ الامام برہان الدین لطوسی نے

موعد الکرام مین لکھا ہے حق علی کل انسان من امتہ و
الداخل فی ملتہ التنویہ بھذا المولد السعید فی کل
عام جدید واولی ما کان ھذا التنویہ فی ھذا
الشھر الطاھر فیہ انتہی ترجمہ حق ہے اوپر ہر انسان
کے امت سے آپکے اور وہ جو آپکی امت مین داخل ہین مشہور کرنا
اوس روز تولد مبارک کو ہر سال مین اور بہتر ہے شہرت مولود
شریف کی اوس ماہ مین کہ جسمین آپ تولد پاسے ہین انتہی ایضاً
اوسی کتاب مین ہے اور علامہ قسطلانی نے شرح مواہب
اللدنیہ مین لکھا ہے فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ
المبارک اعیاداً لیکون اشد علۃ علی من فی
قلبہ مرض داعی داءٍ ترجمہ پس رحم کرے حق تعالی اوس
شخص پر جسنے اپکی شب مولود کو عید ٹھرایا تاکہ ہووے
جسکے دل مین مرض صعب اور بیماری سخت ہے سخت ناگوار
انتہی ایضاً اور فتاوی طنداری مین مذکور ہے لا باس
بالجمعیۃ التی فی کل سنۃ للشیخ الجلیل الکبیر احمد بن
علوان نفع اللہ بہ فان المقصود بہ زیارۃ والقرأۃ
لہ ترجمہ نہین خوف ساتھ اوس اجتماع کے جو کیا جاتا ہے
ہر سال مین واسطے شیخ بزرگ احمد بن علوان کے حق تعالی
اونکی ذات سے نفع دیوے اسواسطے کہ مقصود اوس سے
اونکی زیارت اور اونکے واسطے قرأت قرآن ہے انتہی ایضاً
فیہ اور اوسی فتاوی مین مسطور ہے لا باس فی یار ف الاو

لیاء فی یوم معروف کزیارت الشیخ الجلیل الکبیر عیسی
ابن اقبال الھتار فی کل سبت من رجب الفرد و
کذا زیارت الشیخ الجلیل الکبیر ابی الغیث بن جمیل
فی آخر سبت منه و کذا لا باس بزیارت الشیخین
الجلیلین العظیمین الشھیرین محمد ابن ابی بکر الحکمی و
محمد بن حسین البجلی و من معھما من الاولیاء فی اول
خمیس منه و لا انکار بل تستحب لزیارت ھولاء الا
ولیاء ترجمہ نہین خوف ہے ساتھ زیارت اولیاء کے روز
معین مین مانند زیارت شیخ جلیل کبیر عیسی ابن ہتار کے ہر ہفتہ
فرد مین رجب کے ایسا ہی زیارت شیخ جلیل کبیر ابی الغیث بن
جمیل کی آخر ہفتہ رجب مین اور ایسا ہی نہین خوف ہے ساتھ
زیارت دو شیخ جلیلین اور قطبین کے جو مشہور ہین ساتھ محمد بن
ابی بکر الحکمی کے اور محمد بن حسین البجلی کے اور جو اونکے
ساتھ ہین اولیاء سے اول پنجشنبہ مین رجب کے اور نہ انکار
ہے بلکہ اون اولیاء اللہ کی زیارت مستحب ہے ایضا فیہ اور
مجموع الروایات مین مذکور ہے ان اراد ان یتخذ
الولیمۃ فلیتخذ بادراک یوم موتہ و یحتاط فی الساعۃ
التی نقل فیھا و حرا ان ارواح الموتی یاتون فی ایام
الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع فی تلک الساعۃ
فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعۃ
فان ارواحھم یفرحون بذالک و یدعون لھم

او علیہم انتہی ترجمہ اگر کوئی ارادہ ضیافت کا کرے پس ٹھہراوے
اسکو ساتھ پانی روز وفات میت کے اور احتیاط کرے بیچ اوس
ساعت کے کہ جسمین روح اوسکی پرواز کی ہے اسواسطے کہ
ارواح اموات کے اوس ساعت مین آتے ہین پس چاہیے کہ کھانا
اور پینا اوس ساعت مین کھلاوے اور پلاوے اسواسطے کہ اونکے
ارواح اوس سے خوش ہوتے ہین اور اونکو دعا دیتے ہین
ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین ایضا فیہ اور شیخ احمد بن محمد الفاروقی
نے توضیح الہدی باعمال التقی مین مسطور کیا وفی بعض
الکتب اذا اراد ان یتخذ الضیف ینبغی ان یجتہد بادراک
یوم موتہ یحتاط فی الساعۃ التی انتقل روحہ فان
ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک
الموضع ملک الساعۃ وینبغی ان یطعم الطعام والشراب
فی ملک الساعۃ فان ذالک یفرح ارواحہم وان فیہ
تاثیرا بلیغا فاذا اراد شیئا من الماکولات والمشروبات
یسرون ویدعون لہم والا تنزلوا علی ذالک
ودعوا علیہم ترجمہ اور بعضے کتب مین ہے جسوقت کہ اراد
کرے کہ تیاری طعام کرے چاہیئے کہ کوشش کرے پانیمین
روز وفات میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ
جسمین روح میت کی بدن سے نقل کی اسواسطے کہ ارواح میت
آتے ہین ایام عرس مین ہر سال اوس موضع مین اوسوقت اور چاہیے
کہ کھلاوے اور پلاوے اوس ساعت مین اسواسطے کہ یہ

باتات ذکی اروا حکو خوشی کرتی ہے اور تحقیق کہ اوسمین تاثیر بلیغ
ہے پس جسوقت کہ ارادہ کوئی کھلانے کا اور پلانے کا وقت
رحلت مین اونکے کرے پس وہ اموات اوسنے خوش ہوتے
ہین اور اونکے واسطے دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین
اور غمگین ہوتے ہین انتہی ما فیہ اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ما
ثبت بالسنہ فی الایام والسنہ مین لکھا ہے فان
قلت ہل لھذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ
اعراس المشایخ فی ایام وفاتہم اصل فان یکن عندک
علم بذالک فاذکرہ قلت سائلت عن ذالک شیخنا
الامام عبد الوہاب المتقی المکی فقال ذالک من
طرق المشایخ وعاداتہم ولہم فی ذالک نیات
قلت کیف تعیین ذالک الیوم دون سایر الایام قال ولہ
نظایر کما فی بعض المشایخ بعد الصلوٰۃ والاکتحال
یوم عاشورا فانہ سنۃ علی الاطلاق قبل علتہ من
جہۃ الخصوصیۃ ثم قال وذکر بعض المتاخرین من
مشایخ العرب ان الیوم الذی وصل الی جناب العزۃ
وحظایر القدس یرجی من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ
اکثر واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع راسہ
فقال لم یکن فی من السلف شیء من ذالک وانما
ہو من مستحسنات المتاخرین واللہ اعلم ترجمہ پس اگر
کہے تو ایا اسواسطے اس عرف کے جو شایع ہمارے ملک مین

سے ہے محافظت اعراس مشایخین ہین اونکے ایام وفات مین کچھہ اصل ہے پس
اگر تجھے کچھ معلوم ہوا اس باب مین تو بیان کر کہونگا مین کہ مین نے اس امر
مین اپنے شیخ امام عبد الوہاب متقی مکی سے پوچھا انہون نے کہا کہ یہہ امر
مشایخین کے طریقون اور اونکے عادات سے ہے اور مشایخین کے واسطے
اسمین نیتین ہین کہا مین نے کسطور سے معین کرنا اس روز کا سواے اور
ایام کے کہے انہون نے اور اوسکے واسطے بہت مثالین ہین جیسا کہ مصافحہ
بعضے مشایخین کا بعد نماز کے اور سرمہ لگانا روز عاشورا کا پس وہ
سنت ہین علی الاطلاق بدعت ہین باعتبار خصوصیت کے پھر کہے شیخ علی
متقی نے کہ ذکر کرے بعضے متاخرین عرب نے کہ جو روز کہ اولیاء اللہ
جناب عزت اور مقام قدس مین داخل ہوے اوس روز مین امید خیر
برکت اور نورانیت اور دنون سے زایدہ ہے پھر تہوڑی دیر تامل کر کے
سر کو اپنے بلند کر کے کہے کہ یہہ زمانہ سلف مین نہین تہا بلکہ یہہ امور خیر
نکالے ہوے متاخرین کے ہین واللہ اعلم انتہی ایضا فیہ اور یہی توضیح
الھدی مین مسطور ہے قال المشایخ والعلماء ینبغی للزایران یداعی
وقت وصاله خصوصا فی یوم العرس فان له تاثیرا بلیغا وانهم
قد وجد وافی الزیارة فی هذ الوقت فوائد باطنية وبرکات
وکرامات ظاهرة اکثر ما وجد وافی حال حیوتهم وبهذا قال
الشافعی رحمة الله علیه قبر موسی الکاظم التریاق المجرب وکان
الشیخ ابوعبد الله الثوری یقول اذا کانت الرحمة تنزل عند ذکر
هم فما ظنک بمواطن اجتماعهم علی کا بهم ویوم قدومهم علیه
بالخروج من هذه الدار الفانية المملوة بالمحن والشدائد وهو

قربهم من ربهم فارغين عن العلائق البشريہ والوساوس النفسانيۃ والھواجس الشيطانيۃ فزيارتهم في ذالك الوقت تهيۃ لهم وتعرضهم لما يجد لهم من نزول الرحمۃ وحصول زيادۃ القرب عن ربهم فهي اذن مستحبۃ ان سلمت من محرم و مكروہ ترجمہ کہے مشائخ اور علمانے چاہیے زیارت کرنیوالیکو کہ رعایت کرے وقت وصال کو ولی کے خصوصًا روز عرس مین پس تحقیق کہ اوس روز کو تاثیر بلیغ ہے اور تحقیق وہ لوگ پاتے ہین اوسوقت کی زیارت مین فوائد باطنیہ اور برکات اور کرامات ظاہرہ اکثر اوس سے جو حال حیات مین اونکے پاتے تھے اور اوسی سبب سے کہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی تریاک مجرب ہے اور شیخ ابو عبد اللہ نوری کہتے ہین کہ جسوقت کہ رحمت الٰہی وقت ذکر اولیا اللہ کے نازل ہوتی ہے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھہ مقامات اجتماع اونکے اور حاضر ہونے اونکے پاس رب حق تعالی کے اور روز نکلنے اونکے اس دار فانیہ سے جو بھرا ہوا ہے محنتون اور تکلیفون سے وہ قرب اون لوگون کا پروردگار سے اپنے اوس حالت مین کہ وہ خالی ہین علایق بشریہ سے اور وساوس نفسانیہ سے اور علایق شیطانیہ سے پس زیارت اونکی اوسوقت مین مہیا ہونا ہے اونکی خدمت مین اور پیش آنا ہے اوس چیز کو جو اونکے واسطے ہر آن نئی نئی شان کے نزول رحمت اور حصول زیادت قرب الٰہی سرفراز رہتا ہے پس وہ زیارت اس وقت مین مستحب ہے جسوقت کہ سلامت رہے حرام اور مکروہ سے انتہی ایضًا فیہ و فی تفسیر الدر تحت قولہ تعالی سلام

علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اخرج ابن المنذر و ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یاتی احد کل عام ویسلم علی قبور الشہداء ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراھیم قال کان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاتی راس کل حول ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کانو یفعلون کذالک و روی ان فاطمہ رضی اللہ عنہا کانت تاتی قبر حمزۃ ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فی کل عام فترم انتہی ترجمہ اور تفسیر در منثور میں تحت قول حق تعالی کے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار کے مرقوم ہے روایت کئے ابن منذر نے انہوں نے ابن مردویہ سے انہون نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آتے شہداء احد کو ہر سال اور سلام کرتے اوپر قبور شہداء کے اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے سبب صبر کرنے تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور روایت کئے ہین ابن جریر نے محمد ابن ابراہیم سے کہے انہون نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ آتے ہر سال کے شروع مین قبور شہداء احد پر اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے الخ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر سال مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر آتے اور مرمت قبر کی کرتے ایضاً فیہ

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ماثبت بالسنتہ مین تحریر فرماے
قلہ فی ھذہ الروایت یکون عرسہ تاسع ربیع الآخر وھذا
ھو الذی اورکنا سیدی الشیخ العارف الشیخ عبدالو
ھاب القادری الحنفی المکی خانہ قدس سرہ کان یتحافظ
فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ھذا التاریخ اما اعتمادا
علی ھذہ الروایتہ او علی مارائی من شیخہ الکبیر علی
المتقی او من غیرہ او من المشایخ رحمۃ اللہ علیہم انتھی
ترجمہ کہا مین پس ساتھ اس روایت کے ہوتا ہے عرس شریف جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نوین ربیع الثانی کو اور یہہ وہی ہے کہ
ہم نے شیخ عارف شیخ عبدالوہاب حنفی کو جسپر پاے ہین کہ وہ محافظت
عرس شریف حضرت کی اس تاریخ کو کیا کرتے یا اعتماد اوس روایت
پر یا اوسپر جو انہون نے اپنے شیخ کبیر علی متقی کو پایا اونکے سواے
اور مشایخین کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہم ایضاً فیہ اور مخزن مین مسطور
ہے حضرت سید محمد بندہ نواز قدس سرہ بروح قطب عالم خواجہ نصیر
الدین قدس سرہ درشب ہزدہم رمضان المبارک بسیار تصدق
کردے و اطعام فقراء و مساکین نمودے انتہی ایضاً فیہ اور خزانہ
جلالیہ مین جو ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ ہے مذکور
ہے کیے از شرایط صدق ارادت اینست کہ بروح کسے کہ اطعام
کند باید کہ در وقت لطیف کہ آن بزرگوار رحلت کردہ بفقرا اطعام نماید
اور مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل او
لیاء اللہ مین تحریر فرمایا اخبرنی سیدی الوالد قال

كنت اصنع في ايام المولد طعاما صلة بالنبي صلى الله عليه و آله وسلم فلم يفتح لي في سنة من السنين شيء اصنع به طعاما فلم اجد الا حمصا مقليا فقسمته بين الناس فرائيته صلى الله عليه وسلم و بين يديه هذا الحمص

ترجمہ خبر دئے مجھے میرے والد نے اور کہے کہ مین ایام مین تولد شریف حضرت کے تیاری کھانیکی کیا کرتا بطریق ہدیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ایک سال مجھے کچھہ میسر نہ آیا کہ مین کچھہ اوس سے تیاری طعام کرون پس نہین پایا مین مگر نخود بریان پھر مین نے اوس نخود بریان کو تقسیم لوگونمین کیا پھر دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اونکے روبرو حضر نکے وہ نخود بریان تھے انتہی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ وہ نخود بریان ہی حضرت کے جناب مین مقبول ہوسے اور مقبولیت علامت اور آثار خلوص عقیدت اور صفائی محبت ہے ایضا فیہ اور مولانا موصوف نے ہمعات مین تحریر کیا اینجاست حفظ اعراس مشایخ و مواظبت بزیارت قبر ایشان والتزام فاتحہ خواندن وصدقہ دادن برائے ایشان واعتنائے تمام کردن بہ تعظیم آثار و اولاد منتسبان ایشان انتہی ایضا فیہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اپنے فتوے مین تحریر کیا در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود ذکر مجلس مولود شریف و ذکر شہادت حسنین رضی اللہ عنہما اول کہ مردم روز عاشورا یا یکدو روز پیش ازین قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازان فراہم مے آیند و درود میخوانند بعد ازانکہ فقیر مے آید مے نشیند و ذکر فضایل حسنین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در میان مے آید و آنچہ اخبار شہادت این بزرگان

و تفصیل بعض حالات و بد مآلی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده
میشود و درین ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن و پری کہ حضرت
ام سلمہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم شنیدہ اند نیز مذکور مے شود و خوابہائے
متوحش کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ دیدہ اند و دلالت
بر فرط اندوہ بروح مبارک حضرت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مے کنند مذکور میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت بر ما حضر فاتحہ نمودہ
مے آید اگر شخصی خوش الحان سلام مے خواند یا مرثیہ شروع کند اکثر
حضار مجلس و این فقیر را ہم رقت و بکا لاحق میشود اینست قدر یکہ بعمل می آید
پس اگر این چیز ہا نزد فقیر بہمین وضع کہ مذکور شد جایز نمے بود اقدام بران
اصلا نمی کرد باقی مجلس مولود شریف پس حال این است کہ بتاریخ دوازدہم
شہر ربیع الاول ہمین کہ موافق معمول سابق فراہم شوند و در خواندن درود
مشغول گشتند و فقیر می آید اول بعضی از احادیث فضایل آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مذکور می شود و بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و نبذے
از حال رضاعت و حلیہ شریف و بعضی از آثار کہ درین آوان بظہور آمدہ
بمعرض بیان مے آید بعد ازان ما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن
بحاضرین مے شود انتہی اور بھی مولانائے موصوف نے تفسیر عزیزی مین
تحت و لیال عشر کے لکھا وہ یہہ ہے اول محرم است کہ ایام کربت
و غربت شہدا است و ثواب بحساب صبر و رنجے کہ در راہ خدا کشیدہ اند
بہ ارواح مقدس آنجا دران دہ ایام نازل مے شود انتہی اور مولانا
رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی جواز پر فتوی دیا
ہے چنانچہ سوال و جواب یہہ ہے سوال بر سر قبر بزرگے در سال

جمع آمدن وآنرا روز وفات وعرس قرار دادن باوجودیکه زمان امر
سیال غیر قار است چه حکم دارد جواب اگرچه زمان غیر قار وسیال است
اما آنچه باو تقدیر کرده میشود زمانرا از شب وروز وماه وسال اینهارا
شرعاً وعرفاً دوره مقرر است چون دوره تمام میشود باز از سر نو شروع
میشود وبهمین حساب رمضان الشهر صوم وذیحجه بشهر حج وهمچنین شهور دیگر در
دوره حکم اتحاد با نظیر او داده میشود چنانچه در حدیث وارد است که
یهود عرض کردند در جناب رسالت صلی الله علیه وسلم که حق تعالی نجات
موسی علیه السلام وغرق فرعون درین روز عاشورا کرده است برای
شکرانه روزه میکردیم جناب رسالت صلی الله علیه واله وسلم فرمود
انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا وامر الناس بصیامه
ونیز حضرت نبی کریم صلی الله علیه واله وسلم بلال رضی الله عنه را وصیت
کردند بصوم یوم دوشنبه وفرمودند فیه ولدت وفیه انزل علی
وفیه هاجرت وفیه اموت بنا برین یاد کردن آن تاریخ
وان ماه رسم افتاده وچون مردمان ازین جهان بمحافظت این
رسم گذشته اند ایشان را انتظار بسوی ولد یا کسی دیگر اقارب
خود میباشد پس رفع انتظار ایشان فایده ایست معتد به وبه
علامات ومکاشفه دریافت شد که درچنین روز اجتماع ارواح ودوستان
در عالم برزخ هم میشود پس امداد بدعا وختم وطعام بدعتی
است مباح ووجه قبح ندارد انتهی پس جبکه تعیین تاریخ کا جواز
علماء دین کی تصریح سے مبین هوچکا اب هم لکهتے هین که تعیین مذکور
سنت سے مخالف نهین بلکه موافق سنت هے دیکهو نجات موسی

علیہ السلام اور غرق فرعون کے باعث عاشورا کی تعیین ہوی اور
اوس روز کا صوم اولا فرض ہوا بعد ازان صوم رمضان کی
فرضیت سے اوسکی فرضیت منسوخ ہوی اور استحباب اوسکا باقی رہا
اور ولادت اور بعثت کے باعث سے دوشنبہ کی تعیین ہوی اور
اوسکا روزہ مسنون ہوا اور آدم علیہ السلام کی پیدائش اور وفات
وغیرہ کے باعث سے جمعہ کی تعیین ہوی چنانچہ یہہ سب امورات احادیث
صحیحہ سے ثابت ہین پس اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ مین معظم امور
ہونیکے باعث وہ زمانہ اور اوسکے نظیر متشرف ہوتے ہین ملا علی قاری
نے شرح مشکات مین تحت حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی الہ واہ مسلم
کے لکھا ہے فی الحدیث دلالت علی ان الزمان قد یتشرف
بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی ترجمہ یہ حدیث کے دلالت ہے اس
بات پر کہ زمانہ کبھی بزرگی پاتا ہے بسبب اوسکے جو چیز کہ اوسمین واقع
ہوتے ہین اور ایسا ہی مکان بھی پس ربیع الاول وغیرہ کے تعیین
کا جواز بھی اوسمین واقع ہوا اسوا امور معظمہ کے باعث ثابت ہوتا ہے
چنانچہ علماء اعلام جیسے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ المحدثین
حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہ نے جو رتبہ اجتہاد فی المذہب کا
رکھتے تھے احادیث صحیحہ سے اوسکا استحباب استنباط کیا ہے حافظ
ابن حجر عسقلانی نے حدیث عاشورا کو ذکر کرکے فرمایا فیستفاد منہ فعل
الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من
اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من کل سنۃ

وای نعمۃ اعظم من نعمۃ میزور ہذا النبی نبی الرحمۃ فی ذالک
الیوم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی اسکو ابن حجر مکی نے نعمۃ الکبری
علی العالم مین نقل کیا ہے ترجمہ پس فایدہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے
فضیلت شکر حق تعالی کی ساتھ انواع عبادات کے اوپر اوس چیز کے
جو احسان کیا اوسکے ساتھ حق تعالی نے روز معین مین احسان یا دفع بلا
سے اور اعادہ کیا جاتا ہے بیچ مثل اوس روز کے ہر سال سے
اور کونسی نعمت بزرگ تر ہے اوس نعمت سے کہ زیارت اس نبی
کی جو نبی الرحمۃ ہین کیا جاوے صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی معنہ اسالانہ
کی تعیین پر خود حدیث شریف صراحۃ وارد ہے سید السمہودی
نے وفاء الوفاء مین تحریر کیا روی ابن ابی شیبۃ عن عباد
بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان
یاتی قبور الشہداء باحد علی راس کل حول فیقول سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وقال وجاءہم ابوبکر ثم
عثمان رضی اللہ عنہم فلما قدم معاویہ ابن ابی سفیان
رضی اللہ عنہما حاجا جاءہم قال وکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی العاملین انتہی ترجمہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عباد
بن ابی صالح سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر
سال مین قبور شہداء احد کے پاس آتے اور فرماتے سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور
کہے کہ آئے قبور شہداء احد کے پاس ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہم

پس جسوقت کہ معاویہ ابن ابی سفیان واسطے حج کی آئے قبور شہدا
احد کے نزدیک آئے اور کہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ فرماتے جسوقت کہ متوجہ ہوتے شعب احد کے جانب
سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے ثواب
عمل کرنیوالونکا انتہی رد المحتار مین شرح لباب المناسک سے نقل
کیا ہے ویستحب ان یزور شہداء احد لما روی ابن ابی
شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی قبور
الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ترجمہ اور مستحب ہے زیارت شہداء احد
کے واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے کہ آتے قبور شہداء اوپر ہر سال پھر کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت انتہی اور
ابن حجر مکی نے حسن التوسل مین شہداء احد کی زیارت کو جاوین
تو وہی دعا پڑہنا کرکے استدلال کیا ہے پس یہہ حدیث متعدد طرق سے
وارد ہونا اور حنفیہ اور شافعیہ اس سے استدلال کرنا اس حدیث
کی صحت پر دلیل قوی ہے اور اوسمین سالانہ پر تصریح ہے پھر جب
سالانہ کی تعیین صحیح حدیث سے ثابت ہوئی تو اوسکا انکار محض لغو
ہے فافہم ولا تکن من الممترین فتح الحق کے مضامین
یہان تمام ہوے شاہ محی الدین ویلوری نے فصل الخطاب مین
لکہے ہین کہ یہہ حدیث یعنے یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول کتاب
ابن جبیر مین موجود ہے اور چونکہ کتاب ابن جبیر مین سب قسم کے

حدیثین موجود ہین اور کتاب مذکور صحاح ستہ سے بھی ہین اسواسطے
اس حدیث کو اکثر علما ضعیف کہتے ہین پھر بعد چند سطر کے شاہ صاحب
موصوف لکھتے ہین کہ اکثر علماء حدیث ابن حبیر را ضعیف گفتہ اند و
حدیث ضعیف در فضایل اعمال معتبر است کما فی شرح سفر السعادۃ
و در المختار بنا بران محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بداونی و قدوۃ
الاولیا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی و زبدۃ العرفا خواجہ بندہ نواز
سید محمد گیسو دراز و ولی کامل مکمل شیخ بہاء الدین ذکریا و دیگر اولیا
و علماء این بلاد و اکثر دیار برای اداے حقوق آبا و اجداد و شیخ
و استاد اہتمام بر فواتح و اعراس میداشتند قدس اسرارہم انتہی
سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین مسطور ہے مولوی رفیع
الدین نے رسالہ نذور قرأت اولیا مین لکھا ہے قسم دیگر آنکہ حاکم یا
زمیندار برای صلہ و برّ ارواح میت و بہ نیت خوشنودی در رضائے
ایشان علی التعیین بہ ہدیہ یا بطریق ہدیہ سالانہ و فصلانہ بنام آن فقرا
سازد و این قسم نیز جایز است بنا بر حمل بر آنکہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم از طعام ولحم نزد صدایق حضرت خدیجۃ الکبرا رضی اللہ عنہا
مے فرستادند انتہی ایضا فیہ مولانا عبد اللہ گجراتی کہ از اعاظم علماء
و صلحاء دکن خود و معاصر شیخ عبد الحق دہلوی اند در وصیت نامہ
خود نوشتہ تقییدات و تحقیقات در اوضاع و تراکیب ماکولات
و تعینات در مقررات تفاتحہ ہاے بزرگان از اتفاق و رسوم صالح
است چرا کہ معمول مشایخ کرام و اولیاء عظام است کسانیکہ کمال
ظاہری و باطنی ایشان متفق کافہ اسلام است مقیدبران بودہ

اند و حکم کردہ اند بلکہ بعضے از تراکیب کذا ایں مشہور شدہ کہ فاتحہ دہانند

فلان بزرگ باین طور و براین چیز باید در رسائل و اوراد اکابر ہم

بنظر آمدہ مثل ترکیب توشہ اصحاب کہف وغیرہ کہ اصل لہم معلوم نیست

فاما تخصیص بران مناسب است کہ داخل تجربیات در رنگ کہ این قسم تخصیصات

بطریق صحیح مروی نیست و فرضے نیست بیان آن و این ظہور برکات و اثار

در بیتی تخصیصات از یقینیات است مثل تجربیات و در تفسیر عزیزی در خواص

سورہ بقرہ نوشتہ کہ از خواص مجربہ این سورہ است کہ در ہنگام برآمدن

آبلہ ہائے اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتہ ناشکستہ این سورہ

را بتجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواندہ دم کند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد

بفضل الٰہی آن طفل را دران سال چیچک نہ برآید اگر برآید سہل و آسان

گردد و آسیبے باو نرسد لیکن شرط آنست کہ وقت شروع قرات

آن دونیم پاو برنج با شکر و خیرات بقدر حاجت مستحقے را در ہمان مجلس

بخورانند و اغنیا را ہر چند آن مستحق بحضوری قاری و طفل نبود نخورند

سیف الجبار میں قول عبدالوہاب نجدی کا اور جواب علماء مکہ

جو اوسکے رد میں ہے باب نیازات میں سے تحریر کیا جاتا ہے قال النجدی

قال اللہ تعالیٰ وقالوا ہذہ انعام وحرث حجر لا یطعمہا الا من نشاء

بزعمہم وانعام حرمت ظہورہا وانعام لا یذکرون اسم اللہ

علیہ افتراء علیہ سیجزیہم بما کانوا یفترون ہذا بیان ما

علیہ الناس فی زماننا فانہم یخصصون الاکلین فی نذور

ہم وصدقاتہم ویحجرون بعضا کما لا یطعمون طعام [illegible]

فتہ للمجاد بغیر من ہو فی سلسلۃ ارادتہ ویخصصون نذر

يديه وما يجعلونه للعبيد ومن يخصصونه لاولاده ويجعلون بعض الانعام لغير الله ويقولون هذه لمحمد وعلي وغيرهما ولا يذكرون اسم الله عليها ويقولون هو لله ترجمہ کہا نجدی نے کہا حق تعالی اور کہنے وہ لوگ کہ یہہ چارپاےٴ ہین اور زراعت کہ ممنوع ہے اوسکا کہانا عام لوگونکو نہین کہلاوینگے اوسکو مگر اون لوگون کو کہ چاہین اپنے زعم مین اور چارپاےٴ ہین کہ حرام کےٴ گےٴ پشتین اونکے اور چارپاےٴ ہین کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا بہ باعث بناوٹ کے اللہ پر قریب ہے کہ جزا دیگا ہم اونکو بسبب بناوٹ اونکے یہہ بیان ہے اوس حال کا جسپر لوگ ہین ہمارے زمانہ مین پس وہ لوگ تخصیص کرتے ہین کہانے والونکی اپنے نذرونمین اور صدقات مین اور منع کرتے ہین بعض کو جیسا کہ نہین کہلاتے ہین طعام صدقہ حداد کا اور نہین دیتے ہین اونکو جو اونکے سلسلہ ارادت مین شریک نہین اور تخصیص کرتے ہین اونکے مریدین کی اور وہ صدقات جو کرتے ہین اوسکو واسطے عید وس کے تخصیص کرتے ہین اونکی اولاد کو اور گردانتے ہین بعض چارپاؤن کو واسطے غیر اللہ کے اور کہتے کہ یہہ واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علی رضی اللہ عنہ اور غیرہما کے ہے اور نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا اوسپر اور نہین کہتے ہین کہ یہہ واسطے اللہ کے ہے انتہی جواب علماء مکہ قالوا ایها الجاهل معنی الآیه ان المشركين قالوا هذه الشياه التي ما جعلوا لالهتهم انعام وحرث حجر اي حرام لا تطعمها الا من نشاء يعني خدم الاوثان والرجال دون

الساعة والانعام حرمت ظهورها يعني البحائر وامثالها لا يذكرون اسم الله عليها في الذبح وانما يذكرون آلهتهم افتراء عليه بان الله امرهم بذلك سيجزيهم بما كانوا يفترون فكيف يكون بيان الحال من لم يعتقد الانبياء والاولياء آلها ولم يجعل الانعام لآلهتهم ولم يقولون ان الله حرمها و يذكرون اسم الله عليها في الذبح اما تخصيص الاكلين في النذور ونحوها لصدقات فباختيار الناذر والمتصدق والصدقة للميت تبلغه وتنفعه ويسره فالاكل بعينه ومنتسبيه يكون سببا لمزيد سروره فالتخصيص لهذا السبب او لغيره من غير ان يقال انه حكم الله تعالى لا يدخل في حكم الاية الم تسمع ما قالت عائشة رضي الله عنها ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها قط ولكن كان يكثر ذكرها وربما يذبح شاة ثم يقطعها اعضاء ويبعثها في صدائق خديجة اخرجه الشيخان ترجمہ کہے علماء مکہ نے کہ اسے جاہل معنی آیۃ کی یہ ہے کہ مشرکین نے کہے اور اشارہ کئے طرف چارپائے اور زراعت کے کہ یہ حرام ہین کہ نہ کھاویگا اوسکو مگر ہم جسکو چاہین یعنے خادم بتون اور مرد لوگ سوائے عورتون کے اور چارپائے ہین کہ حرام ہے سواری اونکے یعنے سانڈھے اور مثل اوسکے کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا اوسپر وقت ذبح مین بلکہ یاد کرتے اپنے بتونکو بسبب بناوٹ کے اللہ پر کہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم کیا پس قریب ہے کہ حق تعالیٰ اونکو

بناوٹ کی اونکو جزا دیویگا پس کیسی ہوگی یہہ آیتہ بیان اوس شخص کے
حال کی جسنے انبیاء اور اولیاء کو معبود نہین اعتقاد کیا اور نہین گردانا چارپا
پایے اور زراعت کو اپنے معبودان اور بتونکے واسطے اور نہین کہے
کہ حق تعالی اونکو حرام کیا اور یاد کرتے ہین نام اللہ کا وقت ذبح مین اونپر
لیکن خاص کرنا کہانے والونکا نذورمین اور صدقات مین پس بسبب اختیار
کرنے نذر کرنے والے اور صدقہ دینے والے کے ہے اور صدقہ واسطے
میت کے پہونچتا ہے اور اوسکو نفع دیتا ہے اور میت اوس صدقہ
سے خوش ہوتا ہے پس کہانا دوست اور منتسب میت کا باعث زیادتی
خوشی اوسکی ہوتا ہے پس خاص کرنا اس سبب سے یا بعیر اس سبب کے سوا سے
اس امر کے جو کہا جاوے کہ یہہ حکم اللہ کا سے نہین داخل ہوتا ہے حکم
آیتہ مین آیا نہین سنا تونے جو کہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین
غیرت کی مین نے بیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسقدر کہ خدیجۃ
الکبری رضی اللہ عنہا پر مین غیرت کی اور حال آنکہ مین نے اونکو کبہی
نہین دیکہی ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اونکا ذکر کیا کرتے اور
بسا اوقات بکری ذبح کرتے پہر اوسکے اعضا الگ کرکے دوستان
خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے پاس بہیجتے روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے انتہی اس دیار مین جو طریقہ فاتحہ بزرگان دین کا
یہہ جاری ہے کہ کہانا سامنے رکھکر فاتحہ اور سورے اور درود
پڑہتے ہین اس بات مین فرزند قاضی الاسلام قاضی الملک نے کتاب
فتح الحق مین لکہا ہے کہانا سامنے رکھکر قران شریف کے سورے
وغیرہ پڑہنا جایز ہے اوسمین شرعا کچہہ قباحت نہین شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ نے عوارف المعارف میں لکھا ہے

وکان بعض الفقراء عند الاکل یشرع فی تلاوۃ سورۃ من القرآن

بعض من ذالک الوقت حتی تتمتزج اجزاء الطعام بانوار الذکر انتہی

ترجمہ اور تھے بعضے فقراء کہ وقت کھانے کے کوئی سورہ قرآن کا شروع

کرتے حاضر کرتے اپنے وقت کو اس سے تاکہ اجزاء طعام انوار

ذکر سے منغمر ہو دین اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے فتوی مین

تحریر کیا ہے دوم ہیئۃ اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند وختم کلام اللہ

مے کنند و فاتحہ بر شیرنی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند

این معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و خلفاء راشدین نبود

اگر کسے این طور کند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ

احیاء و اموات را حاصل می شود اور شاہ صاحب دوسرے فتوے

مین لکھتے ہین کہ بعد ازان ختم قرآن و پنج آیہ خواندہ بر ما حضر یا شیرنی

خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود انتہی تا ہینا ھم نصوص شرعیہ

سے کھانا سامنے رکھ کر قرآن شریف کے سورہ وغیرہ پڑھنے کا جواز

ثابت کرتے ہین امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ نے در التنظیم فی فضا

یل قرآن العظیم مین تحریر فرمایا ہے سورۃ قریش عن

قراء علی طعام یخاف منہ امن وکفی وجع الکلیتین ترجمہ

سورہ قریش کو جتنے اوس کھانے پر پڑھا کہ اوس سے اوسکو

خوف ہے امن پاویگا اور کفایت کریگا درد گردہ کو امام نووی نے

اذکار مین تحریر فرمایا ہے روینا فی کتاب ابن السنی عن

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الطعام اذا قرب الیہ اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار انتہی ترجمہ یعنے تھے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وقت طعام کے جبکہ حضرت کے نزدیک آتا اسے حق تعالی ہمارے واسطے برکت دے اور نگہ رکھ ہمکو عذاب آتش سے اور شیخ شہاب الدین احمد الشرجی الحنفی نے کتاب مائۃ الفواید مین تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال عند اول الطعام اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار لم یضرہ ذالک ولو یک فیہ انتہی ترجمہ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کہا نزدیک اول طعام کے اللہم بارک لنا الخ تو نہین ضرر دیگا اور برکت دیئے جاویگی اوسکو اور شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف مین تحریر کیا ہے وبما یذھب داء الطعام المغیر لمزاج القلب ان ید عوا فی اول الطعام ولیسئل اللہ ان یجعلہ عونا علی الطاعتہ ترجمہ اور منجملہ اوس سے جو لیجاتی ہے بیماریکو طعام کے یہہ ہے کہ دعا کرے اول طعام مین اور سوال کرے اللہ تعالی کے پاس کہ گردانے اوسکو مددگار طاعت پر اور قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے روی البخاری فی تاریخہ عن عبد اللہ بن مسعود من قال حین یوضع الطعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض وفی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمتہ وشفاء لم یضرہ ما کان انتہی ترجمہ روایت کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جسنے کہے

جسوقت کہ رکھا جاوے طعام بسم اللہ خیر الاسماء الخ اوسکو وہ طعام ضرر
نہین دیگا غور کرو کہ طعام پر سورہ پڑھنا اور اوسکا ثواب ارواح کو پہنچنے
کے لئے دعا کرنا بھی جایز ہوا اوسکا انکار غیر مسموع ہے معہذا احدیث
شریف مین وارد ہوا کل امر ذی بال لم یبدء بالحمد للہ فھو اقطع
ترجمہ جو امر کہ نشان دار ہوا ور ابتدا اوسکی اللہ کے حمد سے نکیا جا
وے پس وہ مقطوع البرکت ہے امام نووی وغیرہ ائمہ نے اس
سے استدلال کرکے ہر امر مہم کی ابتدا مین حمد کرنا سنت ہونے پر
تصریح کئے ہین پس ہم کہتے ہین کہ کھانیکا ثواب ایصال ارواح کرنا بھی
اسمین داخل ہے اور اوسکی ابتدا مین حمد کرنا بھی مندوب ہے اور
سبب برکت کا ہے تو ابتدا سورہ فاتحہ سے کرنا جو وہ بھی حمد ہے
اللہ اولی و الحمل ہے اور اوسمین جب فقدان شرط نہین تو کھانا سامنے
رکھنے مین بھی مجذور نہین پس امر مسنون کی عموم جو افراد کہ شامل تھے
ایک فرد خاص کو غیر جایز زعم کرنا باطل ہے فلا یعبا بہ انتہی
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ اپنے فتوی مین تحریر
فرماتے ہین طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین علیہ السلام می نمایند
و بران فاتحہ و درود خوانند متبرک است و خوردن بسیار خوب است
اور مولوی اسحاق دہلوی بھی اپنے فتوی مین لکھا ہے طعامیکہ بران
نیاز حضرت امامین علیہما السلام می نمایند و بران فاتحہ و قل و درود
میخوانند متبرک میشود و خوردن آن خوب است انتہی مضمون فتح الحق
سیف الجبار مین لکھا ہے اور بھی مولوی رفیع الدینصاحب
سے استفتا اس باب مین ہے سوال تخصیص ماکولات در فاتحہ

بزرگان مثل کھچڑا در فاتحہ امام حسین رضی اللہ عنہ و توشہ در فاتحہ
شیخ عبدالحق و غیر ذالک چہ حکم دارد جواب فاتحہ و طعام کہ
بے شبہ از مستحبات است و تخصیص کہ فعل مخصص است باختیار او ورما
کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادت
است کہ بمصالحہ خاصہ و مناسبتے حقیقتاً ابتدا بظہور آمدہ رفتہ رفتہ
شیوع یافتہ در حق کھچڑہ صاحب در مختار و صاحب غنیہ و دیگر
فقہا تصریح نمودہ اند و تخصیص آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذبح
جانور و تقسیم گوشت آن بصدایق خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کہ
بطریق صحیح ثابت است و اللہ اعلم بالصواب انتہی کتاب
انوار الرحمن لتنویر الجنان مین تحریر ہے در کتاب اور جیند ہی
ملا علی قاری کہ محدث معتبر است مرویست قال کان یوم الثالث
عن وفات ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جاء ابو
ذر عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معہ تمر یابسۃ ولبن
الناقۃ و خبز الشعیر فوضعہا عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فقرء الفاتحۃ مرۃ و سورۃ الاخلاص ثلاث مراۃ و قرا اللہم
صل علی محمد انت لہا اہل و ہو لہا اہل فرفع یدیہ و مسح
وجہہ فامرہا فیہ ان تقسمہا و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ثواب ہذہ الاطعمۃ لابنی ابراہیم ترجمہ تیسرے
روز وفات ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی خدمت مین خرماے خشک اور شیر و نان جو حاضر کیے

اور اوسکو حضرت کے نزدیک رکھ دیئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھکر یہہ صیغہ درود
کا پڑھے اللھم صل علی محمد انت لھا اھل الخ پھر حضرت نے دست
شریف اپنے بلند فرمائے اور اوسکو اپنے چہرہ شریف پر ملے اور
حکم فرمائے کہ جو کچھ اوسمین ہے اوسکو لوگونمین تقسیم کردین اور فرمایا
یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثواب اس طعام کا واسطے
میرے فرزند ابراہیم کے ہے ایضاً انوار الرحمن مین تحریر ہے
آنچہ می گوید کہ اموات لیاقت تملک ندارند تا چیزے نذور وصدقات
بگیرند این صفہا اینقدر تامل نمی کنند کہ حق تعالی محتاج نذور وزکوات
وصدقات است کہ براے خود خمس ونذور وصدقات وکفارات
مقرر ساختہ مقصود ازان غربا پروری وفقیر نوازیست وہمچنین انبیا
واولیا درا نظر بر نفع رسانی خلایق است نہ فایدہ ذاتی خود پس حق بلکہ
دران نفع فقرا ومساکین است وخدا ورسول خدا آن را جاری
کردہ باشند گمان شرک دران شومی نفس نافہمان است انتہی یہہ
کلام مولانا کا مشعر یہ سر دقیق ومثمر یہ ثمرہ لطیف ہے یعنے اولیاء اللہ
کو حیات اور بقا مثل اپنے فریق مجدیہ وتابعیہ کے جانتے ہین اور یہہ نہین
سمجھتے کہ وہ لوگ ہین کہ ذاتا اور صفاتا فانی بذات حق وصفات حق ہین
اور متخلق باخلاق الٰہیہ ہو گئے ہین نہ حیات اون لوگونکی مثل حیات
ہمارے ہے نہ ممات اونکی مثل ممات ہمارے ہے حالت ممات
مین بھی وہ لوگ زندہ ہین بلکہ اونکو حالت حیوات سے بھی قدرت
عالم برزخ مین زاید حاصل ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب

حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہین فاذا مات انقطعت العلاقات
ورجع الی مزاجہ فیلتحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہا
مہم ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل ہولاء باعلاء کلمۃ اللہ
ونصر حزب اللہ وربما کان لہم لمۃ خیر بابن آدم وربما
اشتہی بعضہم الی صورۃ جسدیۃ اشتیاقا ناشیا من اصل
جبلۃ فقرع ذالک بابا من المثال واختلفت بقوت منہ
بالنسمۃ الہوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق
بعضہم الی مطعوم فامد فیما اشتہی قضاء لشوقہا ترجمہ
پس جسوقت کہ آدمی مرتا ہے علاقات اوسکے منقطع ہوتے ہین
اور رجوع اپنے مزاج اصلی کے جانب کرکے فرشتونکے ساتھ
ملجاتا ہے اور اونمین سے ہوجاتا ہے اور مثل فرشتونکے اوسکو الہام
ہوتا اور بھی مثل فرشتونکے سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین وہ
لوگ واسطے ملبند کرنے کلمہ حق تعالی کے اور مدد کرتے گروہ خداکے
اور کبھی اونکو قصد نیکی پہنچانیکا ہوتا ہے ابن آدم کو اور کبھی بعض اونمیں
سے شوق شکل جسدیہ کے جانب کرتا ہے کہ یہ شوق اوسکا اصل
طبیعت سے اوسکے پیدا ہے پس یہ شوق اوسکا دروازہ عالم مثال کا
ٹھوکتا ہے اور اوسکی قوت روح ہوائی کی ملکر مثل جسد نورانی کے
ہوتا ہے اور کبھی بعض اونمین سے شوق طعام کے جانب کرتے
ہین پس اونکو جس چیز کے جانب رغبت ہے امداد ہوتی ہے اور
اوسی کتاب مین تحریر ہے واذا مات الانسان کان للنسمۃ نشاۃ
اخری فیبقی فیض الروح الالہی فیہا قوت فیما بقی من الحس

المشترک تکفی کفایتہ السمع والبصر والکلام ہمدد من عالم المثال
ترجمہ اور جس وقت کہ انسان مرتا ہے اوسکی جا نکے واسطے دوسری
پیدائش ہوتی ہے بسبب فیض روح الہی او میں قوت پیدا کرتی ہے جو
کہ حس مشترک کفایتہ سماعت اور بصارت اور کلام کو ساتھ مدد عالم مثال
کے شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے در روایت
آمدہ است کہ نبی را بر اعمال انبیان خود مطلع می سازند کہ فلان امروز
چنین می کند و فلان چنان تا روز قیامت ادای شہادت نواند کرد حال
ارواح در عالم قبر مثل حال ملایکہ است کہ بتوسط شکل و بدنی کار میکنند
و مصدر افعال حیوانی و نفسانی میگردند بے آنکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ
باشند کذا فی سیف الجبار بعضے کتب احوال اولیاء اللہ میں تحریر ہے کہ چار
اولیاء اللہ اپنے قبور میں مثل تصرف احیا کرتے ہیں اونمیں سے ایک حضرت
محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت
معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز ہیں اب وہ روایات ذکر کئے جاتے
ہیں کہ لوگوں نے صالحین کو اپنے قبور میں بچشم خود زندہ دیکھے ہیں کتاب
بشری الکئب بلقاء الحبیب میں تحریر ہے اخرج الترمذی وحسنہ
الحاکم والبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انہ ضرب
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباہ علی قبر وھو
لایحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملک حتی ختمھا
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب
القبر ترجمہ روایت کیا ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو حاکم نے

اور روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے انہون نے
کہ بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اپنا ایک قبر پر نصب کیا
اور انہون نے نہین جانا کہ وہ قبر ہے پس یکایک دیکھے انہون نے ایک
انسان کو کہ اوسمین سورہ ملک پڑہتا ہے یہان تک کہ اوسکو ختم کیا پس حاضر
ہوے وہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دئے
حضرت کو اس امر کی فرمائے حضرت نے کہ وہ سورہ منع کرنیوالا اور
نجات دینے والا ہے کہ نجات دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے واخرج
ابن مندہ عن طلحۃ عن عبد اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادرکنی اللیل فابیت الی قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام فسمعت
قراءۃ من القران ما سمعت احسن منہا فجئت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذالک لہ فقال ذالک عبد اللہ
الم تعلم ان اللہ قبض ارواحہم فجعلہا فی قنادیل من زبرجد ویاقوت ثم علقہا وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت
الیہم ارواحہم فلا یزال کذالک حتی اذا طلع الفجر ردت
ارواحہم الی مکانہا التی کانت فیہ ترجمہ روایت کیا ابن مندہ
نے طلحہ بن عبد اللہ سے کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا مین نے اپنے
مال کا جو مقام غابہ مین تھا پس پایا مجھے شب پس آیا مین نے طرف
قبر عبد اللہ بن عمر بن حزام کے پس سنا مین نے قرأت قبر سے کہ
کبھی اوس سے بہتر قرأت نہین سنا تھا پس حاضر ہوا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین حضرت سے اس کیفیت
کو فرمائے حضرت نے کہ یہہ عبد اللہ ہے آیا نہین جانا تو نے کہ حق

تعالی ارواح مومنین قبض کرکے اونکو قنادیل یاقوت اور زمرد مین
رکھتا ہے پھر اوسکو درمیان جنت آویزان کرتا ہے پھر جسوقت کہ شب
ہوتی ہے اونکی ارواح اونکے پاس پھیر سے جاتی ہین پس سیطرح
رہتے ہین پھر جبکہ فجر ہوتی ہے اونکے ارواح اوس جاے پر پھیر
جاتے ہین کہ جس جاے تھے واخرج ابو نعیم فی الحلیہ عن ابراہیم
بن الصمد المہدی قال حدثنی الذین کانوا یمرون بالجسیر
بالاسحار قالوا اذا مررنا بحیاز قبر ثابت البنانی سمعنا قرأۃ
القران ترجمہ روایت کیا ابو نعیم نے حلیہ مین ابراہیم بن عبد الصمد
المہدی سے کہا انہون نے کہ بیان کیا مجھے اون لوگون نے جو
گذرتے تھے مقام جس مین قصہ کہتے ہوے کہ انہون نے کہا کہ
جسوقت ہم مقابل مین قبر ثابت نبانی کے گذرتے قرأت قران کو
سنتے واخرج ابن مندہ عن سلمۃ بن شبیب قال سمعت ابا
حامد الحفار وکان ثقۃ ورعا قال دخلت یوم الجمعۃ المقبرۃ
نصف النہار فما مررت القبرا وسمعت منہ قرأۃ القران ترجمہ
اور روایت کیا ابن مندہ نے سلمہ ابن شبیب سے کہے اونہون نے
کہ سنا مین نے ابو حامد قبر ساز سے اور تھا وہ شخص ثقہ اور باوقت
کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین نے روز جمعہ مقبرہ مین وقت نصف
روز مین پس نہین گذرا مین اوپر کسی قبر کے مگر مین سنا اوس سے
قرأت قران کو واخرج ابن مندہ عن عکرمۃ قال یعطی المومن
المصحف یقرأ منہ ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عکرمہ سے
کہا اونہون نے کہ دیا جاتا ہے مومن یعنے میت مومن مصحف کہ

پڑہتا ہے وہ اوس سے واخرج ابن منده عن عاصم السقطی
قال حفرنا قبرا ببلخ فنفذ فی قبر فنظرت فاذا شیخ فی القبر متوجه
الی القبلة وعلیه ازار اخضر و حوله فی حجره مصحفا یقرأ وفیه
ترجمہ اور روایت کیا ابن منده نے عاصم سقطی سے کہا انہون نے
کہ ہم ایک قبر کو کہودتے شہر بلخ مین پس سوراخ ہوا ایک پس دیکہا
مین نے پس یکایک ایک مرد ضعیف قبر مین متوجہ ہے جانب قبلہ کے
اور اوسکے جسم پر تہہ بند ہے اور اطراف مین اوسکے سبزی ہے
اور گود مین اوسکے قرآن ہے کہ پڑہتا ہے اوسمین واخرج
ابن منده عن ابی النصیری النیشاپوری الحفار وکان
صالحا ورعا قال حفرنا قبرا فانفتح فی القبر قبر آخر فنظرت فیه
فاذا انا بشاب حسن الوجه حسن الثیاب طیب الرائحة جالسا
متربعا وفی حجره کتاب مکتوب بخضرة احسن ما رأیت من الخطوط
فهو یقرأ القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت القیامة قلت
لا فقال اعد المدرة الی موضعها فاعدتها الی موضعها ترجمہ
اور روایت کیا ابن منده نے ابو نصیری نیشاپوری قبر ساز سے
اور تہا وہ شخص صالح صاحب ورع کہا اوسنے کہ کہودا مین نے
ایک قبر کو پس کشادہ ہوی اندر قبر کے قبر دوسری پس نظر کیا مین
نے اوسمین پس یکایک مین ملاقی ہوا ایک جوان خوبصورت
خوش لباس خوشبو سے بیٹہا ہوا چار زانو اور اوسکے گود مین
ایک کتاب لکہی ہوئی خط سبز سے کہ وہ بہترین خطوط کا تہا اور
وہ قرآن پڑہتا تہا پس نظر کیا جوان نے طرف میرے اور کہا

ایا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا او سنے کہ اعادہ کر قبر کی
پوشش کو اپنے موضع پر ونقل السهیلی فی دلائل النبوت
عن بعض الصحابة انه حفر فی مکان فانفتحت طاقة فاذا
شخص علی سریر وبین یدیه مصحف یقرء فیه وامامه روضة
خضراء وذالک باحد وعلم انه من الشهداء لانه رای فی
صفحة جرحا اورد ذالک ابن حبان فی تفسیرہ ترجمہ اور نقل
کیا سہیلی سنے دلایل نبوت مین بعض صحابہ سے کہ انہون نے
ایک جاے مین کہودا پس ایک طاق ظاہر ہوا پس یکا یک ایک
شخص ایک تخت پر ہے اور روبرو او سکے قران ہے کہ اوسمین
وہ پڑہتا ہے اور روبرو او سکے باغ سبز ہے اور یہ ماجرا
مقام جبل احد مین ہوا اور معلوم ہوا کہ وہ مرد شہید و نمین سے ہے اسواسطے
کہ اون صحابی سنے او سکے جسم پر زخم دیکہا اور لاے ہین
اس روایت کو ابن حبان سنے اپنی تفسیر مین وحکی الیافعی فی
روضة الریاحین عن بعض الصالحین قال حفرة قبرالرجل
من العباد فبینما انا اسوی اللحد اذ سقطت لبنة من لحد قبریلیه
فنظرت فاذا شیخ جالس فی القبر علیه ثیاب بیض وفی حجرہ مصحف
من ذهب مکتوب بالذهب وهو یقرء فیه فرفع راسه وقال اقامت القیامة
رحمک الله فقلت لا فقال رد اللبنة الی موضعها عافاک الله
فرددتها ترجمہ او حکایت کیا امام یافعی سنے روضة الریاحین
مین بعضے صالحین سے کہا انہون نے کہ کہودا مین قبر کو بعضے
عابدین کے پس در وقتیکہ مین لحد کو درست برابر کرتا تہا یکا یک

ایک خشت اوسکے نزدیک کی قبر سے گری پس نظر کیا مین پس یکایک
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ وہ قبر مین بیٹھے ہین اور اونپر سفید لباس
ہے اور اوسکے گود مین طلائی قرآن ہے اور خط بھی اوسکا طلائی
ہے اور وہ مرد ضعیف اوسمین تلاوت کرتے ہین پس اونہون نے
اپنے سر کو میرے جانب بلند کیا اور کہا کہ آیا قیامت قایم ہوی پس مینے
کہا کہ نہین پھر اونہون نے کہا کہ اینٹ کو اپنی جا سے پر پھیر دے حق تعالےٰ
تجھے عافیت دیوے پھر مین نے اوس خشت کو اپنی جا سے پر پھیر دیا
وقال الیافعی لغیار وینا عمن حفر القبو من الثقات انہ حفر فاشرف
فیہ علی انسان علی سریر وبیدہ مصحف یقرء فیہ وتحتہ نہر
یجری فغشی علیہ واخرج من القبو ولم یدر ما اصابہ فلم
یفق الا فی الیوم الثالث ترجمہ اور کہا امام یافعی نے بھی روایات
کئے ہم نے اوس سے جو وہ قبر کن ثقات سے تھے کہ اوسنے قبر
کھودا پس مطلع ہوا اوس قبر مین ایک انسان پر کہ وہ ایک تخت پر تھا
اور اوسکے ہاتھ مین کلام اللہ تھا اور نیچے ایک نہر جاری تھی پس اوسکو
غش اگیا اور اوسی غش کی حالت مین اوس شخص کو قبر سے باہر لائے
پس افاقہ غش سے نہین پایا مگر روز سیوم واخرج ابو الحسین بن
الشہران فی فوائدہ بسند من طریق عطیۃ العوفی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قرء القرآن ثم مات قبل ان یستظہرہ اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ
ویلقی اللہ وقد استظہرہ ترجمہ روایت کیا ابو الحسین ابن الشہران
نے اپنے فواید مین ساتھ سند اپنے کے طریق سے عطیہ عوفی کے

وہ روایت کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نے کہ قرات
قرآن شروع کیا پھر اوسکو موت آئی قبل اس امر کہ جو اوسکو یاد
کرے آتا ہے اوسکے نزدیک ایک فرشتہ کہ اوسکی قبر مین تعلیم
قرآن اوسکو کرتا ہے اور ملاقات کرتا ہے اللہ سے اوس حالت
مین کہ وہ قرآن کو یاد کیا ہوگا۔ واخرج ابن ابی الدنیا وابن
مندۃ عن عطیۃ العوفی قال بلغنی ان العبد اذا اتقی اللہ
وتعلم کتاب اللہ تعالی فی قبرہ حتی یثبتہ اللہ علیہ
فی ھذا المعنی روایۃ عن ابن ابی الدنیا عن الحسن واخر
عن یزید۔ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے
عطیۃ العوفی سے کہا انہون نے کہ پہنچی مجھی یہہ بات کہ تحقیق کہ بندہ
جس وقت کہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور سیکہا ہووے اوسکی کتاب
کو سیکہاویگا اوسکو حق تعالی اوسکی قبر مین یہان تک کہ حق تعالی
اوسکو اوپر ثابت کریگا اسی معنی مین روایت ہے ابن ابی الدنیا
سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے واخرج سعید بن منصور
عن علیۃ بنت حصبان بن ضیفی الغفار سے صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت اوصانی ابی ان اکفنہ فی
قمیص قلت فلما اصبحت من الغد من یوم وفاتہ اذھب
بالقمیص الذی کفناہ علی المشجب یعنی موتبل لامن عند اللہ
لباس احسن منہ ترجمہ روایت کیا سعید بن منصور نے
علیہ دختر حصبان بن ضیفی الغفاری سے جو صحابی رسول اللہ صلعم

علیہ وآلہ وسلم سے کہے ہین کہ اونہون نے کہ میرے والد نے
وصیت کیا تھا کہ ایک قمیص مین مجھے کفن دیو کہا اونہون نے کہ
جب مین نے دوسری صحیح کیا جو قمیص کہ اوسکو مینے اوسمین اونکو
کفن دیا تھا الگنی دیکھا یعنے اونکو حق تعالی کے نزدیک سے لباس
بہتر اوس سے عنایت ہوا الارواح علی اربعة اوجہ ارواح
الانبیاء تخرج من جسدها وتصور مثل صورتها مثل المشک
والکافور وتکون فی الجنة تاکل وتشرب وتنعم وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقة تحت العرش وارواح الشهداء تخرج من
جسدها وتکون فی اجواف طیور خضر فی الجنة وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقة تحت العرش وارواح عصات المومنین
تکون بین السماء والارض فی الهوی وارواح المطیعین
بریاض الجنة لاتاکل ولاتتمتع ولکن تنظر فی الجنة واما ارواح
الکفار فهی فی سجین فی جوف طیور سود تحت الارض السابعة
وهی متعلقة باجسادها فتعذب الارواح وتتالم الاجساد
منه کالشمس فی السماء وحرها فی الارض انتهی مضمون
کتاب بشری الکئیب بلقاء الحبیب ترجمہ ارواح چار وجہ پر
ہین ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کے ہین کہ اپنے جسد سے
نکلتے ہین اور متصور ہوتے ہین مثل صورت اپنے مثل مشک او
کافور کے اور رہتے جنت مین کہاتے ہین وپیتے ہین اور نعمت
جنت حاصل کرتے ہین اور جا رہتے ہین طرف قنادیل کے
زیر عرش اور دوسرے ارواح شہداء کے اپنے جسد سے

نکلتے ہین اور شکل مین پرندہاے سبز کے جنت مین رہتے ہین اور شب
کو طرف قنادیل کے زیر عرش معلق ہین قرار پکڑتے ہین اور ارواح
گنہگاران مومنین کے درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین معلق رہتے
ہین اور تیسرے ارواح مومنین مطیعین کے جنت کے باغو مین رہتے
ہین مگر کھاتے نہین اور نہ نعمات جنت سے فایدہ حاصل کرتے ہین
لیکن جنت مین دیکھتے ہین اور لیکن ارواح کفار پس وہ مقام سجین دوزخ
مین شکل مین سیاہ پرندو نکے رہتے ہین ساتوین زمین کے نیچے اور
وہ متعلق ہین اپنے جسدونسے پس عذاب پاتے ہین جسد اور درد
ناک ہوتے ہین جسد اوس سے مانند آفتاب کے جو وہ آسمان مین ہے
اور حرارت اوسکی زمین مین ہے یہان تک مضمون بشری الکئیب کا
تمام ہوا فوایح المسکیہ فی فتوح المکیہ مین تحریر ہے وقد ذکرہ علی
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ من اهل التحرار باب الکشف
وشهو ثم انہ سبحانہ تعالی تجلی بنورہ الی ذالک الہباء
یسمونہ اصحاب الافکار الهیولا الکل والعالم کل فیہ بالقوۃ والقبلا حقیقۃ
فقبل منہ کل شئی فی ذالک الہباء علی حسب قوتہ واستعدادہ
فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذالک الہباء الا حقیقۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فکان سید العالم باسرہ واول ظاهر
فی الوجود فکان وجودہ من ذالک النور الالهی ومن الہباء
جل عینہم عینہ وعین العالم من تجلیہ واقرب الناس الیہ
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ واسرار الانبیاء والمرسلین
علیہم السلام ومن تابعیہم من الاولیاء وعباد اللہ الصالحین

ترجمہ اور یہ تحقیق کہ ذکر فرمایا اوسکو علی ابن ابیطالب رضہ نے اور سوا اوسکے ارباب کشف اور شہود سے پہر تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی تجلی فرمایا ساتھ نور اپنے اس روشنی پر کہ نام اوس روشنی کا اصحاب افکار پہلے حکما ہیولا رکھے ہین کہ ہر شی اور عالم ہر مرادیہین ساتھ استعداد اور صلاحیت کے ہین پس قبول کیا اوس عالم سے ہر شی یچ اس روشنی کے موافق قوت اور استعداد اپنے پس نہین ہوا نزدیک تر قبول کرنیکا اس روشنی مین مگر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوے حضرت سردار تمام عالم کے تمامہ اور پہلی ظاہر وجود مین پس ہوا وجود مبارک حضرت کا اس نور الہی سے اور اس روشنی سے پایا گئی ذات اون عالم اور ذات حضرت کے اولاً اور ذات عالم کی ثانیاً تجلی سے حق تعالی کے ہے اور قریب تر لوگون کے طرف حضرت کے علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہین اور اسرار انبیا اور مرسلین علیہم السلام اور جو لوگ کہ حضرت سے مناسبت رکھتے ہین صالحین سے اور اولیاء اللہ سے

پھر دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ہے فظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان لہ فی کل جزء من اجزاء الزمان حکم اجتمع فیہ لظہورنا فھم ھذاہ المعانی الغریبۃ والمعانی العجیبۃ انتہی ذکرنا ھا لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ترجمہ پس ظاہر ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہے واسطے حضرت کے بیچ ہر جزو کے اجزا زمان سے حکم کہ جمع ہوے حضرت اوسمین اپنے ظہور کے ساتھ پس سمجہ تو اس معانی غریبہ کو اور معانی عجیبہ کو کہ ذکر کئے ہم نے اوسکو اوس شخص کے لئے کہ اوسکے واسطے قلب سلیم

ہو یا ڈالا گیا سماعت کو کہ وہ حاضر تھا پھر ایک مقام پر اوسی کتاب مین
تحریر ہے اعلم ان اصل ارواحنا روح محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فھو اول الاباء روحا وآدم اول الاباء جسدا
ترجمہ جان تو یہ بات کہ تحقیق اصل ارواح کا ہمارے روح محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس حضرت اول ہین سب باپ کے ازروی روح
کے اور آدم علیہ السلام اول ہین ازروی جسد کے روحی فداک
یا نبی اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد روح ارواح والکائنات وسید المخلوقات
وعلی آلہ وصحبہ خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم لی حبیب
عربی مدنی قرشی کہ بود درد وغمش مایہ شادی وخوشی گرچہ صد مرحلہ
دروست زپیش نظرم وجہہ فی نظری کل غدات وعشی فھم راز ش
چہ کنم او عربی من عجمی لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی مصلحت
نیست مرا سیری ازان آب حیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
لذت بادہ وصلش زمن مست مپرس ذوق این می نہ چشی بخدا تا
نہ چشی جامی ارباب وفا خدمت عشقش نرود سر مبادت گر ازین رہ
قدم بارکشی فصل سیوم بیان فوائد عرس سید الاتام
واولیاء اللہ الکرام کے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ و
اولیاء اللہ صلواۃ دائمۃ مکررت ما تکررت الدہور حال
یا ام بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ھذہ الحق وموعظۃ وذکری للمتقین ترجمہ

تفسیر آیت اور ہر ایک بیان کرتے ہین ہم آپکو اخبار سے رسولو نکے
اوس چیز کو جو ثابت کرین ہم اوس سے قلب کو تمھارے اور آیا
تمھارے نزدیک اوسمین حق اور نصیحت واسطے متقیو نکے پس مصداق
اس آیہ کریمہ کے جو روایات کہ فوائد مولود اور عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اعراس اولیا اللہ مین وارد ہین بیان کئے جاتے
ہین تاکہ اوس سے نفع عام ہووے اور ہر ایک شخص اس امر کثیر البرکت
کو بشوق دل اہتمام تمام رکھے تاکہ اوس سے منافع کونین اور سعادت
دارین حاصل کرین کتاب مطلع الانوار مین شیخ محمد ابن منبر سے لکھتے
ہین کہ کہے ابن جوزی نے کہ خواص قرأت مولود شریف سے یہہ
ہے کہ وہ امان ہے اوس سال مین اور خوشخبری جلد ہے اوسکے
واسطے حصول مقاصد اور مراد سے اور رجا ہے کہ اظہار تجمل اور زینت
ساتھ لباس فاخرہ کے کرے شب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اسواسطے کہ یہہ ذخیرہ ہے ہمارا آخرت مین اور کہے عبد اللہ بن عیسی
انصاری نے کہ میرے ہمسایہ مین ایک عورت پارسا تھی اور اوسکو
ایک فرزند صالح تھا مگر وہ عورت مفلس تھی کہ سوا ایک دینار کے
اوسکے نزدیک کچھہ نہ تھا اور وہ دینار دھاگہ کات کر حاصل کی تھی
پس وہ عورت وفات پائی اور اوسکا فرزند کہتا تھا کہ یہہ دینار میری
والدہ کی مزدوری سے پیدا کیا ہوا ہے قسم ہے خدا کی اوسکو
مین صرف نہین کرونگا مگر امور آخرت مین پس ایک روز اوسنے
کسی کام کو نکلا اور ایک قوم پر سے گذرا کہ وہ قرأت قرآن اور
قرأت مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربیع الاول مین کرتے

تھے پس اوسکے نزدیک وہ بیٹھا اور سماعت مولود کیا پھر سو رہا تو خواب
مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور ایک شخص نے پکارا فلان ابن فلان
ایک جماعت کا نام لیا اور اونکو جنت کیطرف لیگیا اور یہ جوان بھی اوسکے
ہمراہ تھا پھر کہا منادی نے کہ حق تعالی نے تم مین سے ہر ایک شخص کے
واسطے جنت مین ایک ایک محل مقرر کیا پس یہ جوان بھی ایک محل مین
اونمین سے داخل ہوا کہ کبھی ایسا دیکھا نہ تھا اور حور عین اوسمین بہت
سے ہین اور اوسکے دروازون پر خادم ہین پھر اوسنے اور محلونکو
بھی دیکھا کہ وہ اس سے بھی بہتر ہین پس اوس جوان نے جب اون
محلونمین ارادہ داخل ہونیکا کیا تو اوس محل سے خدام نے کہا کہ محل
تیرے واسطے نہین ہے بلکہ یہ اوس شخص کے واسطے ہے
جو مولود شریف حضرت کا کیا ہے پھر اوس جوان نے صبح کیا اور صرف
کیا اوس دینار کو مولود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین بسبب خوشی
اپنے خواب کے اور فقرا کو جمع کیا کہ وہ ذکر الٰہی اور قرات قرآن
اور قرائت مولد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتے تھے اور سب
جماعت پر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا پھر وہ لوگ بھی خوش ہوے
اور اوس جوان نے عہد کیا کہ اب سے مولود نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کبھی ترک نکرونگا جب تک زندہ ہون پھر سو رہا پس دیکھا اپنی
والدہ کو کہ وہ نہایت باجمال ہے اور لباس جنت اوسکے جسم
مین ہے اور بوے خوش اوس سے آتی ہے پس اوس جوان
نے اوسکی دست بوسی کیا اور اوسکی والدہ نے اوسکے سر کو
بوسہ دیا اور کہا کہ اے میرے فرزند تجھے حق تعالی جزاے نیک عنایت

کرے تحقیق کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے یہ لباس دیا
اوس جوان نے کہا کہ یہ بزرگی تجھے کہاں سے آئی اوس عورت
نے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے مولود سید الاولین والآخرین کا کیا
اوس دینار سے کہ تجھی مجھسے میراث پہنچی تھی اور یہ جزا ہے اوس
شخص کی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تعظیم حضرت کی کیا
کذا فی ترغیب المشتاقین لبیان منظومۃ السید البرزنجی زین العابدین کہا مولانا ابو الخطاب نے اپنے رسالہ مین
جو مولود شریف کے باب مین ہے اور نام اوسکا تنویر رکھا ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنے
مکان مین حال ولادت شریف حضرت کا بیان کرتے تھے ایک قوم کے
روبرو پس وہ خوش ہوتے تھے اور حمد کرتے تھے پس یکایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس شریف مین تشریف لائے
اور فرمایا کہ تمھارے واسطے میری شفاعت حلال ہوئی اور اوسی
کتاب مین ہے کہ روایت ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
اونھون نے کہا کہ مین نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کے ہمراہ مکان ابی عامر انصاری مین آیا اور وہ حالات
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تعلیم کرتے تھے پھر آن
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی نے
تمہارے واسطے اپنے دروازے رحمت کے کشادہ کیا
اور سب فرشتے تمہارے واسطے حق تعالی سے بخشایش چاہتے
ہین اور تمہارے یہ کام سے تمکو نجات حاصل ہوی عبد الواحد

بن اسمعیل سے روایت ہے انہون نے کہا کہ شہر مصر مین ایک شخص
تہا کہ تقریب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتا تہا اور اوسکے
ہمسایہ مین ایک یہودی تہا پس اپنی زوجہ سے کہا کہ کیا حال ہے ہمارے
ہمسایہ مسلم کا کہ وہ اس ماہ مین بہت سا مال خرچ کرتا ہے اوسکی زوجہ
نے کہی کہ اسواسطے یہہ مال خرچ کرتا ہے کہ اوسکا عقیدہ یہہ ہے
کہ نبی اوسکا اس ماہ مین تولد ہوے ہین پس ہمارا وہ ہمسایہ مسلم
واسطے خوشی اور بزرگی اپنے نبی کے یہہ مال خرچ کرتا ہے راوی
کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر وہ مرد یہودی چپ رہا پس وہ دونون زن و
شوہر سو رہے پس زوجہ یہودی نے دیکہا خواب مین کہ ایک مرد
جمیل صاحب نہایت عظمت مکانمین اوسکے ہمسایہ مسلم کے
تشریف فرما ہوے اور اطراف اونکے ایک جماعت اونکے
اصحاب کی تہی کہ اونکی تعظیم اور تکریم کرتے تہے پس وہ یہودیہ
نے اونمین سے ایک صحابی سے پوچہی کہ یہہ مرد جمیل کون ہین
وہ کہے کہ یہہ اللہ کے رسول ہین کہ اس مکانمین اسواسطے تشریف
لاتے ہین تاکہ صاحب مکان اور اونکے اہل سے ملاقات فرماوینگے
اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت کے ولادت شریف کی خوشی کئے ہین
پہر یہودیہ نے اون صحابی سے کہی ایا وہ کلام فرماوینگے جب
مین اونسے کچہہ کلام کرون صحابی کہے کہ ہان تو اگر کچہہ کلام آپ
سے کرے تو وہ بہی تجہسے بات کرینگے پہر یہودیہ حضرت کے
پاس حاضر ہوکر پکارتی کہ یا محمد پس حضرت نے فرمایا جواب
مین اوسکے لبیک یہودیہ نے کہی کہ مجہسے شخص کا جواب آپ

لبیک فرماتے ہو اور مین آپکے دین پر نہین ہون اور آپکے دشمنونمین
ہون پس فرمایا حضرت نے اوسکو اور قسم ہے اوس ذاتکی
کہ مجھے مبعوث بحق نبی کیا مین نے نہین جواب دیا تیرے پکارنیکا
مگر مین نے جان لیا کہ حق تعالی تجھے ہدایت اسلام کیا پس یہودیہ
نے کہی کہ آپ نبی کریم ہو اور آپ خلق عظیم رکھتے ہو نقصان پایا
وہ شخص جسنے آپکی مخالفت امر کیا اور نامراد ہوا جسنے آپکا مرتبہ
نہین جانا دست شریف اپنا دراز کیجئے پس مین گواہی دیتی ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور آپ اللہ کے رسول ہو پہر اللہ
سے عہد کی کہ جب مین صبح کرون جتنا میرا مال ہے سب اللہ کی
راہ مین خرچ کرونگی اور تقریب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کرونگی بسبب خوشی اسلام کے اور خوشی مین اوس
خوابکے جو اوسنے دیکھا جب وہ یہودیہ نے صبح کیا اپنے شوہر کو دیکھا
کہ وہ تیاری بڑی ضیافت کی کررہا ہے اور وہ بڑے نیک کام
مین مصروف ہے پس وہ یہودیہ نے اس امر سے تعجب کیا اور کہی
کہ آج کیا حال ہے کہ مین تجھے بڑے اچھے کام مین دیکھ رہی ہون
پس اوسکے شوہر نے اوس سے کہا کہ یہہ کام بسبب اوس مرد کے
کرتی ہون کہ جنکے ہاتھ پر مسلمان ہوی ہوی شب گذشتہ مین پس
وہ عورت نے اوس سے کہی کہ کون شخص نے تجھے یہہ بھید ظاہر کیا اور
کون شخص نے تجھے یہہ امر اطلاع کیا پس اوسکے شوہر نے اوس سے
بیان کیا کہ مجھے اس امر مین اونہون نے مطلع فرمائے کہ جنکے
ہاتھ پر مین نے مسلمان ہوا تیرے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول

ہے بعض مشایخین کبار سے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین
دیکھا گیا کہ ایک شخص خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دسترخوان بچھا
ہے اور طرح طرح کے طعام لوگ دسپر لا لاکے رکھتے جاتے ہین اور
وقت رکھنے طعام کے ہر ہر شخص حضرت کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ یہہ طعام فلان بن فلان آپکا امتی گذرانا ہے اور صحابہ کرام
اوسپر حاضر ہین اور حسب ارشاد حضرت کے یہہ شخص بھی اوس دسترخوان
پر حاضر ہے مگر حضرت ابھی تناول شروع نہین فرماے بلکہ منتظر ہین
ایک طعام حاضر ہونیکے تہوڑی دیر کے بعد دو روٹیان اور دال
ایک شخص نے حضرتکی خدمت شریف مین لاکر رکھا اور عرض کیا
کہ یہہ طعام فلان ابن فلان ساکن فلان شہر آپکے امتی نے گذرانا
ہے پس حضرت گویا اوسی طعام کے منتظر تہے وہ طعام آتے ہی
اوسی طعام سے شروع فرماے پس وہ مرد کہتے ہین کہ میرے
دلمین یہہ مقبولیت اوس طعام کی دیکھکر نہایت تمنا ہوی کہ مین بھی
اوس طعام سے مشرف ہوتا اسواسطے کہ کیسے قسم قسم کے عمدہ عمدہ
طعام گذرانے گئے مگر حضرت اسقدر ملتفت نہین ہوے جسقدر مقبولیت
اوس دال روٹیکی ہوی پس حضرت نے میری یہہ تمنا دیکھکر
اوسمین سے مجھے عنایت فرمائے پس اثر مقبول حضرت کا اوسمین
یہہ ظاہر ہوا کہ ایسا ذائقہ مین نے کسی اور طعام مین نہین پایا پس
اونہون نے جب صبح کیا اون مرد اور اونکے والد کا اور وطن
کا نام سنکر یاد رکہہ لئے تہے اونکی تلاش کے لئے اپنے وطن سے

سفر کئے یہان تک اونکے شہر مین جاکر اونکو تلاش کرکے اونسے ملاقات
کئے بعد گفتگوے بسیار کے اونسے استفسار حال کئے اور کہے کہ تم
جو طعام حضرت کی خدمین گذرانتے ہو وہ طعام سے مجھے بہی مشرف کرو
کہ مین اپنے وطن سے یہان تک محض اسیواسطے سفر کیا جب وہ مرد
نے اس بات کو سنتے بہت روئے اور افسوس کئے کہ یہہ بات
تمہین کیسی معلوم ہوی اور یہہ سر مخفی تمپر کیسا افشا ہوا پہر کیفیت حال بیان
کئے کہ مین مردوری بقدر کفاف ہر روز کی کیا کرتا ہون اور عادت
میری یہہ ہے کہ جو کچھہ اپنی مزدوری سے پیدا کرتا ہون طعام طہار
تیار کرکے اوسکے دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ پر حضرت کی فاتحہ
گذرانکر فقیر کو دیتا ہون دوسرا حصہ مین کہاتا ہون خیر تمنے جب
وہ طعام چاہا ہے آج مین نے نیت صوم کرلیا اور اپنے حصہ سے
تمہاری ضیافت کرونگا پہر اونہون نے بوقت معمول بعادت معہود
طعام تیار کیا اور ایک حصہ پر اوسکے نیاز گذرانا اور مسکین کو دیا
اور دوسرا حصہ جو اپنے کہانیکا تہا اون صاحب کی ضیافت کیا پس
وہ کہتے ہین کہ وہ طعام مین مین نے وہی لذت اور ذائقہ پایا جو
حضرت کے دسترخوان الوان نعمت پر مزہ تہا پہر اونہون نے فرمایا
کہ جو راز کہ فیما بین ہمارے اور حضرت کے تہا مکشوف ہوا اب ہماری
زندگی دنیا مین کام کی نہین تہوڑے عرصہ مین وہ رحلت فرماے
اور وہ صاحب نے اونکی نماز جنازہ اور کفن دفن کے بعد اپنے
وطن مین واپس ہوے در روایت عیسی بن عبد اللہ آوردہ گفت
وقتی در مجلس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ حاضر بودم او

را خبر کردند که از فلان قبر فریاد و نالہ میت شنیدہ مے شود و چند
روز است که او را دفن کردہ اند در باب الا زخ شیخ فرمودند که او
خرقہ من پوشیدہ عرض کردند نمی دانیم گفت وقتی در مجلس ما آمدہ گفتند
نمیدانیم گفت وقتے از طعام ما خوردہ گفتند نمیدانیم گفت وقتے
پس ما نماز گذارد عرض کردند نمی دانیم فرمود مقصر او لی تر بزیان
کاری وساعتے سر در مراقبہ کردہ اثر ہیبت و وقار در بشرہ مبارک
ظاہر شد بعد ازان فرمود کہ ملائکہ می گویند او وقتی روی مبارک تو
دیدہ گمان نیک بر دحق تعالی بسبب آن رحمت کرد و بعد ازان
بر سر قبر او رسیدیم ہیچ نالہ و فریاد شنیدہ نشد صاحب مناقب گوید
درویشے عارفے بطریق سیاحت سیر کنان بشہرے رسید کہ نہ آنجا
حکومت حاکمی و فرمان سلطان بود بلکہ تبلیغ رسالت نبوی مصطفوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرسیدہ بود و مردمان آنجا را رسم بود کہ در روز
چار شنبہ بر سر تالاب رفتہ غسل نمودہ در روز پنجشنبہ در دیگے کلان کہ
نزد آن تالاب نصب کردہ بودند ہر یکے بقدر میسر خود آرد گندم
و شکر و روغن زرد دران دیگ جمع مے نمودند بعد ازان دہن
دیگ را بستہ حلوا می پختند و ہمہ مردمان آنجا گرد آمدہ قسمت میکردند
چون آن درویش دران دیار این معاملہ معاینہ کرد از یکے از انہا
پرسید کہ پرستش بچہ نوع است کہ شما میکنند او گفت پرستش نیست
این روز ہمے است کہ بعد از خدا از ہیچ بزرگ نسبت ما یان روز
او را نگاہ میداریم و بنام او حلوا مے پزیم درویش گفت نام آن
بزرگ چیست گفت نام او را یکے از کبار ما میداند وی خواہد گفت

درویش از و پرسید او گفت ما بغیر غسل نام آن بزرگ نمی گیریم چون
روز چهارشنبه غسل خواهم نمود آنوقت اگر به پرسی خواهم گفت که نام
او بسیار است چون روز چهارشنبه آمد آنها بر تالاب آمده غسل
کردند درویش از کبار آنها نام آن بزرگ استفسار نمود آنکس
کتاب خود را وا نموده خواند که وی بزرگ در بغداد شریف آسوده است
و مولدش گیلان است و لقب او محی الدین و نام او سید عبدالقادر
است و او را غوث الاعظم و قطب المدار و غوث الصمدانی و
محبوب سبحانی و غوث الثقلین نیز خطاب می کنند و گفت شخصی از منتسبان
آنجناب درین دیار وارد شده بود او فرموده اگر در روز پنجشنبه
این رسم نگهداری هرگز هیچ حاکمی و سلطان بر شما غالب نتواند آمد
و حکم رانی نتواند نمود از آنمدت تا این وقت پاس روز چارشنبه
حفظ آدب آنحضرت از ما ترک نشده است و هم حکم هیچ حاکمی بر ما
نرسیده آن درویش متعجب گشته که بعثت پیغمبر صلی الله علیه و آله و
سلم درینجا نرسید اما ولایت حضرت غوثیه محبوبیه درینجا محیط گشته
که یکی از همه معجزات نبوی است صلی الله علیه و آله وسلم راوی
گفته آن درویش با خود عهد نمود که تا من این همه مردم را مشرف
باسلام نسازم ازینجا نروم الغرض بآن مردمان بگفت بعد از خدای
تعالی شخصی است که ازین هم بزرگ تر است بلکه این بزرگ را نیز یکی
از دوست گفتند آن کدام است درویش گفت خاتم الانبیاء و افضل
الرسل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم است که جد این
بزرگ و نبی آخر الزمان اوست بعد ازان آنگروه بحضرت سرور کائنات

خلاصه موجودات اشرف مخلوقات ایمان آوردند و از طریق محمدیه استفسار نمودند
پس کلمهٔ توحید عرض نمودم و احکام اسلام بیان کردم همه کس به کلمهٔ
توحید تصدیق و اقرار کردند و بدین اسلام مشرف شدند روایت است
از دو شیخ یکی شیخ ابو عمرو عثمان صیرفینی دوم شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی که
گفتند وقتی ما پیش شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بودیم در مدرسه
روز سه شنبه سوم از ماه صفر سنه خمس و خمسین و خمسمائه پس برخاست
شیخ رضی الله عنه و وضو کرد و دو رکعت نماز بگذارد و چون سلام نماز باز
داد یک نعره با هیبت بکند برآورد و قبقاب یعنی نعلین چوبین در هوا پرتاب
کرد چنانکه از نظر غائب شد باز نعره با هیبت بزد و قبقاب دیگر را نیز در
هوا پرتاب کرد چنانکه آنهم از نظر غائب شد بعد از آن شیخ به نشست و هیچکس را
مجال آن نشد که از شیخ بپرسد که این چه بود بعد از بیست و سه روز قافله
از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را نذرے از برای شیخ است شیخ فرمود که
بستانند از ایشان یکمن حریر تسلیم کردند و جامها از خز و مقدارے زر و
دو قبقاب شیخ گفت که این قبقاب بر شما از کجا است گفتند ما می رفتیم روز
سه شنبه سوم از ماه صفر ناگاه عرب بیرون آمدند با دو صد نفر ما را نهب
کردند و بعضے را بکشتند و تمام اموال را بغارت بردند و در یک وادی
فرود آمدند و اموال قسمت میکردند و ما گفتیم کاشکی شیخ عبد القادر رضی الله
عنه را درانوقت یاد میکردیم و در دل می آوردیم و در حال برای شیخ
نذر کردیم همدرین بودیم که دو نعره عظیم شنیدیم که هیبت آن تمام وادی
را در گرفت و دیدیم ایشان سخت مضطر گشته نزد ما آمدند گمان بردیم مگر
طائفه عرب بر ایشان تاخته است و گفتند بیائید و مال خود را بگیرید که ما را

چہ مصیبت رسید رفتیم دیدیم کہ ہر دو متقدم ایشان مردہ افتادہ اند وآن ہر دو عقاب باآب ترنزدیک ایشان است پس ایشان مالہاے ما بما بازدادند وگفتند ان لھذا الامر شیئاً عظیماً کذافی درالدارین بعضے مشایخین کبار سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین دیکھا گیا کہ ایک وقت ایک اہل باطن کا گذر کسی مقبرہ مین ہوا حال اہل قبور کا اونکو مکشوف ہوا کہ وہ سخت معذب ہین بعد چند ایام کے پھر اونکا اوس مقبرہ پر گذر ہوا اونکو معلوم ہوا کہ اون سبکے مغفرت ہوگئی اور سب اہل قبور براحت وآرام ہین پس وہ اہل باطن اہل قبور کی ارواح کے جانب متوجہ ہوکر وجہ مغفرت اونکی استفسار فرمایا معلوم ہوا کہ طعام نیاز شریف حضرت غوث پاک کا کسینے اپنی مکان مین ادا کیا تہا استخوان اوس طعام صحن مکان مین گرے ہوے تہے کوے نے اوسمین سے ایک استخوان لیجاکر اوس مقبرہ مین ڈالا پس برکت سے اوس ریزہ طعام مبارک نیاز شریف کے حق تعالی سبکو مرحوم ومغفور کیا یہہ غلام حضرت کا ایک یار نیت کیا کہ ظروف مسی پخت کیواسطے وقف روضہ منورہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرون اور بعداد شریف مین بہیجون مگر از لوازمہ بشریت اوسمین سہو واقع ہوا پہر تہوڑے عرصہ کے بعد مرض سرطان کہ مرض مہلک ہے لاحق حال ہوا یہانتک کہ سب اطبا اوسکے علاج سے درماندہ ہوے اور مرض بڑہ دیا تہا ایک شب جناب محبوب سبحانی مشکل آسانی غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ امر بسبب فراموشی نیت تیرے لاحق ہوا چاہیے کہ اپنی نیت کو جلد ادا کر پس مجہے

اپنی نیت جو وقف ظروف بھی یاد آگئی پشیمان ہوا اور قصد مصمم اپنی ادائے نیت کا کیا پس بمجرد اس امر کے صورت صحت نمودار ہوئی اور بفضل خدا بعنایت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شفاء کلی حاصل ہوئی حضور افضل الدولہ مغفرت مکان شاہ دکن کا ایک صاحبزادہ رحلت کیا اوسی قریب مین ماہ ربیع الاول پہنچا خدمت نیازات کی جنکو تفویض تھی اونہون نے تامل کیا کہ اس حالت و رنج والم مین فرد نیازات کی واسطے حصول اجازت اور دستخط کے کس طور پیش کیا جاوے جبکہ وقت معہود سے کچھ تاخیر پیش کرنیمین فرد نیازات کے واقع ہوئی بحال عتاب حضور نے فرمایا کہ فرد نیازات ربیع الاول اور ربیع الثانی ابھی تک کیون نہین پیش ہوئی اہل خدمت نے عرض کیا کہ حضور کی طبیعت پرملال دیکھکر پیش کرنیمین فرد نیازات کے جرئت نہین ہوسکی حضور نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اور میری ریاست اور میری اولاد سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ پر سے فدا ہین اوسیوقت افراد نیازات طلب فرماکر مضاعف عادت سے دستخط فرمائے پس ثمرہ اوسکا یہہ ظاہر ہوا کہ حضور کے خلف الصدق نواب میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ تھوڑے عرصہ کے بعد ماہ ربیع الثانی مین تولد ہوے اور بعمر سہ سالگی بلا دخل غیر بجاے اپنے والد کے تخت نشین ہوے ایکشخص اہل خدمات سے تھا یا اونکا سرکار پر مبلغ کثیر باقی تھا مگر اوسکے ملنے کی کچھ شکل نہین تھی ہرچند انہون نے دوست و پا زنی کیا مگر سرکار کی مرضی بالکل اوسکے دینیکی نہ تھی پھر اونہون نے نذر کیا کہ اگر میرا مقصود حاصل ہوا اور وہ رقم تھا یا مجھی

واسطے مین اوسمین سے ربع رقم کی نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی گذرانونگا پس بعد اوسکے ایسے اسباب ظاہر ہوے کہ سرکار نے نصف رقم نقد دیئے اور نصف رقم آیندہ دینے کا وعدہ کیئے پس چاہیئے تہا کہ جو کچھ رقم ملی تہی اوسمین سے ربع رقم کی نیاز شریف گذرانتے بلکہ انہون نے ایک نہایت قدر قلیل رقم نیاز شریف کے واسطے نکالے پہر چند روز بعد اوسکے اسباب بالعکس نمود ہوے یہان تک کہ اونکا گہر تباہ ہوا معاذ اللہ منہ بعضے محل حضور افضل الدولہ مغفرت مکان کے جو عمدہ صاحب خیرات کثیرہ تہے اور ایک بڑی رباط اونکی مکہ معظمہ مین ابہی تک باقی ہے ایک بار بعارضہ سخت علیل ہوے اور اطبا اونکے علاج سے عاجز ہوے یہان تک اونکا حال پہونچا کہ فقط ایک سانس اونمین باقی رہی اور حرکت اعضا کی ساقط ہو گئی تہی چونکہ حضور مغفرت مکان کی اون محل کے حال پر توجہ خاص تہی نہایت اس حالت سے متفکر اور مشوش ہوے اور جبکہ مایوس علاج سے ہوے طرف دعا کے حضور نے متوجہ ہوے اور بہت سے مشایخین کو واسطے دعا کے یاد فرمائے آخر الامر حضرت سید شاہ عبد القادر قادری قدس سرہ کے خدمت مین استمداد دعا کا فرمائے اور اونکو باصرار طلب فرمائے اور اسباب مین استمداد دعا کئے شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے حضور مغفرت مکان سے فرمائے کہ تمکو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے خلوص عقیدت ہے تم حضرت کے جانب متوجہ ہو اگر حضرت کی عنایت اسباب مین ہو جاوے تو حصول مقصود مین کچھ شک نہین

حضور نے فرمایا کہ مین حضرت کی جناب مین بدل وجان متوجہ ہوں شاہصاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عادت یہہ ہے اگر کوئی تمہارے پاس آتا ہے اپنی کسی حاجت کے واسطے تو اول حسب مقدور اپنی نذر گذرانتا ہے تمکو بھی چاہیئے کہ اپنے حسب مقدور حضرتکی نیاز شریف گذرانو پس حضور نے حکم دیا کہ فی الفور شیرنی سوا سو روپیہ کی داخل کیا جاوے پس بمجرد حکم عالی تہوڑے ہی عرصہ مین وہ شیرینی داخل ہوی حضور نے شاہصاحب علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ بسم اللہ آپ فاتحہ حضرت کی اس شیرینی پر ادا فرمائے پس شاہصاحب علیہ الرحمہ نے فاتحہ کے طرف متوجہ ہوے اوسوقت بڑے بڑے اطبا نامور مریض کے پاس حاضر تھے نبض پر بار بار ہاتھ رکہتے تھے نبض ساقط تہی اور آثار ردیہ سب نمودار تھے جبکہ شاہصاحب موصوف واسطے فاتحہ اور دعا اور استمداد کے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ ہوے سب اطبا تعجباً متبسم ہوے یعنے یہہ کونسا وقت دعا اور استمداد اولیاء اللہ کا ہے کہ سب آثار ردیہ اسوقت موجود ہین پھر بعد انفراغ کے فاتحہ سے شاہصاحب نے ادہر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے اودہر مریض کو افاقہ غشی سے حاصل ہوا اور محل مین حضور پر نور کے شور اور غلغلہ تہنیت صحت کا برپا ہوا اور تہوڑے عرصہ مین افاقہ کامل حاصل ہوا یہہ تہوڑا مشتے نمونہ از خروارے فواید نیاز شریف کے بیان کئی گئے ورنہ کرامات محبوبیہ کا حد واحصار نہین اسواسطے لکہتے ہین کہ اما منہ بنعت حد التواتر اور بھی لکہتے ہین کہ اماتہ کقطر الامطار انا لنا اللہ من برکاتہ آمین خاتمہ بیان مین اصل قوم وہابیہ نجدیہ کے قولہ تعالی الذین فرقوا دینہم

وکانوا شیعًا تفسیر آیت وہ لوگ کہ دین مین تفرقہ ڈالے اور گروہ گروہ
ہوئے کتاب **سیف الجبار** مین مولانا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہین کہ قران اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ راہ حق
اور صراط المستقیم راہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کی ہے
موافق جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت
کرنا چاہئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو بعد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ کے وقت مین خلافت حقیہ تک
مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور اونکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین
طریقہ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا وہ
اختلاف رحمت تھا شقاق اور اختلاف ملت نہ تھا آخر خلافت حقیہ مین خارجیون
نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت خاتمہ ولایت خاتم
خلافت کو جو اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین کافر ٹھیرایا
نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوئے پھر معتزلی ظاہر ہوئے
غرض ہر وقت مین جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقے
نکلتے گئے اور کسی کسی اطراف مین اظہار بد مذہبی کا منتشر ہوا مگر وہ
جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اونکے اتباع
کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالی کے فضل وکرم
سے جیسے ابتک اوسی صراط مستقیم پر ہین اور جماعت اور سواد اعظم
امت وہی ہین اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری
دین کی اونہین سے ہوتی رہی اور سب مذہبون کو تادیب اور تنبیہ لسانی
اور سنانی رہی اور بموجب وعدہ الہی کے الا ان حزب اللہ ہم الغالبون

غلبہ عام اوسی فرقہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری ماتریدی
اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو اونکے سوا ہین وہ جماعت سے
خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین مارق ہے اور سواد اعظم کے
مخالف جو فرقے اٹہے ہوے اور اونکے رد و ابطال اور دفع و
زوال مین جو جو کہ پیش آیا اوسکا ذکر کرنا بسبب شہرت کے ضرور نہین
سر دست جو فتنہ نجدیہ کا پہیل رہا ہے اوسکا بیان کرنا بہت مناسب
ہے کہ اکثر عوام اوسکی حقیقت سے ناواقف ہین اس سبب سے دہوکون
مین پڑے ہین سنہ ۱۲۱۳ ہجری مین کہ سلطان عبد المجید خان سابق سلطان روم
کہ بڑا غازی اور دیندار اور عادل تہا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم
ثالث اوسکے بہتیجے نے اوسکی جاے پر جبراً تخت نشین ہوا اور
سلطان مرحوم کے فرزندونکو اور اکثر امرا سلطنت کو کہ اوسکے فرزندون
کے ہوا خواہ تہے قتل کیا اور رعیت پر ظلم شروع کیا ان امور سے
سلطنت مین خلل واقع ہوا اور صوبجات سلطنت کے خود حاکم ہوگئے
حرمین شریفین سے جو ملک متعلق تہا اوسکی حکومت بہت مدت سے
مکہ معظمہ شریف سے متعلق تہی کہ وہ ایک سادات سے ہوتی اور
اوس ملک کا چندان حصول نہ تہا ہر موسم حج مین سلطان روم
کے جانب سے یہان ایک امیر فوج مع نقد و جنس کہ حساب اوسکا
کروڑہا روپیونکو پہونچتا لاکر حرمین شریفین کے سادات اور اہل خدا
کو اور دہان کے ساکنین گرد و نواح عام کو علی حسب مراتب پہونچاتے
اور فوج سلطانی کو اگر شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجا
لاتے اس سبب سے وہان کے رہنے والے سب لوگ خوش و خرم

بہ آرام تمام سے تھے جب سلطنت روم بگڑ گئی اون سب باتونمین خلل پڑ ہگیا مفسدون نے ہر طرف سے سر اوٹھایا عبد الوہاب نام ایک رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور باپ دادے سکے علم ظاہری مین اور علم باطنی مین اوس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ تھے اور اوسکا خاندان کا اوس ملک مین بڑا اعتماد تھا عبد الوہاب نے حال خرابی سلطنت کا دیکھکر بادشاہ بننے کا ارادہ کیا اور یہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے حیلہ مین لوگون کو جمع کر کے حرمین شریفین کو کہ وہ فوج سے خالی ہین اور مال اور خزانہ اوسمین بیشمار ہے اپنے تصرف مین لیجئے جب یہ ملک اپنے قبضہ مین آگیا اور خزانہ بیشمار ہاتھ آگیا پھر آگے اور ملکون پر دخل ہونا آسان ہے کیونکہ وہ سب آپس مین نفاق اور نزاع کے سبب سے خراب حال ہین یہ صلاح ٹھیراکر عبد الوہاب مع اپنے عزیزون قریبون کے وعظ کہنے اور مرید کرنے مین کہ طریقہ جدی اوسکا تھا خوب مشغول ہوا اور خلائق کو اپنا معتقد کرنا شروع کیا اور خوب مطیع کر کے جمعہ کے دن مجمع عام کیا اور بڑی آدمیونکو اطراف و جوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شرع مین واسطے احکام دین اور ادائی جمعہ وغیرہ کے بادشاہ ہونا ضرور ہے اور بادشاہ روم وشام صرف برائے نام ہے حقیقت مین حکم اوسکا ذرا بھی نافذ نہین اوسکو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے خصوصًا خطبہ مین اوسکو بادشاہ کہنا کہ جھوٹ کہنا عین عبادت مین ہوتا ہے بڑا گناہ ہے چاہئے کہ سب ملکر ایک شخص کو سردار

مقرر کرین مگر مجھے معاف کرین کہ دنیا کے طرف مجھے رغبت نہین پہلے
اون لوگون نے جو ملے ہوے تہے پہر سیون نے کہا کہ سیوا ے
آپکی ذات شریف کوئی اس کام کے لایق نہین کہا کہ مجبور ہون جماعت
مسلمین کا خلاف کیونکر کرون مگر ایک شرط ہے کہ عقاید و اعمال مین
میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پہرو آخر سب سے بیعت
لیکر امیر المومنین بنا اور نام اوسکا سلطانکی جاے خطبہ مین داخل ہوا قصبہ
درعیہ کو کہ وطن اوسکا تہا تخت گاہ قرار دیا اور اپنی اولاد و اقارب
کو شہرونکا حاکم قرار دیا اور عدل و انصاف اور دینداری اور تاکید
نماز روزہ کی خوب جاری کیا اور اجلاس امامت کے روز سے
ملک کا انتظام اپنے فرزند کو حوالہ کیا اور آپ ایک نئے مذہب
بنانیکے طرف مشغول ہوا کہ اہل سنت وجماعت وغیرہ مشہور مذہبون
سے جدا ہو کہ اوس مذہب کے رو سے وہ کافر ہین کچھ مسئلہ
متفرق خارجیو نکے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاریہ وغیرہ کے مذہبون
سے لیکر کچھ اپنے دلسے جوڑکر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے
چہوٹے بیٹے نے اوسمین بڑہا کر کتاب التوحید نام رکہا اور پہر اوسکو
آپ اختصار کیا حاصل اوسکا یہہ کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصًا
رہنے والے حرمین شریفین کے تاکہ اونکا لوٹنا اور قتل کرنا جائز ہو
شہرے چند نسخے اوسکے حاکمونکے پاس بہیجے حاکمون نے ظاہر
کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوے کہ مکہ کی لوٹ
اور جہاد کا ثواب ہے آخر سعود نام ایک اخبث وزیر اوس
عاقبت نامحمود نے بنام نہاد زیارت کعبہ ۱۲۱۳ ہجری اور آخر

سلطنت سلیم ثالث مین بڑی بہیڑ کے ساتھ اللہ تعالی کے گہر پر چڑہائی کیا سا کنین حرمین اونکا پہلا حال عدالت اور دینداری کا سنکر اونکے آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات ہوے مگر چند لوگ جو اونکے واقف حال تھے اونہون نے مکہ مین اونکے حال کا تذکرہ کیا اور لوگون نے اوسکا تذکرہ شریف مکہ تک پہنچایا اور کہا کہ فوج کو مصر اور شام سے طلب کیجئے یا قبایل عرب کو جمع کرکے اوسکا بند و بست کیجئے کہ اونکا یہان آنا اچھا نہین شریف نے اوسی پچھلے حال سے اونکے دہوکا کہا کے کہا کہ معاذ اللہ خانۂ خدا کی زیارت کرنیوالون کو روکون اور کنے والون پر غصہ ہوا کہ پہر کوئی ایسی مفسدانہ بات نکہے اس عرصہ مین خبر آئی کہ مسعود نامسعود انبوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے پہر لوگون نے شریف سے کہا کہ آپکی غفلت سے ہتک حرم اور جانون کا قتل اور مالونکی لوٹ ہو جاویگی شریف مکہ نے وہی جواب دیا کہ مسلمان سنت پر چلتے اور تقوی کا دعوی رکہتے ہین ایسا بڑا گناہ اونسے کیونکر سرزد ہوگا یہان یہی قیل و قال تھے کہ وہ اشقیا مقام قرن المنازل مین کہ میقات نجد سے ہے اپہونچے وہانسے مکہ کو چہوڑ کر طایف کو دوڑ مارے اور رہا سب طایف کو چار طرفسے گہیر لئے اور جو سامنے آگیا کیا مرد اور کیا عورت کیا چہوٹا اور کیا بڑا اسکو شہید کئے اور مسجد عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور آثار متبرک سب زمین کے برابر کر دئے اور تمام مال و متاع پر تصرف کرکے گماشتے اپنے چہوڑے اور خود متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے ایک منزل باقی رہی تہی کہ کچہہ بچے ہوے طایف کے بہاگ کے آکر شریف سے حال

طایف کا بیان گئے شریف کے پاس محض پانسو غلام تھے اور مدد بیلا شکی
جہات کہان اور کتاب التوحید بہی ایکدن پہلے مکہ مین آگئی تہی علماء مکہ نے
اوسدن حرم مین اجماع کیا اور کفر پر نجدیہ کے اور اونسے جہاد پر چار دن
مذہب کے علماء باجماع ما ثبت ہہ فتوی دیئے اور بعد مغرب شریف کو دیا اور
کہا کہ سب مسلمان آپکی ساتھ لڑنیکو تیار رہین اور درستی سامان جنگ مین
مصروف ہین علی الصباح آپ سب جمعیت کے ساتھ حرم کی سرحد پر چلکر اونکو روکین
اور اونسے لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم سنہ ۱۲۳۱ ہجری
کو ہوا آٹھوین تاریخ صبح کو سب لوگ تیار منتظر شریف تھے مگر شریف برآمد
نہین ہوئے اور اپنی غفلت پر شرمندہ ہوئے اور فوج نہو نیسے ڈری
مگر ابہی تک اس شبہ مین تھے کہ شاید طایف والون نے پہلے قصد کیا
ہو اور بہی یہہ گمان تہا کہ طایف مین جو ہوا سو ہوا آخر حرم مین شمشیر رانی نکرینگے
کہ وہ مسلمان لوگ ہین لوگون نے ہر چند ہر چند عرض کیا کہ یزید اور حجاج او
قرامطہ کے وقت مین کیا کیا نہین ہوا حالانکہ وہ بھی کلمہ گو تھے اور حال نجدیہ
کا کتاب التوحید اور واقعہ طایف سے ظاہر ہو گیا اسپر بہی شریف باہر
نہین نکلے اس عرصہ مین غلام بہی اہل شہر سے متفق ہوئے اور شریف
سے اذن چاہے شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا زایرین بیت اللہ
پر ہرگز نہ دونگا اسی تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی امر قرار نہین پایا
کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تروارین مارتے ہوئے اور لوٹ کرتے
ہوئے داخل حد حرم ہوئے اسوقت شریف کو اون خبیثونکی خباثت کا
یقین ہوا مگر سوا بہاگ جانیکے کچہہ چارہ نہین دیکہا اپنے غلامونکو لیکر
جدہ کو چلے گئے اور وہانکے قلعہ مین پناہ لئے اور مکہ کے زن و مرد

سب اپنے مکانونکو چھوڑ کے کچھ پہاڑون پر چڑھ گئے کچھ مسجد الحرام مین اپنی پناہ سمجھکر آبہرے نجدی بیدین نے اونکے تغیر کرا دینے کوئی مقابلہ کرنی چارون طرف سے کمال سفاکی اور بیباکی سے کے ساتھ مسجد الحرام مین گہسے وہ لوگ کہ کعبہ کے پردہ مین چھپے ہوئے تھے اور قبہ زمزم اور حطیم اور مقام ابراہیم مین دبے ہوئے تھے اونکا بہی پاس نکیا انا للہ و انا الیہ راجعون جو اسو ونگا اونکے ظلم سے نہ بچا اوسمین بہی بہ صدمات زد و ضرب کے مشق آگیا تمام مال شریف اہل مکہ کا اور حرم کے کارخانون اور نذورکا اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ بہی نچھوڑا جب حکم دیا کہ اہل مکہ پہاڑ ونسے اونکر اپنے مکانونمین آباد ہو وین مگر جنکے ہاتھ مین ہتیار ہووے وہ قتل کیا جاوے مگر مکہ کے شریفون کے قوم سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت اور سیادت اونکی تمام عالم مین معتبر اور مشہور ہوکسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چہوٹا کیا بڑا جسکو کہان پاو وہان قتل کرو پس اس حکم سے مشہور ہونیسے اہل بیت نبوی مین جسکو جہان طاقت ہوی آوارہ ہوئے اور جو اون اشقیا کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گہرونمین آئے دیکہے کہ مکان سامان اور اسباب سے خالی ہین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے تہوڑی سی فوج لیکر متوجہ غارتگری مدینہ منورہ کے جانب ہوئے جو قتل اور غارتگری کہ مکہ معظمہ مین کئے تھے وہی معاملہ مدینہ منورہ مین کئے مسجد قبا جسکا ذکر ونشا قرآن شریف مین ہے اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ اور اہلبیت سب مسمار کر دئیے پہر روضۂ مقدس کے جانب متوجہ ہوئے کہ تمام اوسکا صنم اکبر یعنی معاذ اللہ بڑا بت رکہے تھے اور ارادہ ہدم روضہ منورہ

گکاٹ گئے اور ایک جماعت روضۂ منورہ کے جانب اس نیت ناپاک سے گئے
اور روضۂ مقدس کے پاس پہنچے اور دروازہ کہولے فی الفور ایک
اژدہا کے پھنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہوگئے اسکا اصل دہان
ظلم و ستم سے پیٹ بہر کے تمام اسباب و سامان نقد و جنس مکہ معظمہ مین
لا کر اپنی جماعت مین شریک ہوے پہر وہان سے پاون پہیلائے حجاز
اور نجد اور بعضے عراق کے شہرون پر جو فوجسے خالی تہے قتل اور
لوٹ کیا کربلا سے معلا مین بہی وہی معاملہ کیا جو مدینۂ منورہ مین کیا تہا
مگر جدہ پر قصد نکیا کہ وہان قلعہ مستحکم اور توپین تہے مگر شریف کو بہی تاب
انکی قدرت نہ تہی اسی حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرح کا مخمصہ تمام
ملک مین تہا اور سلطان سلیم ثالث کہ نہایت بد فکر اور بے عقل تہا بسبب
عدم شکوہ و شوکت سلطنت کے اس فتنہ کو رفع نکر سکا اور بہ باعث
شور و فساد سلطنت کے اسطرف متوجہ ہونیکی اوسکو فرصت بہی نہ تہی
اس عرصہ مین سلطان مصطفی خان رابع خلف سلطان عبد المجید خان مرحوم
نے سلطان سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت نشین ہوا کئی مہینے گذرے
تہے کہ مصطفی بیرقدار نے سلطان مصطفی خان کو قتل کیا۔ جب سلطان محمود
خان غازی خلف سلطان عبد المجید خان کہ مرد باخدا تہا بادشاہ ہوا
کسیقدر سلطنت کی پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا محمد علی بادشاہ
والی مصر کو حکم جہاد کا نجدیہ پر دیا محمد علی بادشاہ نے ابراہیم بادشاہ
کو ملک حجاز پر بہیجا اوسنے آنکر ایسا تدارک کیا کہ نام و نشان نجدیہ کا
باقی نرہا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کا لوٹ
لیگئے تہے سب لا کر جہان تہان پہنچایا اور جس مالک نے اپنی چیز کی

شناخت کی اوسکے حوالہ کر دیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو
تقسیم کیا اور مساجد متبرکہ اور آثار شریفہ جو نجدیہ نے منہدم کر دیا تہا سب
نئے بنانیکا حکم دیا اوسی عرصہ مین ملک یمن کے گنوارون شیعہ زیدیہ مذہب
نے جو دین و آئین سے ناواقف محض تہے اور اپنے طریقہ سے بہی جاہل تہے
سواے راہ لوٹنے اور قتل کرنیکے کچھ نہین جانتے تہے اس مذہب کو اپنے
مذاق کے موافق پاکر بخوشی قبول کیا مسلمانون پر جہاد کیا مخا اور حدیدہ
کہ دو شہر ملک یمن مین مابین دریا کے کنارہ پر واقع ہین لوٹ لیا
جب فوج ترک کی یہان بہی آئی کچھہ مارے گئے اور جنگلونمین بہاگ گئے
اس عرصہ مین سلطان محمود خان غازی جنت نصیب ہوا اور اونکے فرزند
سلطان عبد المجید خان غازی تخت نشین سلطنت روم ہوے نظم و نسق
پادشاہانہ جاری کئے سب صوبجات اونکے مطیع فرمان ہوے محمد علی
پاشا سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے باعث سے
حال مین اوسپر متصرف ہو گیا تہا نکال لئے بموجب اس حکم کے فوج محمد علی
پادشا کی روانہ مصر ہوی اور فوج سلطانی بنا در تک نہ آئی تہی کہ زیدیہ
مذہب سید ون ساکن نواح مخا و حدیدہ نے مذہب نجدیہ اختیار کیا اور
اور مکانون کو فوج سے خالی دیکھ کے پہر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان
مین ایک امیر ہو گیا عجب طرحکا ظلم برپا کیا مولف کتاب سیف الجبار مولانا
مولوی فضل رسول صاحب علیہ الرحمہ یہان لکہتے ہین کہ راقم نے ۱۲۵۶
ہجری مین اوسی حال پر چہوڑا پہر سنا کہ فوج ترک کے آنے سے اونکا بہی کام
تمام ہوا اسیطرح ملک مسقط کے گنوارون خارجیون نے اس مذہب کو
پسند کیا اور لوٹ مار شروع کیا چنانچہ بہت سے خارجیون اور سوداگرون

سے کے جہاز لوٹ لئے بادشاہ مسقط کہ سعید اوسکا نام تھا اونکا قتل عام کیا بالآخر
اون سبکا استیصال ہوگیا اب تمام ملک عرب حجاز و شام ویمن وغیرہ مین
اس مذہب کا نام و نشان باقی نہین سوا ئے چند گنوار وحشیے ایک چہوٹے
سے جنگل صحرا سے ہین کے کہ نام اوسکا قبیلا سیر ہے کہتے ہین کہ
کچھہ کچھہ باقی ہین العلم عند اللہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور تمام مسلمانون
کے شہرونمین جو روم و شام اور مصر و عراق وغیرہ کے ہین کوئی اس
مذہب کو ظاہر نہین کر سکتا یہہ حال ہے عرب کے بیدین والونکا اور ہندوستان
مین اس دینکے پہیلنے کا قصہ یہہ ہے کہ مولوی اسمعیل کے فکر مین خدشہ
اور طبیعت مین مذہب سے بیقیدیکی رغبت پہلے سے تہی بزرگ اونکے
اس سبب سے اونسے ناراض تہے شاہ عبد العزیز صاحب نے آخر عمری مین
اپنا تمام مال مملوکہ منقولہ وغیر منقولہ وغیرہ منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تہی
حرم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کر دیا مولوی اسمعیل کو کچھہ
ندیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگ نہین نرما کہلے بند ہوے
تین چشمہ فساد کے دین مین اونکی ذات سے جاری ہوے ایک فتنہ ظاہر
یہہ کہ قیاس اور تقلید کو حرام اور ائمہ مجتہدین اور فقہا و مقلدین کو فاسق
بلکہ کافر سمجھتے ہین یہہ تہوڑا شاہ جہان آباد مین اور پوراپ عظیم آباد وغیرہ
پورب شہرونمین پہیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہ اور شافعی بہی صحیح نہین بول
سکتے سفی کو چہپے اور شین کو سین کہتے ہین اماموں اور مقلدون کو برا
کہتے ہین اور اونکیطرف خطا اور گمراہی کی نسبت میں کچھہ تامل نہین کرتے اور مولوی
اسمعیل کے زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ اور فقہا کے
ساتھہ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین مین لکہا ہے ولیت شعری کیف

یجوز التزام شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایا المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجہتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جایز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اون روایتونکے طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتے ہین تقلید کئے گئی امام کے قول کی خلاف پر اگر اپنے امام کے قول کو نہ چہوڑ دے تو اوسمین میل شرک کا ہے پہلے اونکی تقلید کی حقیقت سمجہ لینا چاہئیے وہ یہہ ہے کہ بعد گذرجانے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کے روایتونمین اختلاف وتعارض بکثرت واقع ہوا اور راویونمین اچھے برے ملگئے یہانتک کہ بدمذہب لوگ بہی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوے اور راویونکے رد وقبول مین اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا دوسرا نہین مانتا اور ایسے الفاظ حدیث کے معنون مین بہی اختلاف ہوا کوئی ایک حدیث کے کچہہ معنے کہتا ہے دوسرا وہی حدیث ہے اور مراد ٹہراتا ہے اللہ تعالی نے خاص خاص بندونکو توفیق دے کہ اپنی ساری ہمت اور سعی اس کام پر مصروف کی کہ دریافت کرین کونسی روایت صحیح کونسی روایت غیر صحیح کونسی مقدم اور کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر عدل کونسے معنے معتبر کونسے غیر معتبر سو وہون نے اسطرحکی ہر ایک بات کو جیسا چاہئیے خوب تحقیق کرکے ایک امر منقح لکہدیا اور صورتین مسئلونکے پیش آئین کہ وہ بعینہ قرآن وحدیث مین اونکو قرآن وحدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اوسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہہ مرتبہ

حاصل نہ تہا اون لوگونکی پیروی کی اوسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب چاہا
جس کسیکی چاہئے پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسیکی اور کسی مسئلہ مین کسیکی
محض دین مین کہیل ہے ایک چیز کو کبہی حرام کہے کبہی حلال کبہی مکروہ
جانے کبہی مباح ایک صورت کے دو مقدمہ مین کبہی مدعی کو حق دلادے
کبہو مدعا علیہ کو ائمہ مجتہدین کے زمانیمین اور قریب قریب مین اوسکے بہت
مجتہد ہے تہے رفتہ رفتہ اونکے مذہبونکا نشان نرہا اونہین چار مذہبونکی تحریر اور
تقریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہئے ویسا دائر
و سایر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون سے جسکی چاہی
تقلید اختیار کی شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکہتے ہین کہ چہہ فرقونکی اطاعت
خدا کے حکم سے فرض ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند
کہ حکم ایشان بطریق واجب مخبر لازم الاتباع است بر عوام امت زیراکہ
فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون اب دیکہو مولوی اسمٰعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو
مشرک ٹہرایا کہ اماموںکے وقت کے بعد سے اب تک اہل سنت چار فرقے
ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کے کتابو مین کوئی حدیث
مخالف اپنے امام کے دیکہکر تقلید کو چہوڑنا جایز نہین ہے کیونکہ تحقیق
حدیث کی جیسے کہ اماموںکو تہی حدیث کی کتابون جمعکرنیوالون کو نتہے اون
کتابونکے دیکہنے والونکا کیا رتبہ ہے ہر ایک کا کام کیواسطے ہر ایک
شخص خاص سے ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کے تعارض کو دور کرنا
الفاظ سے مطلب نکالنا اور اسطرح کی باتین جو ضرور رہین اور اصول
کے کتابو مین تفصیل مذکور ہین مجتہدونکا کام ہے اون چارون اماموںکے

برابر اسکام مین اور کوئی مماثل نہین گویا اسبات پر اجماع امت اور اتفاق ہوگیا اور حضرات محدثین کا کام جمعکرنا حدیثون کا ہے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین لکھا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسئلے پوچھے گئے انہون نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تم انمین کیا کہتے ہو ابوحنیفہ نے سبکے احکام بیان کئے اعمش نے کہا کہان سے کہتے ہو جواب دیا کہ تمنے فلانی حدیث فلان سے اور فلان فلان سے یون روایت کی ہے اور بہت سے حدیثین اسطرح سے بیان کئی اعمش نے کہا کہ جو مین نے سو دن مین حدیث کے سو تمنے ایک ساعت مین بیان کئے مین نہین جانتا تہا کہ تمکو یہہ حدیثین معلوم ہونگی اے گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور ہم عطار یعنے دوا فروش ہین اور تو نے اے شخص دونو طرفون کو لے لیا ہے اور اعمش حج کو چلے علی بن مسہر کو بہیجکر ابوحنیفہ سے مناسک حج کے لکہوا منگوایا اور اعمش سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا انہون نے اشارہ کیا ابوحنیفہ کے حلقہ کیطرف اور کہا کہ انکو لازم پکڑو کہ جب انکو کوئی مسئلہ آ جاتا ہے تو ہمیشہ اسکو آپسمین پہیرتے رہتے ہین یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہین وکیع بن جراح کے آگے کسی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے خطا کی وکیع نے کہا کہ وہ کیون خطا کرینگے حالانکہ انکے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے لوگ ہون اجتہاد و قیاس مین اور یحیی ابن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث مین اور قاسم سے علوم عربیہ مین اور داؤد و فضیل سے زہد و ورع مین جسکے ایسے اصحاب اور جلسا ہون وہ خطا نکریگا اگر کریگا تو پہر لوگ حق کیطرف پہیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو لوگ اسطرح کی بات کہین وہ مثل انعام ہین بلکہ اونسے بہی گمراہ تر عبداللہ بن المبارک نے کہا کہ ابوحنیفہ کا قول ہمارے

نزدیک مثل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان ہم حدیث نہین پاتے
مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو تو سو
حدیث مین غالب آیا ہمپر ایسے ہی زہد مین اور فقہ مین تو دیکھتے ہو کیا حال
ہے حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے
نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونیکی محبت ابو حنیفہ کی اور علامت بدمذہبی
کی بغض ابو حنیفہ ہے ابو حنیفہ بڑے حافظ حدیث سے تھے ورنہ یہ رتبہ
اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا اونہون نے چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ
سے حدیث لیا اور اوسے جتنے لوگون نے حدیث روایت کی ہے
شمار سے باہر ہین اور ائمہ اسلام سے اوتنے لوگون نے روایت
نہین کیئے اور نہ اور ونکے اتنے اصحاب و تلامیذ ہیں اور کسی شخص
سے علما کو ایسا انتفاع نہین ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب سے
احادیث مشتبہ کے تفسیر مین سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہ کا علم بہت
بڑا تہا جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے صحیح ہوتا اوسیکو
لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تہے اور ثقات سے
حدیث طلب کیا کرتے تہے اور یہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کا کیا ہے اور علما نے کیا کہا ہے امام شافعی اور سفیان
بن عیینہ اور عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابو حنیفہ سے بڑا افقہ
کوئی فقیہ نہ دیکہا نہ سنا کہا یزید بن ہارون نے کہ احفظ اپنے زمانے کے
تہے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ تہے ابی یحییٰ صمانی کہا کہ مین نے کسیکو ابو حنیفہ
سے بڑہکر نہ دیکہا ہر باب مین ابواب خیر سے جسکو ملا یا ابو حنیفہ کے ساتھ
ابو حنیفہ کو ہر باب مین افضل پایا یہ تہوڑا کچہہ بطور نمونہ نقل کیا ہے اوس کتاب

جو تصنیف شافعی مذہب کی ہے سے معلوم ہووے کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تہا پہر
انتہی ملخصًا پہر صاحب سیف الجبار نے اون عبارات کو مولوی اسماعیل
صاحب کے نقل کئے ہین جو مولوی صاحب نے مقلدین مذہب کے شان مین کہتے ہین
اور اوسکا جواب بھی صاحب کتاب دئیے ہین وہ بہت سے ہین مگر ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ مقلدین کو نصاری مین داخل کیا معاذ اللہ منہ من بعد صاحب
کتاب بیان مولوی اسماعیل صاحب شروع فرمائے وہ یہہ ہے جب شاہ عبد العزیز
صاحب اپنے تمام مملوکات اورون کو ہبہ کیا مولوی اسماعیل صاحب گہبرائے
اور مولوی عبد الحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹھ کے محررون
مین فرنگی کے نوکر تہے موقوف ہو کر دلی مین آئے دونون نے ملکر سید احمد
نام ایک مرد جاہل شاہ عبد العزیز صاحب کے مرید کو پیر بنایا اور ساتھ لیکر
شہرونمین پہیری شروع کی دربدر گہر بہ گہر قرآن وحدیث کے درس کو
وسیلہ ٹہرایا لوگونکے رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے
فایدہ خوب اوٹہایا ہر قسم کے نذور کے قبول کرنیمین کچہہ تامل نہ تہا یہانتک کہ
نبارس کا رزیڈنٹ اگنش برو کی نام کے مکانمین ایک زن فاحشہ تہی صاحب
مقدرت مرید ہوئی اور دس ہزار روپیہ نذر کی اوسکے مرید ہونے سے
رزیڈنٹ بہی بہت خاطر داری کی اسواسطے کہ سید صاحب نے اوسکو اپنی
خاص بیٹی فرمایا تہا صاحب کتاب سیف الجبار فرماتے ہین کہ راقم
بہی وہان موجود تہا مولوی عبد الحی سے لوگون نے پوچہا کہ یہہ روپیہ
فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کی عوض مین اوسنے حاصل کیا ہے درست ہوا
کچہہ جواب پریشان دئیے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید صاحب سے
اول دونون صاحبون نے زبانی پڑہانے پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب

صراط المستقیم سید صاحب کے حال مین لکہا خلاصہ اوسکا کتاب سیف الجبار مین
تحریر ہے غرض اوسمین مقام قرب اور کرامات مصنوعی سید صاحب کے
درج ہین اختصارا ترک کیا گیا بالاخر یہہ مضمون سیف الجبار مین ہے کتاب التوحید
نجدیہ کی مرادآباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تہی
ہاتہہ لگی اسمذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اوسی کتاب
کی شرح ہے اس ملک مین کی بڑی شہرت ہوی اور عوام الناس بہت اس
بلا مین پہنسے توہین اور تحقیر انبیا اور اولیا کی اور تکفیر تمام امت سلف و خلف
کی خوب جاری ہوئی وہ بیداران علم جہان تہے اونکی فیض صحبت سے
جو بچا سو بچا ورنہ اول وہلہ مین اکثرون کو اس طرف میل آگیا بسبب شہرت
اونکے اور ناواقفی کے فن سیرت و حدیث سے جب نوبت دلی مین
پہنچی ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید اور دیکہنے والے اور صحبت
یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدینصاحب کے اور علم و فضل
مین اوس سے زاید لوگ موجود تہے مولوی اسماعیل اور مولوی عبد الحی سے
دست و گریبان ہوے اور خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین
کیا نکال لائے کہ اوسکے رو سے تمہارا اوستاد اوسکے لیکر صحابہ تک کوی
کفر و شرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بہی اوسی طریقہ پر تہے
اور ویسا ہی وعظ کہتے تہے اور فتوی لکہتے تہے جسکو اب شرک کہتے ہو
یہہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن و حدیث مین تحریف کرنا اور خلایق کو
گمراہ کرنا بہت برا ہے پر نصیحت کسیکی کچہہ سود مند نہ ہوی لاچار ہوکر
سب نے انکار و ابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسی صاحب
رفیع الدینصاحب کے صاحبزادون نے فتوے اور رسالے اونکے رد مین لکہے

نوبت تکفیر تک پہنچا سے مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاہ اللہ خیرا
کہ علم و فضل مین مولوی اسماعیل وغیرہ کو اونسے کچھ نسبت نہین علوم عقلیہ و نقلیہ
اپنے والد ماجد سے کہ وہ علوم مین یگانہ عصر تھے حاصل کئے ہر طرح مولوی
اسماعیل کے رد بہ ورد و ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت
مین مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب مین کی آخر کو عاجز و ساکت ہوگئے
تحقیق الفتوی مین بکمال شرح و بسط سے مولوی فضل حق صاحب نے لکہا اور
اوسمین صورت مسئلہ اور استفتا اس امر کا قرار دیا کہ تقویۃ الایمان مین مولوی
اسماعیل نے فلان فلان کلام لکھے ہین آیا استخفاف اور بے ادبی بہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل ہے یا نہین اور شرعاً اوسکے قائل کا کیا
حکم ہے سوال کو اختصاراً ترک کیا مگر جواب جو علماء وقت بہ ثبت مہر و دستخط
ادا کئے ہین اوسکو نقل کیا جاتا ہے کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف
منزلت و جاہ آن سرور و مقربان بارگاہ حضرت الہ و انتقاص شان سایر
انبیاء و ملائکہ و اصفیا و شیوخ و اولیاء اشتمال و دلالت دارد قائل این کلام
لا طایل از روے شرع مبین بلا شبہ کافر بیدین است ہرگز مومن و مسلمان
نیست و حکم او شرعاً قتل و تکفیر است و ہر کہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد
یا این استخفاف را سہل انگارد کافر و بیدین و نا مسلمان و لعین است الا ور
کفر و بیدینی کمترین است از کسیکہ این کلام ضلالت نظام را ثواب و مستحسن پندارد
و اعتقاد این کلام را از عقاید ضروریہ دین شمارد و انکس در کفر با قائل ہمسر
بلکہ در استخفاف از و بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و سائر انبیاء و ملائکہ و اولیاء را مستحسن انگاشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
و ہمچنان کسیکہ ظاہراً و باطناً پاسداری این قائل درین مسائل و اذا روجہ برائے

حفظ حرمت او دراہل علم تاویلات دور از کار آرد چہ او نیز مرتکب استخفاف
شان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد کہ پاسداری بدینی را بر
احترام آن سید الانام علیہ تحیۃ والسلام رجحان داد و بخوف ملامت بلکہ بمقتضائے
بدبختی و شامت در پی اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد افتاد و اینہمہ کفر
زندقہ است والحاد اعاذنا اللہ من ذالک واز اثبات این مطالب در مقام انعم
دست داد فقطع دابر الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الحال سواد
ظلمت وکفر شکست وبیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیؤمن
ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الہدی مہرین اور دستخط
اکثر اعلام کے اس پر اور مجلس جامع مسجد کے یہ تفصیل ہے کہ پہلے ایک
استفتا مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی فضل حق
صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی قدسی صاحب و مولوی محمد شریف
صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و اخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل
کے روز انتیسوین ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی صاحب جامع مسجد
مین وعظ کہہ رہے تھے مولوی رشید الدین صاحب اور مولوی مخصوص اللہ
صاحب اور مولوی قدسی صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے
اور مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ علماء وطلبہ خاص وعام خوص پر مجتمع ہوئے
جب مولوی عبد الحی صاحب وعظ کہہ چکے عبد اللہ طالب علم نے وہ استفتا
پیش کیا کہ اپنے مہر اوسپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ
مین کچھ نہین جانتا اوسنے کہا یہی لکھہ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار
کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین خانصاحب نے کہا کہ اوسکا تصفیہ
ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مرزا غلام حیدر شاہزادہ نے طالب علم

کی تکرار سے رنجیدہ ہوے اور مولوی عبد الحی وغیرہ کو مجمع علما مین واسطے مناظرہ
کے لائے مجمع مارے شمار خاص و عام امیر و فقیر کا ہوگیا کوتوال بھی واسطے
بند و بست کے آ پہونچا پھر مولوی عبد الحی نے فاضلو سے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو
کسینے کہا کہ آپکے بلانیکے موافق کہ ہر روز کہتے تھے کہ جسکو تاب مناظرہ ہو ہمارے
سامنے آوے یہ سنکر چپ ہوگئے مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا کہ ہم موجب حکم خدا کے
آئے ہین کہ حق ظاہر ہوجاوے مولوی موسی نے کہا کہ تم ہمارے اوستادونکو برا
کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موسی نے کہا یہ ایسے مسئلے نئے بتاتے ہین کہ انسے
سے برائی اوستادونکی ثابت ہوتی ہے پوچھا وہ کیا ہے کہا کہ مثلا قبر کے بوسہ
کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اوسکے مباشر تھے مولوی عبد الحی نے انکار
کیا کسینے کہا کہ لکھدو ناکہ تمہارے اوپر جھوٹ باندھنے والونکی تکذیب ہو مولوی
عبد الحی کانپتے ہوے ہاتھ سے لکھدیا بوسہ دہندہ قبر مشرک نیست مولوی رشید
الدینخانصاحب کے ہاتھ مین فتوی دیا گیا اور قریب مولوی عبد الحی کے آبیٹھے مولوی
عبد الحی نے گلہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجھے آپکی خدمت مین دوستی تھی
سر ملا مجھے ذلیل کیا خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے
ہین لوگون نے مشہور کیا کہ تم مسئلے خلاف سلف کہتے ہو اس سبب سے تمسے خلق کو وحشت
ہے اپنے مجمع مین مفتریونکی تکذیب ہوجاویگی مولوی عبد الحی تسکو ہی پریشان باتین
کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہین کہ عبد العزیز کی راہ اثر
جہنم ہے اوسیوقت گواہی سے یہ بات ثابت ہوگئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبد الحی
نے تبرا کیا آواز بلند مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبد العزیز
کی محبت اور اعتقاد علم و بزرگی مین مین مثل تمہارے ہون طحاوی و کرخی کے برابر
جانتا ہون پھر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چند ان مخالف جمہور نہ تھا مولوی

اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ اوٹھہ جانیکا کیا مولوی رحمت اللہ صاحب
کہ ذری دیر تشریف رکہئیے کہ جناب کی بہی دستخط اس تحریر پر ضرور ہے مولویصاحب
نے کہا کہ مین کسیکے باپکا نوکر نہین ہون میرلواسطے محتسب لا اسے مردود
میرے ساتھ سختی کرتا ہے اونہون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
مین عرض کرتا ہون پہر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالکا جواب
لکہہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میرے بغل مین ہے اگر اجازت
فرمائین اسی مجمع مین جواب کو عرض کرون غصہ کہا کہ کچہ لکہا پہر مولوی
اسماعیل نے کہا جواب عقلی لکہون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پہر مولوی رحمت اللہ
نے کہا کہ رد جواب اوسکا لکہو گے کہا کہ مین کسیکا محکوم نہین ہون مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ نئے عقیدہ اپنے دلکے بنائے ہوے
کسی سے نفرمائیے اور نہین تو ابہی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل اوٹہہ
بہاگے اور چلتے ہوے مولوی رشید الدینخانصاحب مولوی عبدالحی سے
پوچہ گئے وہ جواب دیتے تہے ایسے کہ قدما ہی بہت خلاف نہ تہے تیراوین
شوال مین کہ بدعت کے تہے مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک
بدعت حسنہ بہی ہے گو اصل ہر بدعت بد ہے مگر سبب نیکی کا اوسمین
ہو تو حسنہ ہو جاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدین خانصاحب نے کہا
کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین موجب من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر
من عمل علیہا ومن سن سنۃ سیئۃ الحدیث اور حدیث من احدث
فی ہذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ
کہ ان تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بہی ہوتا ہے اور بد بہی
اور خدا کی مرضی کے موافق بہی ہوتا ہے اور مخالف بہی گمراہی بہی ہوتا ہے

غیر گمراہی ہی ہوتا ہے اس سبب سے علماء نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب و مندوب و مباح بعضے حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر ہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا سیئہ ہے اونہوں نے کہا اس تقدیر پر بدعت سیئہ و مباح مین کیا فرق ہے مولوی عبد الحی ساکت ہو گئے کیسئے کہا کہ احکام خمسہ سے ایک حکم کم ہو گیا پہر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا اسواسطے کہتا ہوں کہ کل بدعۃ ضلالۃ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص ہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ تحقیق مین کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے مولوی محمد شریف نے پڑہا ما من عام الا وقد خص منہ البعض خانصاحب نے کہا کہ تینوں حدیثین مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتے ہین پس تخصیص ضرور ہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت کے قبح بعض علما کا مذہب ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمہارے مذہب سے نہایت دور ہے کہ اونکے مذہب مین جسکی اصل پائی جاوے شرع مین وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل شرع مین نہ پائی جاوے پہر مولوی عبد الحی نے غوطہ مین جا کر کہا کہ یہہ قول نووی کا ہے فتح المبین مین لکہا ہے اوسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی پیش کی گئے عبارت اوس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑہے گئی پہر مولوی عبد الحی نے اچہے سے قائل معقول ہوے پہر اذان بعد دفن مین کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا پہہ کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و قال کے کہا کہ اگر کوئی اوس دنمین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب زاید نہین جانتا اور

برعایت مصلحت کرتا ہے تو منع نہین تمام ہوا خلاصہ نقل مجالس کا یہہ ہے تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین ادنی ادنی آدمی سے قائل ہونے لگے اور اطراف و جوانب
مین بہی یہہ تقریرین اور تحریرین جا بجا پہیل پڑین سب پر ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسمعیل
کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بہی مخالف ہے
اور سبب عیار کا وہی نسبت خاندانی تہی اور جب اوسکے بہی خلاف ٹہرے تو کچہہ
اعتبار نرہا اور ساری قلعی کہل گئی اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تہے متوجہ ہوے
اونکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکہنے پر ایسے مستعد ہوے کہ آگ اوسکے فتنہ کی
ٹہنڈی ہو گئی اور سننے دین والے بہی زبان دبا کر بات کرنے لگے اور توجیہہ
بات بنانے مین اور تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اوس طریقہ سے تائب
ہوے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو و
پیشہ واسطے دنیا پیدا کرنیکا اوس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت و خواری کے
ساتھ اہل علم کے مجلسون مین تقیہ سے گذار کرتے مولوی اسمعیل وغیرہ ارکان
دین جدید نے بہی اس بحث کو کم کرکے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس
حیلہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکہٹے ہوے اور روپیہ جنس بہی جب انکو
توفیق ہوی بقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتھ گئی افغانستان کو سید احمد کو
امیر المومنین بنایا اور قوم سکھ پر جہاد کا عزم کیا مگر اوسمین بہی وہی پیشین گوئیان
کہ فلانی تاریخ کو رنجیت سنگہہ یعنی کفرہ قوم سکھ امیر المومنین کے ہاتہہ سے مارا
جاویگا اور فلانی تاریخ فلان ملک فتح ہوگا اور نماز عید فلانے سال مین امیر المومنین
جامع مسجد مین لاہور کے پڑہینگے اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائیکے وقت
توپ بندوق سکہہ کے بند ہو جاوینگے ملک بعضے افغان اوسی شرط پر داخل بیعت
ہوے تہے جب مقابلہ ہوا فقرا و کفرہ سکہہ کے سامنے سے جان بچا کر صاف

بہاگ گئے اور عار جہاد سے بہاگ جانے کے جو بڑا گناہ کبیرا ہے اختیار
کئے اور اہل پشاور کے مخالفون سے ملکر مسلمانونکا قتل بہت کیا جب
فوج سکھہ متوجہ پشاور ہوی یہہ خبر سنتے ہی بہاگ کر راہ پنجتار کی لئے پنجتار
کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے
اور بیعت کی اطاعت و فرمان برداری جیسی چاہیے کرگئے اپنے تمام ملک
کا خراج بہی امیر المومنین کے سرکار مین داخل کرنا قبول کئے اور عامل حاکم اونکے
اپنے اپنے مکانون پر مقرر کیا کراویا تحصیل اور حکم اونکا جاری کرایا اور
مقدور والون نے جو بیچاری وہان تہے اپنے گہر کے مال سے عورتونکے
زیور تک بہی دریغ نکیا پانس حق ایماندار کا جیسا چاہیے وہ بجالاے
واقع مین افغانکی قوم دیندار یعنی بڑے مضبوط ہین وسنکے نام پر اونکو جان و دنیا
ایسا عزیز ہے جیسا کہ اور ونکو جان رکہنا مولوی اسمٰعیل اتنے ہی حکومت
کا تحمل نہین کر سکتے آپ باہر ہوگئے ظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام
جاری کردئیے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا
اور سکہہ مہر پہ ٹہرا اسمہ احمد اور جو وہ صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر
بنانیکی تمہید کر رکہے تہے اوسکا اظہار شروع ہوا فقہ اور فقہا پر لعن و طعن
و تشنیع کتب حنفیہ پر برملا کرنے لگے اور پٹہانونکے ناموس و مال و جان
سے تعرض شروع کیا ہرچند معزز آدمیون نے سمجہایا نہ مانا وہ بیچارے
تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکھہ پر جہاد کے واسطے اونکو رئیس
کیا یہہ لوگ جو کافر دفعے چاہئے ہمارے اوپر جاری کیا سکھہ کے مقابلے
مین اوس نامردی سے بہاگے اور مسلمانونکی جان و مال و عزت پر
اسقدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا بہی اونکے کچہہ پتا نہین ہے

موقع کیا جاتے چنانچہ عالموں اور سرداروں کو بہیجا جو کہنا تہا کہا مگر مولوی
اسماعیل نے ایک ذرا بہی نہ سنا آخر مسلمانوں نے جتنے آدمی ہمراہی
مولوی اسماعیل کے جہاں جہاں متعین ستہے اور علم و اجراء حکم دین جدید
مین مشغول ستہے ایکبارگی سب کو مارڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین آخر
روز سپاہ کے واسطے کہتا تہا کہ حد اعتدال سے بڑہنا اور دین جدید کے
احکام جاری کرنا اور لوگونکے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا
مناسب نہین ہے اب کام ہاتہ سے نکل گیا کہ تمام ملک پہر گیا اوسکا تدارک
نہین ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچاکر باہر نکالے دیتا ہون پہر جو کچہہ
مقدر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند
آدمیونکو کہ ہمراہ ستہے اوس ملک مین سرحد سے باہر نکال کر اپنے ملک
کے رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پہر سید احمد وغیرہ بہاگے
جاتے تہے کہ عین بہاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اون
سبکو مار ڈالی کوئی کہتا ہے سکہ ستہے کوئی کہتا ہے پٹہان ستہے اونمین
سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بہاگ کر آئے تہی سو ملک پنجاب ورے تہا اور ردہ صدمہ
کر بالیقین مظلوم مسلمانونکے ہاتہ سے اوٹہایا انتہی مضمون سیف الجبار ملخصاً پہر
بیان ہے سیف الجبار مین سید احمد کی امت کے عقاید مختلفہ اور اونکے
حق مین حدیثین جہوٹ بنانیکا ذکر ہے پہر مولوی اسحاق کے جانشین بمقام
مولوی اسحاق اور زنا و بیلات سے فریقین کو راضی رکہنے کا ذکر ہے جو کوئی
چاہے کتاب سیف الجبار کو مطالعہ کرے اوس سے بخوبی واضح ہوگا پس
فریق وہابیہ منسوب ہین ساتہہ عبد الوہاب نجدی کے فایدہ مرقومہ فوق کتاب
سیف الجبار مین تحریر ہے حال خروج اتباع عبد الوہاب نجدی کا ملک

نجد مین اور اونکے ظلم اور تغلب کرنیکا حرمین شریفین پر مشرک ٹھیرانیکا اہل
اسلام کو اور پہر اونکے ہلاک ہونیکا دست اہل اسلام سے بالاجمال کتاب
حاشیہ شافی مین اور بہ تفصیل کتب تواریخ حرمین شریفین اور مصر مین مذکور
ہے اور علاوہ اوسکے تواریخ ملک انگلستان مین بہی سب حال مفصلاً مسطور
ہے عبارت حاشیہ شافی مطبوعہ مصر کے تیسری جلد مین صفحہ ۳۰۹ بر باب البغاۃ
مین تحریر ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا
من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم
اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
فاستباحوا بذالک قتال اہل السنۃ وقتل علماءہم حتی کسر اللہ شوکتہم
وخرب بلادہم وظفر عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین
والف انتہی پہر اوسی نسخہ سیف الجبار پر تحریر ہے خلاصہ حال وہابیہ کا
کہ وہ عبد الوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہہ ہے کہ سنہ ۱۲۱۲ مین بربے انتظامی
سلطنت روم دیکہ کر خروج کیا اور اوس بنا پر سب مسلمانونکو مشرک ٹھیرا
دیا اور ایک نیا عقیدہ بنایا کہ جو اوسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین
شریفین اور بعضے عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے اونکا تسلط
رہا آخر مسلمانونکے لشکر نے اونپر فتح پائی اور استیصال کلی اوسکا سنہ ۱۲۳۳
ہجری مین ہوگیا اور اونکے عقیدہ کی کتاب جو ہندوستان مین آئی تہی
اوسکو مولوی اسماعیل نے اختیار کیا اور اوسکے مطابق کہ گویا اوسکا
ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویت الایمان اوسکا نام
رکہا کہ اوسکی رو سے اونکے اوستادون سے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچا علماء ہند اہل سنت نے

اونکے رو برو اور اونکے بعد تحریر اور تقریر سے خوب رد کیا اب بیان
سے تقلید مجتہدین کے باب مین جو علماء سلف سے وارد ہے تحریر کیا جاتا
ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید مین لکھا ہے اعلم ان فی الاخذ
بھذہ المذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وفی الاعراض عنھا مفسدۃ
کبیرۃ ونحن نبین ذالک بوجوہ احدھا الامۃ اجمعت علی ان
یعتمد وعلی السلف فی معرفۃ الشریعۃ فالتابعون اعتمد وفی
ذالک علی الصحابۃ وتبع التابعین اعتمد واعلی التابعین
وھکذا فی کل طبقۃ اعتمد العلماء علی من قبلھم والعقل
یدل علی حسن ذالک لان الشریعۃ لا یعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا یستقیم بان یاخذ کل طبقۃ عمن قبلھا بالاتصال ولا بد
فی الاستنباط من ان یعرف مذاہب المتقدمین لئلا یخرج
من اقوالھم فیخرق الاجماع ویبنی علیھا ویستعین فی ذالک
عن سبقہ لان جمیع الصناعات کالصرف والطب والشعر والحدادۃ
والنجارۃ والصیاغۃ لم تیسر لاحد الا بملازمۃ اھلھا وغیر ذالک
نادر بعید لم یقع وان کان جائزا فی العقل واذا تعین الاعتماد
علی اقاویل السلف فلا بد من ان یکون اقوالھم التی یعتمد
علیھا مرویۃ بالاسناد الصحیح مدونۃ فی کتب مشہورۃ
وان یکون مخدومۃ مابین الراجح من محتملاتھا وتخصیص
عمومھا فی بعض المواضع وتقیید مطلقھا بعض المواضع ویجمع
المختلف بھذہ الصفۃ الا ھذہ المذاہب الاربعۃ کذا فی
فتح المبین فی مکائد غیر المقلدین ترجمہ جان تو تحقیق کہ انتیار

کہ نہیں ان مذاہب اربعہ کے مصلحہ عظیمہ ہے اور ر وگرداینہیں اون مذاہب
سے فساد کبیرہ ہے اور ہم بیان کرتے ہین اس امر کو کئی وجوہ سے ایک اونہین
وہ ہے کہ امت نے اجماع کیا اسبات پر کہ اعتماد کرین وہ سلف پر معرفت
شریعت بین پس تابعون اعتماد کیا اسبات بین صحابا پر اور تبع تابعین نے
اعتماد کیا اسبات بین صحابا پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا تابعین پر اسی طور پر
ہر طبقہ بین اعتماد کیا علما اون پر جو قبل و نکے ہین اور عقل اس امر کی خوبی
پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شریعت بغیر نقل اور استنباط کے معلوم
نہین ہوتی اور استنباط بین ضرور ہے کہ مذاہب متقدمین پہچانے تا متقدمین
کے اقوال سے باہر نہ آوے پس خرق اجماع لازم آوے اور بنا امر بنا
اجماع پر کرے اور مدد چاہے اس امر مین اون لوگونسے جو سابق گذرے
ہین اسواسطے کہ تمام علوم مانند صرف اور طب اور شاعری اور آہنگری
اور نجاری اور صناعی کسیکے واسطے آسان نہین ہوی مگر ساتھہ مصاحبت
اہل پیشہ کے اور سوا اوسکے نادر او بعید ہے اگرچہ عقل کے
نزدیک جایز ہے پھر جسوقت کہ متعین ہوا اعتماد اقوال سلف پر پس ضرور ہے
کہ ہووے جن اقوال پر اعتماد کیا گیا روایت کئی ہووین اسناد صحیح سے
یا مدون ہووین کتب مشہورہ مین اور ہووین وہ روایت خدمت کئے اس
امر سے کہ بیان کرے اوسکو جو کہ احتمالات سے اوسکے راجح اور قوی ہووے
اور بعضے مواضع مین مطلق کو مقید کرے اور مختلف کو جمع کرے اور اوسکے
احکام کے علتونکو جمع کرے وگرنہ ہرچند اون روایات پر اعتماد صحیح نہوگا
اور کوئی مذہب اس صفت کے ساتھہ اس آخر زمانہ مین نہین مگر یہہ چار مذہب
تفسیر احمدی مین لکہا ہے قل وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز

للائمہ الاربعۃ وقال فی الاشباہ والنظائر تحت القاعدۃ الاولی
ما خالف للائمۃ الاربعۃ فہو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف
غیرہم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع فقد انعقد علی عدم العمل
بمذہب مخالف للائمۃ الاربعہ کذا فی فتح المبین ترجمہ تحقیق کہ
اجماع واقع ہوا ہے کہ اتباع محض ائمہ اربعہ کی جائز ہے اور اشباہ مین ہے
تحت قاعدہ اولی کے کہا کہ جو مخالف چار اماموں کے ہو وہ مخالف اجماع ہے
اگرچہ اوسمین اونکے غیر کا خلاف ہووے پس تحقیق کہ کتاب تحریر مین تصریح
کیا ہے اسبات پر اجماع منعقد ہوا عدم عمل وس مذہب پر جو مخالف ان چار
اماموں کے ہے قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین لکھا ہے فان اہل
السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ والاربعۃ علی اربعۃ مذاہب ولم
یبق مذہب فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد انعقد
الاجماع المرکب علی بطلان قول مخالف کلہم وقد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وقال
اللہ تعالی ومن یتبع غیر السبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ
جہنم وساءت مصیرا فتح المبین ترجمہ پس تحقیق کہ اہل سنت متفرق
ہوے بعد قرون ثلثہ اور اربعہ کے چار مذہبون پر اور باقی نہین رہا فروع
مسائل مین سوا یہہ چار مذہبوں کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب باطل
ہونے پر اوس قول کے جو مخالف اون چار مذہبوں کے ہوا اور تحقیق
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر
جمع نہین ہوتی ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ جو شخص غیر راہ مومنین کے
اتباع کرے پہیر دینگے ہم اوس راہ جو اوسنے پہیرا اور داخل کرینگے ہم

اوسکو دوزخمین اور بد ہے وہ دوزخ ہیمین کی جاسے ملا علی قاری لکھتے ہین

بل یجب حتمًا ان یعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب
الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذهب مالک واما
مذهب ابی حنیفة وغیرهم ولیس له ان ینتقل من مذهب
الشافعی فی البعض ما یهواه ومن مذهب غیره نحو الباقی ما یهواه (نفعا)
لانا لو جوزنا ذالک لادی الی الخبط الخروج عن الضبط وحاصله
یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی ان اقتضا تحریم
شئ ومذهب غیره اباحة ذالک الشئ بعینه او علی العکس
یهوات شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
الحل والحرمة وذالک باطل بالاجماع لان حفظ الدین واجب
وذالک ما یحصل الا به فیکون واجبا لان مقدمة الواجب
واجب بالاجماع فثبت ان تقلید المذهب الواحد واجب
بالاجماع ترجمہ یعنے ایک مذہب کی تقلید کا اختیار کرنا واجب ہے
مذاہب اربعہ سے مثلاً تقلید شافعی کی جمیع مسایل مین وعلی ہذا القیاس
تقلید حنفی کی اور یہ کسیکو جایز نہین کہ بعض مسایل مین شافعی کے تقلید
اپنی خواہش نفس کے موافق اختیار کرے اور بعض مسائل مین حنفی کے
تقلید اپنے مرضی کے موافق کرے اسواسطے کہ اگر یہ امر جایز ہوتا تو تکلیف
شرعی اوٹھ جاتی مثلاً مذہب شافعی مین ایک شئے حرام ہے اور وہی شئے
مذہب حنفی مین حلال ہے یا بالعکس اوسکے سو غیر مقید بمذہب کبھی اوسکو
حلال کہتے ہین اور کبھی حرام پس حلت وحرمت متحقق نہوئی اور یہ بالاجماع
باطل اور مردود ہے اسواسطے کہ حفاظت اور نگرانی دین کی واجب ہے

اور یہہ بات بغیر تعین مذہب واحد کے حاصل نہین ہوتی پس تعین مذہب
واحد کی واجب ہوگئی کہ مقدمہ واجب کابہی واجب ہوتا ہے پس ثابت
ہوا کہ تقلید مذہب واحد کی واجب ہے اور یہی مدعا ہے اور فتوی
علماء مدینہ طیبہ کا جو متعلق کتاب **فتح المبین** ہے اوسمین یہہ تحریر ہے
وقد انعقد الاجماع خلف عن سلف علی وجوب تقلید واحد
منهم لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة كما في اذكار النووي
حيث لم يوجد بعد هذا التاريخ من يتكمل فيه شروط الاجتهاد
ترجمہ بہ تحقیق کہ اجماع منعقد ہوا خلفا عن سلف واجب ہونے پر تقلید ایک
کے اون ائمہ مجتہدین سے اسواسطے کہ مجتہد مفقود ہین بعد چارسو ہجری کے
جیسا کہ اذکار امام نووی مین لکہا ہے اسواسطے کہ نہین پایا گیا بعد اس
تاریخ کے وہ شخص کہ کامل طور سے پاسئے جاوین اوس شخص مین شرایط
اجتہاد کے مولوی احمد رضا خانصاحب تقریر و تقریظ متعلق کتاب
فتح المبین مین لکہا ہے کہ سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہ اجلہ
ائمہ محدثین اور شیوخ بخاری و مسلم مین ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث
مضلة الا للفقهاء یعنی حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر فقہائے مجتہدین
کو سچہ یہ ہے کہ علماء مجتہدین اور ائمہ متقین حدیث کے مالہ و ماعلیہ کو سمجہتے
ہین اور اسرار شریعت اور دقائق احکام الٰہی سے وہی لوگ کماحقہ
واقف ہین اونہین کو عمل بالحدیث سزاوار اور لائق ہے نہ مثل قوم ما بہ
نجدیہ کے ایک دو کتابین حدیث کے سرسری طور پڑہتے ہین ہنوز
عبارت عربی پڑہنے کا اور سمجہنے کا تو شعور بخوبی پیدا نہین ہوا تحریر عربی
عبارت کی تو حوصلہ کہان تہا دعوی عمل بالحدیث کا کرنے لگجاتے ہین اور

فتوون مین احادیث سے جواب دیتے ہین اور ذرا بھی خیال نہین کرتے
کہ یہہ حدیث کس مقام اور محل پر وارد ہے اور اس حدیث مین کیا
نکات اور اسرار مندرج اور مندمج ہین پس اس روش سے اونکے یہی
قرآن اور حدیث نے اونکو گمراہ کیا اور وہ لوگ مورد آیہ یضل بہ کثیرا
کے ہوے آج کل کے غیر مقلدین اور فرقہ وہابیہ کا تو کیا ذکر ہے جو استاد
اونکے ابن تیمیہ اور داود ظاہری اور عبدالوہاب نجدی ہین کہ یہہ لوگ
اونکے تابع ہین اور رشمہ علم بھی اونکا یہہ لوگونکو حاصل نہین دیکھو جب اونھون
نے ائمہ مجتہدین کی تقلید کو چہوڑکر عمل بالحدیث اختیار کیا کس گمراہی مین
پڑگئے اور عمل بالحدیث اونکا مضحکۃ الاطفال ہوگیا چنانچہ ابن تیمیہ نے
حدیث لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سے یہہ مضمون نکالا
کہ زیارت نبوی کے واسطے سفر کرنا حرام ہے اور عبدالوہاب نجدی
نے دعوی عمل بالحدیث اور عمل بالقرآن کا کیا روضہ منورہ نبویہ کو صنم اکبر
کہا اور قتل بہت مسلمین خصوصا قتل سادات اور اہل حرمین شریفین
کا مباح کیا اور داؤد ظاہری نے حدیث لا یبولن احدکم فی الماء
الراکد سے یہہ مسائل استنباط کیا کہ اگر کوئی شخص ایک طرف مین پیشاب
کرکے کہڑے ہوے پانی مین ڈالے یا الگ جاے پیشاب کرے مگر وہ پیشاب
بہکر پانی مین آجاوے یا اگر کوئی شخص پاخانہ پانی مین کردے تو کچھ مضائقہ
نہین اوس پانی سے وضو جایز ہے اسواسطے کہ حدیث مین پیشاب
کرنا کہڑے ہوے پانی مین منع ہے اور یہہ سب صورتین جو اوسکے
سوا ہین جایز ہین پس ایسا عمل بالحدیث مضحکہ اطفال اور مصداق آیۃ اللہ
یستھزئ بھم کا ہوا ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی٭ ببری رونق مسلمانی٭

پھر اونکے تابعین عامل بالحدیث جو فخلف من بعدہم خلف پیدا ہوے بدعوی
عمل بالحدیث طعام فاتحہ اور اعراس بزرگان دین کو حرام کہنے لگے جہان موقع
پاے اوس طعام کو مطلقا حرام کہے اور اوسکو مشابہت دئیے اون جانورون
سے جو تو اونکے نام سے مشرکین بت پرست ذبح کرتے ہین اور جہان موقع
نہ پاے وہان دربردہ گفت وگو کئے کہ طعام فاتحہ بزرگان دین اغنیا پر حرام
ہے اور بدعوی عمل بالحدیث فتوی مین بلاتحاشا احادیث ہانکنے لگے اور
استدلال بالحدیث فرمانا شروع کئے کہ جبکا سر نہ پیر جیساکہ اس شہر مین قبل
ایک زمانہ کے ایک صاحب اوسی گروہ کے مسجد مین وعظ بیان فرمارہے
تھے اثناء وعظ مین جو اونکو اپنے علم کا غلو اور جوش ہوا اور دعوی
اناخیر کا اونکے دماغ مین سمایا ارشاد فرمائے کہ مجھے اللہ تعالی ایسا
علم وفضل عنایت فرمایا ہے کہ جس چیز کو چاہون حرام کرون اور جسکو
چاہون حلال کرون ایک اہل مجلس نے اونکی خدمت مین عرض کئے
کہ حضرت کا ارشاد دیا برکات سچ ہے کہ حق تعالی نے آپکو اسیقدر مبلغ
علم سرفراز کیا کہ آپ جسکو چاہین حلال کرین اور جس چیز کو چاہین حرام
فرماوین مگر اہل مجلس آپکے علم وفضل سے جیسا چاہئے واقف نہین
مگر اسوقت مین کہ آپ آیہ حرمت علیکم امہاتکم کے پہلے ناتے
کو حلال فرماوینگے تو سب اہل مجلس محظوظ ہووینگے اور آپکے علم
وفضل کا بخوبی اقرار واعتراف کرینگے پس واعظ صاحب کو جو ناسمجہی
دعوی ہمہ دانی اونکے سر مین سمایا تہا یکسر فرو ہوا بالاخر سوائے نگون
ساری اور شرمندگی کے کچھہ ثمرہ اونکو حاصل نہوا خیال کیا چاہئے کہ
یہ لوگ جو دعوی عمل بالحدیث کا کرتے ہین اور صحاح ستہ کا دم بہرتے

ہین سو اونکو علم حدیث کہان حاصل ہوا اصحاب صحاح نے سب ائمہ مجتہدین سے علم حدیث اخذ کئے اور ائمہ مجتہدین اصحاب صحاح ستہ کے اوستاد ہین خصوصًا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب صحاح مین سے کوئی ایسا نہین کہ بواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد نہو وین چنانچہ فتح المبین مین لکھا ہے **مرقات شرح مشکوۃ** مین ہے قال ابن حجر وتلمذ لہ کبار من الائمۃ المجتہدین والعلماء الراسخین عبد اللہ بن المبارک واللیث ابن سعد والامام مالک بن انس انتہی ومنہم داؤد الطائی وابراہیم بن ادہم وفضیل بن عیاض وغیرہم من اکابر السادات الصوفیہ رضی اللہ عنہم اجمعین یعنے کہا ابن حجر نے کہ شاگرد ہوے امام ابو حنیفہ کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین اور علماء راسخین مثل عبد اللہ بن المبارک اور لیث بن سعد اور امام مالک انتہی اور اونہین سے داؤد طائی اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض وغیرہم اکابر صوفیہ سے انتہی ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ امام مالک امام صاحب کے شاگرد ہین اور امام شافعی امام مالک اور امام محمد کے شاگرد ہین اور امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہین اور امام احمد کے امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد شاگرد ہین اور امام بخاری کے امام ترمذی اور امام نسائی شاگرد ہین سہ امام اعظم کے شاگرد ہوسکے ہین شاگرد بھی ارشد ہا بخاری شافعی مسلم نسائی ترمذی احمد ہا غرض کوئی محدث الا ماشاء اللہ ایسا نہین جسکو امام ابو حنیفہ سے بلا واسطہ یا با واسطہ تلمذ حاصل نہو اسطرح عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح کے واسطے سے بھی کہ یہہ دونو بھی امام

امام صاحب کے شاگرد ہین امام بخاری اور مسلم وغیرہما امام صاحب
کے باواسطہ تلمیذ رشید ہین اسیطرح امام ابویوسف کے امام احمد
اور امام محمد اور یحیی بن معین وغیرہ شاگرد ہین انتہی عبارت فتح المبین
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف
فی بیان سبب الاختلاف مین لکہا ہے ومن ھذا القبیل محمد بن
اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الشیخ
تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی
تفقہ واستدل لشیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری
فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرنا
شاھد لہ انتہی یعنے جسطرح ابوجعفر بن جریر طبری شافعی المذہب
ہین اسیطرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بہی مقلدین شافعیہ مین شمار
کئے گئے اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے
وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اونہون نے فرمایا کہ امام بخاری
نے علم فقہ سیکہا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے شافعی سے
اور دلیل لاے ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر
شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے اونکے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی
کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اسبات کی کہ امام
بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسی بڑی امام المحدثین نے
بدون تقلید کے دین مین چارہ نہین دیکہا تا چار مذہب شافعی اختیار
کیا تو اب لامذہبونکو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہئے
کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار لعنت اور

پیشکار کرین کذا فی فتح المبین شاہ ولی اللہ کتاب الانصاف مین لکھاہے
اما ہذہ الطبقۃ الذین ہم اہل الحدیث والاصرفان الاکثر
منہم انما کدہم فی الروایات وجمعہم الطرق وطلب الغریب
والشاذ من الحدیث الذی اکثرہ موضوع او مقلوب ولا یرا
عون المتون ولا یفہمون المعانی ولا یستنبطون لسرہا ولا
یستخرجون رکازہا وفقہہا وربما عابوا الفقہاء وتناولوہم
بالطعن وادعو علیہم مخالفۃ السنن ولا یعلموا انہم من
مبلغ ما اوتوہ من العلم قاصرون وبسوء القول فیہم آثمون
یعنے لیکن یہہ طبقہ جو اہل حدیث کا ہے سو بیشک اکثر اونکے سعی
کرتے ہین روایات مین اور طرق حدیث کے جمع کرتے ہین اور طلب
کرتے ہین غریب اور شاذ کی اوس حدیث سے کہ جسکا اکثر موضوع یا
مقلوب ہے اور نہین رعایت کرتے وہ لوگ متن کی اور نہین سمجھتے معنون
کو اور نہین استنباط کرتے اونکے اسرار کا اور نہین نکالتے اونکے خزانہ
اور فقاہت اور ربسا اوقات فقہا پر عیب کرتے ہین اور طعن مارتے
ہین اور اونپر مخالفت حدیث کا دعوی کرتے ہین اور نہین جانتے یہہ امر
کہ فقہا کو یہہ مسئلہ کس مبلغ سے دیا گیا علم سے وہ لوگ قاصر ہین اور
فقہا کے حق مین برے الفاظ کہنے ہین گنہ گار ہوتے ہین انتہی کذا فی
فتح المبین اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان کے فصل بست
وششم مین لکھے ہین من یطلب الحدیث ولا یتفقہ کمن یجمع الادویۃ
ولا یدری منافعہا حتی یجی طبیب لکان المحدث لا یعرف
وجہ حدیثہ حتی یجی الفقیہ انتہی ترجمہ جو شخص کہ جو حدیث کو

طلب کرتا ہے اور فقاہت نہین رکہتا مانند اوس شخص کے ہے کہ جو فقہ اپنین جمع کرتا ہے اور اوسکے فوائد نہین جانتا یہانتک کہ طبیب آوے جبکہ جیسا محدث وجہ حدیث کو نہین جانتا یہانتک کہ فقیہ آوے کذا فی فتح المبین یہ بات بہت راست اور درست ہے کہ معانی حدیث کے قول و فعل صحابہ اور علماء راسخین ہی سے معلوم ہوتے ہین جیسا کہ فتح المبین مین مذکور ہے امام زیلعی نے تبیین الحقائق مین لکہا ہے واذا اتفق الناس علی ترک العمل بالحدیث المرفوع لایجوز العمل بہ لانہ دلیل ضعفہ فما ظنک لفعل بعض الصحابہ ترجمہ اور جس وقت متفق ہووین لوگ اوپر چہوڑنے عمل کے حدیث مرفوع پر نہین جائز ہے عمل اوس حدیث مرفوع پر اسواسطے کہ دلیل ہے اوسکے ضعف کی پس کیا گمان ہے تیرا فعل بعض صحابہ سے انتہی اور فتح المبین کے جواب سوال دوم مین تحریر ہے طحاوی نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبایح مین فرمایا ہے وھذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاہب الاربعۃ فی ذالک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار یعنی یہہ گروہ نجات پانیوالا جمع ہین آجکے روز چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانہ مین خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے انتہی اب یہانسے جو استفتا اون گروہ کے بارہ مین مرتب ہوا اور علماء نے بالاتفاق اوسکا جواب دیا ہے اور کتاب فتح المبین مین تحریر ہے اختصاراً نقل کیا جاتا ہے معلوم کیا چاہیے کہ استفتا تین سوالونمین مرتب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ ... وی سہو کاتب معلوم ... تا ہے یکہنا جا[ہیے] ... ن تو یسی کیا گیا منہ ۱۲

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم سوال اول علمائے اہل سنت و جماعت اس مسایل
مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابین یعنے فرقہ غیر مقلدین داخل ہے
اہل سنت و جماعت مین یا خارج ہے اونسے مثل اور فرقون ضالہ کے سوال
دوم اور یہ ہم غیر مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو
اپنے مساجد مین باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہین
سوال سوم اور اونکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر
الجزیل جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقاید کے جنکے علامات
ظاہری اس ملک مین ائمہ اربعہ مین سے کسیکی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف
حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئین
موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑنا اور انعقاد مجلس میلاد
خیر العباد اور فاتحہ خوانی و عرس اولیاء اللہ کو شرک و بدعت کہنا اور
بغیر کسی امام کی تقلید کے آمین نماز مین پکار کے کہنا اور وقت رکوع کے
اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور ناف سے اوپر بلکہ سینہ پر ہاتھ باندھنا
اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا نکرے اوسکو برا کہنا
مثل دیگر فرقون ضالہ رافضی و خارجی وغیرہما کے اہل سنت و جماعت
سے خارج ہین چنانچہ بموجب تحریر اونہین کے کتابونکے چند عقاید اور
مسائل بقید نام و ہندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کیئے جاتے ہین تا پھر
کسی منکر کو اونکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہہ کی باقی نرہے
انتہی پھر صاحب کتاب فتح المبین نے بقید نام کتب وہابیہ کے اور واظہار
ہندسہ صفحہ اونکے اونتیس مسایل اعتقادیہ اور اٹھتر مسائل عملیہ اونکے
بہ نقل عبارت اونکے کتابونکے ثابت کیا اور اونکے رد اور جوابات

احادیث اور آیات قرآنی سے بخوبی کیا حق تعالی جزا خیر دیوے مگر چونکہ
یہہ مختصر اون سب مسائل کو مع اجوبہ اونکی نقل کرنیکی گنجایش نہین رکھتا
کہ اوسمین بسط کلام اور طوالت متصور ہے مگر چند مسائل اونمین سے
واسطے مذاق ناظرین کے اختصاراً بیان کئی جاتے ہین مالایدرک
کلہ لایترک کلہ مسائل اعتقادیہ مین سے اول یہہ خداے پاک کا جھوٹ
بولنا جایز ہے دوم انکار خاتم النبیین ہونا حضرت کا سوم انبیاء علیہم
السلام سے احکام دین بھول چوک ہونا چہارم احادیث احاد سے
معجزات حضرتکے ثابت نہونا پنجم قیاس مجتہد کا شریعت مین قابل اعتبار
نہونا ششم چارون امامونکے اور چارون طریقونکے متبع یعنے حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ سب لوگ مشرک ہین
اور کافر ہفتم ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام خلق پر کسطرح کا فیض
نہین محرر اوراق عرض کرتا ہے اسی باعث سے جو اونکے دلونمین
ایسی خباثت ممکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام
کے اعراس کے حضوری سے محروم رہتے ہین اور دعوت اعراس
کو ملطائف الحیل رد کردیتے ہین ہشتم اہل قبور سے استمداد کرنا خلاف
شرع بلکہ موجب کفر ہے نہم کسی نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا
ناجایز نہین ہے دہم تاثیرات اور اعمال سلب امراض اور افادۂ توبہ عاصی
وتصرف خیال وآگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع
آیندہ ودیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف ارواح وتعویزات وطریق دفع بلیات
وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیہ اور طریق پیری مریدی کا شرک ہے یازدہم
درود مستغاث دلائل الخیرات دوازدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت

اور ضلالت کہتے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت اور خاطی صریح
کہتے ہین سیزدہم الہام کو صرف خیال دل سمجھنا خواہ خدا کے طرف
یا شیطان کے جانب سے اور الہام ہر ایک مکھی سے لیکر انسان تک
اور کافر سے لیکر مسلمان تک ہوتا ہے اوسکو خاصہ اولیاء اللہ کا سمجھنا خطا ہے
چہاردہم سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محمود اور شرعی
نہ جاننا اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نکرنا پانزدہم اقتباس آیات
قرآنی کو کفر اور ممنوع سمجھنا اور شیخ سعدی اور حضرت جامی اور حافظ ایسے
بزرگواروں کو جو کہ اپنے کلام مین اقتباس آیات قرآنی کئے ہین اونکو کافر
کہنا باقی مسائل علی ہذا القیاس اب عملیات اونکے بیان کئے جاتے ہین
اول یہہ کہ اگرچہ قلیل پانی ہو اوسمین نجاست گرنے سے پانی نجس نہین ہوتا
جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلثہ تغیر نہو دوم یہہ کہ پیشاب سب جانوروں
کا گو سور کا ہووے اور شراب اور خون اور منی یہہ سب پاک ہے سوم
مرد پر خواہ وہ مولوی یا واعظ یا مفتی یا قاضی یا ہیجڑا چاندیکے بالیان کڑے
چھلے کنگن وغیرہ زیور درست ہے یعنے محض سونا مرد پر حرام ہے
چہارم حرام سمجھنا زکواۃ کا بنی ہاشم اور اونکے غلامون پر اور آسودہ اور
تندرست گدائی پر انتہی صاحب کتاب فتح المبین لکھتے ہین کہ اوسکا یہہ مطلب
ہوا کہ مصرف زکوات کے واسطے بیماری لازم ہے اگر فقیر تندرست
ہوگا تو اوسکو زکواۃ لینی حرام ہوگی حال یہہ کہ غلط محض ہے پنجم سوتیلی
خالہ سے نکاح جائز ہونا ششم اکثر شب یا تہائی شب سے زیادہ عبادت
کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیاء
عظام مثل غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اونکے نزدیک

گناہ ہے معاذ اللہ باقی مسائل علی ہذا القیاس جواب سوال دوم ایسے
غیر مقلدون سے جو عقاید و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت
اور مجالست کرنا اور اونکو مساجد مین آنے دینا شرعًا ممنوع اور باعث
خوف فتنہ دین ہے اس امر کو صاحب کتاب فتح المبین نے احادیث
اور اقوال سلف سے ثابت کئے کہ یہان بخوف اطالت ذکر نہین ہوا
جواب سوال سوم اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ
امام کسی مفسد و مبطل صلوٰۃ کا مرتکب ہو اقتدا کرنا جایز ہے لیکن جب
معلوم ہوا کہ اونکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ
اور عقاید مسطورہ بعض موجب کفر ہے اور بعض مفسد نماز ہین اور سوای
اوسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جایز نہین جیسا کہ
فتاوی عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی
فلا باس اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی یعنی شافعی کے
پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب ہو یعنی حنفیون سے بغض و
عداوت نہ رکہتا ہو اون غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے بطریق اولا جایز
نہوگی کہ یہ تو حنفیون کے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا
کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑکر ایک بات
اون لامذہبونکے حق مین محدث شامی علامہ شامی نے حاشیہ ردالمختار
مین لکھی ہے فرمایا ہین وہابی نجد یکے پیرو اور تابع مثل خارجیون کے
ہین جنہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کرکے
اونکے لشکر سے خروج کیا تہا پس جب لامذہب مثل خارجیونکے ٹہرے
اور خارجی مثل باغیونکے ہوے تو جو حکم باغیونکا ہے وہی حکم

لانہ ہونکا شہر اکما فی البدایع ولا یصلی علی بغات بل یکفنون ویدفنون یعنے باغیونکے جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاے صرف اونکو کفن دیکے دفن کرین وحکم خروج عند جمہور الفقہاء والمحدثین حکم البغاۃ وذہب بعض المحدثین الی کفرہم یعنے حکم خارجیونکا نزدیک جمہور علماء محدثین اور فقہا کے حکم باغیونکا ہے اور محدثین تو اونکے کفر کے قائل ہوے شامی صفحہ ۳۰۹ جلد ۳ مطبوعہ مصر انتہی عبارت فتح المبین مین اس فتوے پر ایک سو چودہ مہرہے فہرست اجمالی اونکی تحریر کیجاتی ہے مواہیر علماء حرمین شریفین مواہیر علماء فرنگی محل و لکھنؤ علماء کانپور

۱۶ اسم ۱۳۰ اسم ۱۵ اسم

علماء بریلی و بداون علماء دیوبند و سہارنپور و منگلور علماء لاہور وامرتسر

۱۹ اسم ۱۱۷ اسم ۱۶ اسم

علماء ہوگلی و کلکتہ علماء حیدرآباد و مدراس علماء مصطفی آباد و رامپور

۱۹ اسم ۱۱۵ اسم ۱۳۱ اسم

علماء شہر اندور علماء مقام لودہیانہ و دیوبند علماء دہلی و کانپور اور

۱۶ اسم ۱۱ اسم ۱۳۹ اسم

ہر ہر شخص علماء مین سے بقدر اپنے وسعت علم و فضل کے بخوبی تصحیح فتوی اور توصیف کتاب فرماکر اپنے مہرین یا دستخط ثبت کیے پس اس فتوی پر جب اجماع امت ہوا یہہ فتوی مثل نص قطعی کے ہہیرا حق تعالی صاحب کتاب کو جزاء خیر دیوے کہ اونکی سعی اور کوشش بلیغ سے مسائل اجماعیہ امت محمدیہ سے سب مومنین امت محمدیہ مستفاد اور فیضیاب ہوے پس جو شخص خلاف مین ان مسائل اجماعیہ کے عمل کرے

وہ مخالف اجماع امت سے اور جو لوگ اپنے تئین عامل بالسنۃ وقرآن قرار دیکر لوگونکو دہوکا دیتے ہین اونکی قلعی کہل گئی جاننا چاہئے کہ عادت اون لوگونکی یہہ ہے کہ اپنے عقاید فاسدہ کو کسی سے ایک موقت مین ایکدم ظاہر نہین کرتے بلکہ رفتہ رفتہ ایک حسب موقع اوسکا اظہار کرتے ہین اور اوسمین یہہ حکمت سمجھتے ہین کہ اگر ایکوقت مین ایک بار اپنے عقاید فاسدہ سے اطلاع کرین تو لوگونکو وحشت اور تنفر حاصل ہو جاویگی اسواسطے اگر کوئی اونکا ہم صحبت ہو تو اوسکو اول مثلاً ایک عقیدہ اپنا سمجھاتے ہین جبکہ وہ عقیدہ اوسکے خوب ذہن نشین ہوا اور اوسپر وہ استوار ہوا تو پہر دوسرا عقیدہ اپنا اوسکے ذہن مین جماتے ہین علی ہذا القیاس پہر اگر ایک بہی عقیدہ ان عقاید مین سے اگر کسی مین تو سمجھہ لینا چاہئے کہ سب عقاید فاسدہ اوسمین موجود ہین ایک مجموعہ فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اور احوال مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبد الحی کا مطالعہ مین آیا کہ اوسمین مناظرہ اور مباحثہ جو مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبد الحی اور مولوی رشید الدین خان صاحب سے درپیش ہوا وہ بہی مندرج تہا اور صدر خاتمہ اس کتاب مین اشارۃً اور اجمالاً جانشینی مولوی عبد الحی کی بجاے مولوی اسمٰعیل کے تحریر کئے گئے تہے اب مولوی عبد الحی کے باب مین جو فتوی علماء حرمین شریفین کا جو مجموعہ مذکورہ مین مندرج تہا مع عنوان فتوی بعینہ تحریر کیا جاتا ہے فتوی اربعہ از مفتیان مذاہب اربع کہ در مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کہ در حق مولوی محمد عبد الحی یکے از ہمراہیان حضرت سید صاحب کہ کلمہ توہین نسبت مذاہب اربعہ گفتہ بود لعبد صدور

فتوی مفتیان ممدوح بر استفسار راه قرار در پیش گرفت وجان بسلامت برد

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی حبیبه سید الانبیاء والمرسلین
علی آله واصحابه اجمعین امابعد فماذا یقولون ایها القضاة اولی الفهوم
فی الشریعة الغراء الحنفیه والعلماء الراسخون فی الملت السمحة
المحمدیه علی صاحبها افضل الصلوٰة وازکی التحیه فی رجل مسلم
ظاهرا یدعی ان مقلد المذهب الاربعه ایمانهم غیر صحیح
وکلهم فی النار وان الحنفی والشافعی کلهم کفار وان الهدایه
وشرح الوقایه لصدر الشریعه فیهما ضلالته وبطالته ینبغی ان
یحرق فی النار وقد اثبت هذا الدعاوی قبل اربع سنه
فی المکة المعظمة فاخذ وحبس ثم استتیب فتاب وخلص
ومن دابه ان یتوب بلسان لا قلبا کما یقول اذا خاف رجل علی
نفسه وماله یجب ان یتوب عن مذهبه لسانا دون القلب
کما فی حالت الاکراه وعلی قوله هذا ایضا شهود لکن ثبت
لهم فی الحال ترکه المدعی بینوا حکمه توجروا وفقکم الله بما یحب
ویرضی واثابکم بما عنده الحسنی الجواب سبحانک
لا علم لنا الا ما علمتنا الظاهر ان القائل بان ایمان المقلد
غیر صحیح وکلهم فی النار یصیر ضالا مضلا وساعیا فی الارض
بالفساد وقد نقل الاجماع علی عدم الخروج عن المذاهب
الاربع لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة کما فی اذکار النووی
وقوله ان الحنفی والشافعی کلهم فی النار وکفار یدل علی
انه خارج من جماعت اهل الاسلام وقد ورد فی

في الحديث الشريف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ
في النار ومقوله في حق الهداية هي الهداية الى احكام الاسلام
وفي شرح الوقاية صدر اولى الاعلام فهذه هفوة تشير بزندقة
نعوذ بالله منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء كفر ففي
نظم الوهبانية ولكن من يستحب كفر كذلك لفظ الفقيه تصغير
قال في الحاوي القدسي من استخف بالنبي او نبي
من الانبياء يكفر وكذا من استخف بالعلماء العاملين ائمة
الدين والشريعة وروي ان من قال لفقيه فقيه بتصغير
على وجه التحقير يكفر فالواجب على الامام ان يحبس
هذا الشخص الخارج عن الاسلام حبسا مديدا حتى يتوب
او يموت وان راى مصلحة في تعزيره اولا بان يشهر و
يركبه على الحمار ويديره في الاسواق ويضربه ضربا وجيعا
حتى يظهر صلاحيته والكلام في ذلك مطول وفيما اوردنا
كفاية والله الهادي كتبه الفقير الى الله عز شانه السيد
ابوبكر داغستاني المفتي بالمدينة المنورة جواب دوم از
مفتي شافعيان اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابه آمين يجب على ولاة الامر اعز الله
بهم الدين قمع بهم المفسدين اشتباهه هل الرجل عما بهم
من الضلالات المؤدية الى العار والنار بئس القرار فان لفظ المذكورة
موصل به الى الكفر فانه يلزم على قوله الحكم بتكفير الامة وتضليلها
التي حكم الصادق المصدوق بانها لا تجتمع على الضلالات

فان تاب قبل منه والا عزر التعزير البليغ اللائق باغثا لم بما يراه
اولي الامر ومنع الناس من الاجتماع معه لئلا يوقع الناس
في الضلالة التي هو مرتكبها والله اعلم سبحانه كتبه الفقير
الى الله سبحانه محمد صالح بن الرئيس براهيم المفتي الشافعي
بمكة المكرمة — جواب سوم از مفتي مالكيان الحمد لله وما
توفيقي الا بالله يجب على ولاة الانام اعز الله بهم دين الاسلام
وقطع بسيف سطوتهم دابر اهل الزيغ والبهتان ان يذيق
الرجل المذكور العذاب بالضرب واطالة السجن باغلال حتى
يوجد منه الرجوع الى المتاب وما اخاله الا من الزنادقة الذين
اظهروا الاسلام واخفوا الكفر في الطوية لان المقالة المذكورة
الشنيعة لا يصدر من مسلم سرا وعلانية لاشتمالها منابذة
قول خاتم النبوة والرسالة لن يجمع امتي على الضلالة ونسئل الله
عز وجل ان يحشرنا زمرة الاربعة الائمة الذين اجمعوا على السنة
والحق ان مقلدهم من المصلحين كتبه الفقير الى من ليس له
ثاني محمد بن محمد عربي النسبالي مفتي المالكية بالساحات المكية عفا الله
عنه ووفقه بما يحب ويرضى في كل كلية وجزئية جواب چهارم از مفتي
حنبليان الحمد لله رب العالمين اللهم اهدنا للحق والصواب
ان كان الامر كذالك فيجب على ولاة الامور وفقها واياهم بما يحب
ويرضى ان يزجر هذا الرجل زجرا البليغ ويضرب الشنيع ويطيل
سجنه ويشهر حتى يموت لان لا يضل غيره لانه ضال مضل زنديق
والله اعلم سبحانه كتبه الفقير الى الله سبحانه وتعالى محمد بن يحيى

مفتی الحنابلہ بمکہ المکرمہ عفا اللہ عنہما ترجمہ چار فتوی چار و مذہب کے
مفتیوں نے مکہ معظمہ سے حق مین مولوی عبدالحی کے کہ وہ ایک ہمراہیون سے
حضرت سید صاحب کے تھے کہ انہون نے کلمہ اہانت کا نسبت مذاہب
اربعہ کے کہا تہا بعد صدور ہونے فتوی کے استفتا بہاگ گئے اور اپنی
جان کو بچا لئے ترجمہ استفتا الحمد للہ رب العالمین والصلوات
والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اے قاضیان ومفتیان شریعت اور اے علماے راسخین کیا فرماتے
ہو ایک شخص کے باب مین کہ وہ بظاہر مسلمان ہے اور دعوی اور
مقولہ اوسکا یہہ ہے کہ متبع مذاہب اربعہ کا ایمان صحیح نہین ہے
اور سب کے سب جہنمی ہین اور حنفی اور شافعی وغیرہما سبکے سب کافر
ہین اور ہدایہ اور شرح وقایہ مین گمراہی اور بطالت ہے کہ وہ آگ
مین جلانے کے قابل ہین اور یہہ اپنے کلام کو قبل چار سال کے مکہ معظمہ
مین ظاہر کیا تہا اور وہان وہ شخص گرفتار اور قید ہوا پہر اوس نے توبہ
ان اقوال سے چاہے گئی اور اپنے اقوال سے تائب ہوا اور قید
سے خلاصی پایا اور اوسکے طریقہ سے یہہ بات ہے کہ توبہ زبان
سے کرنا دل سے نکرنا جیسا کہ کوئی شخص اپنے نفس پر یا مال پر کچھہ
نقصان کا خوف کرے اور اوس پر واجب ہے کہ اپنے مذہب سے
توبہ کرے دل سے نکرے جیسا کہ حالت اکراہ مین اور اس قول
پر بہی اوسکے گواہ ہین لیکن اونکو ثابت ہوا کہ فی الحال اوس
دعوے کو اپنے چھوڑ دیا ہے پس ایسے شخص کا حکم اے علماو
اور قضاۃ بیان کرو کہ حق تعالی تمکو ثواب دیوے اور توفیق اوس

چیز کی دیوے کہ جس سے خوش ہے اور ہمکو نیکی پہنچاوے سے جواب
سید ابوبکر داغستانی مفتی مدینہ منورہ کا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
ظاہر یہہ ہے کہ جو شخص کہے کہ ایمان مقلد ائمہ مجتہدین کا صحیح نہین
اور وہ لوگ سبکے سب دوزخی ہین گمراہ ہے اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا
ہے اور زمین مین فساد ڈالتا ہے اور اجماع منعقد ہوا اس امر پر
کہ چار مذہب سے باہر نہ نکلنا اسواسطے کہ مجتہد بعد چارسو ہجری
کے مفقود ہے جیسا کہ کتاب اذکار نووی مین تحریر ہے اوسکا
قول جو یہہ ہے کہ حنفی اور شافعی سب جہنمی اور کفار ہین دلالت
کرتا ہے کہ وہ شخص خارج ہے جماعت اہل اسلام سے اور یہہ تحقیق
کہ وارد ہوا ہے حدیث مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی اتباع کرو پس جو شخص کہ جماعت سے
الگ ہوا وہ دوزخ مین گیا اور حق مین کتاب ہدایہ کے کہا گیا ہے
کہ وہ کتاب ہدایت ہے احکام اسلام کے طرف اور حق مین شرح وقایہ
کے کہا گیا کہ وہ صدر ہے صاحبان علم کا پس یہہ کلام اوس شخص کا
یعنے اون کتابونکو آگ مین جلانا دلالت اور اشارہ کرتا ہے اوس
شخص کے زندیق ہونیکے جانب نعوذ باللہ منہا او مقرر ہے یہہ
بات کہ اہانت علم اور علما کی کفر ہے نظم و مبانی مین لکھا ہے
کہ جو شخص کفر کو دوست رکھے یا فقیہ کو بصیغہ تصغیر کہے وہ شخص
کافر ہے اور حاوی القدوسی مین کہا کہ جو حضرت کی خدمت مین
یا اور کسی نبی کی خدمت مین بے ادبی کرے وہ شخص کافر ہے
ایسا ہی جو شخص علماء ائمہ دین کو خفیف جانے اور فقیہ کو بصیغہ تصغیر

فقیر یا تحقیر سے کہے کافر ہوتا ہے پس واجب ہے حاکم پر کہ اوس شخص کو جو خارج اسلام سے ہے دیر تک قید رکھے یہان تک کہ وہ مرے یا توبہ کرے اور اگر مصلحت دیکھے تو اول اوسکو تعزیر دیوے اس طور پر کہ سواری حمار اسکو بازار بازار گردش دیوے اور اوسکو خوب سخت مار مارے یہان تک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر ہووے اور کلام اس باب مین طویل ہے اور جو کہ ہمنے لاے ہین اور لکھے ہین کافی ہے اور حق تعالی ہدایت دینے والا ہے انتہی ترجمہ جواب دوم محمد صالح مفتی شافعیان مکہ معظمہ کا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین واجب ہے حکام وقت پر کہ ایسے شخص سے ایسے اقوال گمراہی سے اوسکے توبہ طلب کرین اسواسطے کہ یہہ کلام اوسکا کفر کو پہونچا ہے کیونکہ اوسکے قول سے لازم آتا ہے کہ امت محمدیہ کافر یا گمراہ ہو کہ جس امت کے باب مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہووگی پہر اگر وہ توبہ کرے تو توبہ اوسکی قبول کیجاوے وگرنہ اوسکو سخت تعزیر دیجاوے جو تعزیر کہ اوسکے امثال کے لایق ہے وہ تعزیر جو حاکم اوسکو مناسب سمجھے اور آدمیونکو اوسکے ساتھ ہمنشینی سے منع کرے تاکہ اونکو وہ گمراہی مین نہ ڈالے جو وہ خود اوسکا مرتکب ہے انتہی جواب سوم محمد بن محمد عربی النبالی مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا الحمد للہ وما توفیقی الا باللہ حکام پر واجب ہے کہ اوس شخص کو عذاب کرین مارنیکے ساتھ اور دراز تر قید طوق وزنجیر سے یہان تک وہ رجوع مذہب ثواب کے طرف کرین اور یہین خیال کرتا ہو نہین مگر وہ شخص اون زندیقونسے

ہے کہ بظاہر مسلمان اور بہ باطن کافر ہین اسواسطے کہ ایسا کلام شنیع مسلمان
سے خواہ سرًا ہو خواہ علانیہ ہو صادر نہین ہوتا کیونکہ اسس کلام سے
چھوڑنا کلام خاتم النبوۃ اور رسالت کا لازم آتا ہے جو حضرت نے فرمایا
کہ میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہوگی اور ہم حق تعالی سے دعا کرتے
ہین کہ ہمکو اون گروہ مین حشر کرے کہ وہ لوگ سنت نبوی پر اجماع ہین او
حق یہی ہے کہ مقلد اور تابعین اونکے حق پر ہین جواب چہارم محمد بن
یحیی مفتی حنبلیان مکہ معظمہ اللہم ابدنا للحق الصواب واجب ہے حکام پر کہ
تنبیہ شدید اور ضرب شنیع ایسے شخص کو کرین اور بمدت دراز قید رکہین او
شہر گردی کراوین یہانتک کہ مرجاوے تاکہ دوسرونکو گمراہ نکرے کیونکہ وہ شخص خود گمراہ اور دوسرونکو
کرنیوالا ہے واللہ اعلم سبحانہ انتہی اب کچھ تہوڑے سے فضایل امام ہمام امام
اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ذکر پر ختم کتاب کیا جاتا ہے کیا خوب
فرمایا امام شافعی علیہ الرحمہ نے شعر اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ۔ ہو
المسک ماکررتہ یتضوع ۔ یعنے تو ذکر کو امام ابو حنیفہ نعمان کے بار بار پلٹہا
تا جا کہ ذکر امام موصوف کا مانند مشک کے ہے جیسا اوسکو پلٹہاوے
خوشبوئی اوس سے نکلتی ہے امام محی الدین نووی نے کتاب تہذیب
الاسماء مین لکہا ہے کہا ابو نعیم نے کہ امام ابو حنیفہ اچہی صورت والے
عمدہ لباس والے عمدہ خوشبو والے نیک مجلس کثیر الکرم خوب ادار
کرنے والے اپنے بہائی مسلمانون پر تہے اور کہا امام ابو حنیفہ نے
مین نے ابو جعفر امیر المومنین کے پاس گیا پس کہا انہون نے آپ کس
سے علم حاصل کیا کہا مین نے حماد بن ابی سلیمان سے انہون نے
ابراہیم نخعی سے اونہون نے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
پس کہا ابو جعفر نے خوب علم واثق حاصل کیا اور ایک دن ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس گئے پس منصور نے کہا کہ یہ
شخص اسوقت مین تمام دنیا کا عالم ہے اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ میری آنکھہ نے مثل ابو حنیفہ کے نہین دیکھا اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ امام ابو حنیفہ
بڑے صاحب وقار تھے ایکدن ہم جامع مسجد مین تھے پس ایک
سانپ اونکے گود مین گرا ہر سوا اونکے اور سب آدمی بہاگ
گئے اور اونہون نے سانپ کو چھوڑ دیا اور کچھہ نکیا اور اپنی جاے
پر بیٹھے رہے اور بن عبادہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مین ۱۵۰ھ ہجری سن ایک سو پچاس ہجری مین ابن جریج کے
پاس گیا پس خبر انتقال ابو حنیفہ کی اونکو پہنچی پس انا للہ وانا الیہ
راجعون کہا اور نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ کیسا بڑا عالم
اوٹھہ گیا اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مین اپنے
والدین سے پہلے امام ابو حنیفہ کیواسطے دعا مانگتا ہون اور
تحقیق مین نے اونسے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مین حماد کے
واسطے اپنے والدین کے ساتھہ دعا مانگتا ہون اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مینے مسعر بن کدام کو
امام ابو حنیفہ کے حلقہ مین دیکھا کہ سامنے اونکے بیٹھے ہوے
اونسے سوال کرتے تھے اور فایدہ اوٹھاتے تھے اور نہین دیکھا
مین نے کسیکو کبھی کہ اونسے فقہ مین امام ابو حنیفہ سے عمدہ کلام

کیا ہو اور وکیع سے روایت ہے کہ نہین ملا مین زیادہ فقیہ سے بہ نسبت
ابو حنیفہ کے اور نہ اوس سے اچھی نماز پڑھنے والے ایسے اور نضر بن
شمیل سے روایت ہے کہ لوگ فقہ سے بیخبر تھے یہانتک کہ ہوشیار
کر دیا اونکو امام ابو حنیفہ نے ساتھ اوس شے کے جو پہنچا ذہن اونکا اور
ملخص کیا اوسکو اور بیان کر دیا اوسکو اور امام شافعی سے روایت
ہے کہ تمام آدمی فقہ مین امام ابو حنیفہ کے طفیلی ہین اور جعفر بن ربیع
روایت ہے کہ مین ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس رہا پس کبھی اونسے
زیادہ خاموش نہین پایا مگر جب کوئی بات فقہ کی سوال کیجاتی تو مثل
دریا کے بہتے اور سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ ہمارے وقت
مین کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا نظر مین نہین آیا
اور زافر بن سلیمان سے روایت ہے امام ابو حنیفہ ایک رکعت مین
رات گذارتے اوسمین قرآن ختم کرتے اور اسد ابن عمر سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فجر کی نماز عشا کے وضو سے چالیس برس پڑہی
اور اکثر رات کو ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور اونکے رونیکی آواز
سنائی دیتی تہی یہانتک کہ ہمسایہ اونکے اون پر رحم کرتے اور شمار
کیا گیا کہ اونہون نے قرآن کو جس جگہ وفات پائی ساتھ ہزار بار پڑہا
ہے اور مسعر بن کدام سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات مسجد
مین گیا پس دیکہا مین نے ایک شخص کو نماز پڑہتے ہوے پس اچھی معلوم
ہوئی مجھکو قرأت اوسکی پس پڑہی ایک منزل مینے کہا کہ اب رکوع
کریگا پہر تہائی قرآن پڑہا پہر نصف پڑہا پہر ایسا ہی وہ شخص پڑہتا رہا یہانتک
تک کہ ایک رکعت مین کل قرآن ختم کر دیا پس دیکہا مین نے تو وہ

امام ابوحنیفہ مین اور زائیدہ سے روایت ہے کہ مینے امام ابوحنیفہ کے ساتھ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور مجکو انہون نے نہین جانا کہ مسجد مین ہے اور مینے ارادہ کیا کہ ایک مسئلہ اونسے دریافت کرونگا پس کہڑے ہوے اور نماز شروع کئے یہانتک کہ اوس آیت تک پہنچے فمن اللہ علینا وقنا عذاب السموم پس اسی آیت کو دوہراتے رہے یہان تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان کہدی اور مین انتظار ہی مین رہا اور قاسم بن معن سے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے تمام رات اسی آیت مین قیام کیا بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر پس باربار اوسیکو پڑہتے تہے اور گریہ وزاری کرتے تہے اور وکیع سے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ جب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوسیقدر خیرات کرتے اور جسوقت نیا کپڑا پہنتے اوسی قیمت کا کپڑا اپنے اساتذہ کو پہناتے اور جب اونکے سامنے کہانا رکہا جاتا اپنے سے دو چند لیکر کسی محتاج کو دیتے اور وکیع سے بہہ روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ بڑے امانت دار تہے اور ہر شیء پر اللہ کی رضا مقدم کرتے تہے اور اگر خدا کی راہ مین تلوارین اونپر پڑتین برداشت کرتے تہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ متقی فقیہ بہت احسان اور صلہ کرنے والے تہے ہر شخص جو اونکے پاس التجا لیجاتا اور نہایت بخشش کرنیوالے تہے اپنے بہائیون پر اور بغداد کیطرف مال روانہ کرتے کہ اوسکا کپڑا خریدا جاتا اور کوفہ مین لایا جاتا اور ہر سال نفع جمع کرتے اوس سے اپنے مشایخ محدثین کے حوایج اور قوت اور لباس خرید کرتے پہر باقی اشرفیان جو رہ جاتے

پھر اونہین کو دیتے اور کہتے کہ تم اپنے حوایج مین صرف کرو اور نہ تعریف کرو مگر اللہ تعالی کی اسواسطے کہ مینے تمکو اپنے مال سے کچھہ نہین دیا ہے اللہ تعالی تمہاریواسطے میرے ہاتھہ پر نفع بخشتا ہے پس رزق اللہ مین کسی غیر کو قوت نہین اور ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونہون نے امام ابو حنیفہ سے کسی حاجت سے سوال نہین کئے جاتے مگر اوسکو وہ پورا کرا تے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہا انہون نے کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا کہ امام ابو حنیفہ غیبت سے بہت بعید رہتے ہین مینے اونکو نہین سنا کہ کبھی کسی دشمن کی اپنے غیبت کرتے ہون کہا واللہ وہ بڑے عقیل ہین اپنے نیکیون پر اوس شی پر مسلط نہین کرتے جو انکو لیجاوے اور علی بن عاصم سے روایت ہے کہا انہون نے اگر عقل امام ابو حنیفہ کی نصف اہل ارض کی عقل سے وزن کیجاتی اونکی عقل پر غالب آتی اور اسماعیل پوتے امام صاحب کے روایت کرتے ہین کہ ہمارے یہان ایک آٹا پیسنے والا رافضی تہا اوسکے دو خچر تہے ایک کا نام اوسنے ابو بکر اور دوسریکا نام عمر رکہا تہا پس ایک نے اوسکو پیر سے روند کر مار ڈالا پس امام ابو حنیفہ کو خبر دے گئی فرمایا دیکھو جسنے اوسکو مارا ہے اوسکا نام عمر ہوگا پس دیکھا تو جیسا اونہون نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور اسماعیل بن سالم بغدادی سے روایت ہے کہا انہون نے امام ابو حنیفہ قاضی ہونے پر جبر کئے گئے مگر اوسکو قبول نہین فرمایا اور امام احمد بن حنبل جب اوسکو ذکر کرتے رویا کرتے اور اونکو ترحم آتا خیرات الحسان مین تحریر ہے کہ جب امام شافعی بغداد مین داخل ہوے اور امام ابو حنیفہ کی زیارت کو گئے

اور دو رکعت نماز پڑہے اوسمین رفع یدین نکیا اور ایک روایت مین
آیا کہ دو رکعتین صبح کے نہین اوسمین قنوت نہ پڑہا پس کہا گیا اونسے فرمایا
بسبب ادب اس امام کے یہہ کہ نہ ظاہر کرون مین مخالفت اوسکے روبرو
اونکی اور شاگردی اختیار کیا اونسے بڑے مشایخ ائمہ مجتہدین اور علماء
راسخین مثل جلیل عبد اللہ بن مبارک کہ جنکی جلالت اور علم اور تقدم اور
زہد پر اجماع ہے اور مثل امام لیث بن سعد کے اور امام مالک کے اور
مثل امام مسعود بن کرام اور زفر اور ابو یوسف اور محمد وغیرہم کے اور جب
عبد اللہ بن مبارک کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا انہون نے کہا کیا اوس
شخص کا تم ذکر کرتے ہو جسپر دنیا تمام بہا پیش کی گئی اوسنے اعراض کیا جب
منصور خلیفہ عباسی نے دس ہزار درہم حسن بن قحطبہ کے ہاتھ سے
امام ابو حنیفہ کے پاس بہیجا تو امام اوسکو رد نہین کر سکے اپنے فرزند حماد کو
وصیت کیا کہ بعد انتقال میرے اونکو واپس کر دینا پس اونہون نے ویسا
ہی کیا حسن نے کہا کہ رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ وہ اپنے دین پر بہت
مضبوط تہے اور نہین مشغول ہوئے امام ابو حنیفہ اپنے مذہب کیطرف دعوت
کرنے مین مگر بسبب اشارہ کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خواب
مین کہ دعوت کرو لوگون کو اپنے مذہب کے جانب پس جبکہ اونکو اذن ہوا
تقسیم کیا خزائن خدا کو اوسکے مستحقین پر اور جانا کہ یہہ امر مجہپر واجب ہے
در دعوت کیا آدمیون کو طرف مذہب اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب
اوسکا اور پہیل گیا اور بہت ہوئے تابعین اور مقلدین اوسکے اور رسوا
ہوئے حاسدین اوسکے اور نفع بخشا حق تعالی نے مشرق اور مغرب اور
عرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرہ وافی اونکے مقلدین مین پس مستعد

ہوے وہ ساتھ لکہنے فروع اور اصول مذہب کے اور نظر کرنے منقول اور معقول مذہب کے یہان تک کہ مجدد ہوگیا مذہب اونکا محکم قواعد اور ارکان قوائد مین اور تائید کرتا ہے اس بات کو بیان کرنا بعض اصحاب مناقب امام مین کہ ثابت والد امام کے صغر سنی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لائے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونکے اور اونکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کئے پس امام ابو حنیفہ جو کچہہ دئیے گئے اسی دعا کی برکت سے دئیے گئے اور اونکے کمال تقوی سے یہہ امر ہے کہ انہون نے جبکہ سنا کہ ایک بکری کوفہ مین گم ہوی ہے بکری کا گوشت کہانا مطلقا ترک کیا یہان تک کہ اوسکی موت کا اعلام ہوا اور جو شخص کہ اونکے مناقب مین بیان کیا گیا اوس سے حصر مناقب اونکا نہین بلکہ یہہ بیان ایک قطرہ ہے اوس دریا کا کہ جسکے ساحل کا پتا نہین آپ نے عشا کے وضو سے چالیس برس نماز صبح ادا فرمایا پس کہا گیا اونسے کہ کس شی نے آپکو اس عبادت پر قوی کیا اونہون نے کہا کہ مینے اسماء الہی کے ساتھ دعا مانگی تہی جسکا مجموع دو آیتون مین ہے اول محمد الرسول اللہ آخر سورۂ فتح تک اور دوسرے ثم انزل علیکم من بعد الغم سے آخر تک سورۂ عمران کے اگر تو نجات کا آخرت مین ارادہ کرے تو یہہ اعتقاد رکہنا چاہئی کہ ہر ایک ائمہ مجتہدین اور علماء عاملین ہدایت اور رضاے الہے پر ہین اور ماجور ہین روایت کی ہے بیہقی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو حکم تمکو کتاب اللہ سے دئیے جاتے تو اوسپر عمل کرو کسیکو اوسکے ترک کرنے مین عذر نہین پہنچتا اگر کتاب اللہ مین نہو

تو سنت رسول اللہ اختیار کرو اگر سنت نہو تو جو میرے اصحاب کہین اوسکی پیروی کروگے ہدایت پاوگے امام ابو یوسف نے کہا کہ مین نے نہین دیکھا کسیکو زیادہ جاننے والا علم تفسیر اور حدیث کا امام ابو حنیفہ سے کہ وہ مجھہ سے زیادہ تھے علم حدیث مین اور امام ابو حنیفہ نے وہ کلام کیا کہ دوسرے اوس سے عاجز تھے اور باوجود او سکے کہ حاسدین اونکے بہت تھے اور یہہ سنت اللہ کی ہے کہ اپنی مخلوق مین ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا اور بسبب دقت قیاسات مذہب ونکے مزنی شاگرد امام شافعی کے امام ابو حنیفہ کے کلام کو دیکھا کرتے یہان تک کہ اونکے بہانجے امام طحاوی کو اس بات نے برانگیختہ کی کہ مذہب شافعی سے انتقال کرکے مذہب حنفی اختیار کیا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم تمت الکتاب فی ثالث عشر شہر ربیع الثانی سنہ الف وثلثمائہ سنہ ۱۳۰۵ وخمس من ہجرۃ نبینا علی صاحبہا افضل الصلوات